طیبی

نور الہدیٰ

(مسائل طہارت و نماز)

مؤلف

پیر عبد العلیم قریشی

خلیفہ مجاز

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

طیبی پبلی کیشنز

155۔ حبیب اللہ روڈ، خضر پارک، گڑھی شاہو، لاہور۔

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

کتاب	نور الہدیٰ (مسائل طہارت ونماز)
مؤلفہ	پیر عبد العلیم قریشی طیبی
طابع وناشر	پیر عبد العلیم قریشی
مطبع	اصغر پرنٹنگ پریس، لاہور
پہلا ایڈیشن	رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

ملنے کے پتے

۱۔ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ

۲۔ المدینہ گارمنٹس، محافظ پلازہ
28۔ نیو انارکلی لاہور فون نمبر 0300-4195779/7124789

۳۔ کرمانوالہ بک شاپ گنج بخش روڈ، لاہور

۴۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

۵۔ حجاز پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور

۶۔ سنی کتب خانہ، دربار مارکیٹ، لاہور

۷۔ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، لاہور

marfat.com

فہرست مضامین
مسائل طہارت ونماز

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	پانی کا بیان	1
02	جھوٹا پانی اور اس کی اقسام	3
03	کنوئیں کے مسائل	3
04	استنجا کا بیان	5
05	احکام وضو	8
06	فرائض وضو اور اُن کی تکمیل	10
07	وضو کی سنتیں / مستحبات وضو	12
08	مکروہات وضو	16
09	وضو توڑنے والی چیزیں	17
10	جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	17
11	احکام غسل	18
12	جن کاموں سے غسل فرض ہوتا ہے	19
13	فرائض غسل	20
14	غسل کی سنتیں / مستحبات	21
15	تیمم کا بیان	22
16	تیمم کے مسائل	25
17	موزوں پر مسح کا بیان	26
18	شرائط مسح و مدت مسح	27
19	حیض ونفس اور استحاضہ کا بیان	29

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
20	استحاضہ کا خون	32
21	نجاستیں اور ان سے طہارت حاصل کرنا	33
22	چمڑا پاک کرنا	34
23	نماز کا بیان	35
24	اوقاتِ نماز	37
25	مستحب اوقات	38
26	جن اوقات میں نماز جائز نہیں	39
27	اذان	40
28	نماز کی شرائط	42
29	ارکانِ نماز	44
30	واجبات نماز	46
31	نماز کی سنتیں	47
32	مستحباتِ نماز	49
33	نماز پڑھنے کا طریقہ	49
34	امامت کا بیان	57
35	جماعت کی معافی	60
36	جن لوگوں کی امامت مکروہ ہے	62
37	امام فارغ ہو جائے تو مقتدی کیا کرے	62
38	نماز توڑنے والی چیزیں	63
39	قاری کی لغزش	65
40	مکروہات نماز	69
41	سُترہ	72
42	وِتر	73
43	بیٹھ کر نفل اور سواری پر نماز پڑھنا	76
44	کشتی میں نماز پڑھنا	78

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
45	تراویح	78
46	نماز استخارہ	79
47	صلوٰۃ التسبیح	79
48	مسافر کی نماز	81
49	بیمار کی نماز	83
50	نماز اور روزے کا اسقاط	85
51	فوت شدہ نمازوں کی قضا	85
52	فرض نماز کا پانا	86
53	سجدہ سہو	88
54	سجدہ تلاوت	89
55	جمعہ کا بیان	91
56	شرائط نمازِ جمعہ	96
57	سُنن خطبہ	97
58	عیدین کی نماز	98
59	نماز عید کا طریقہ	99
60	گہن کی نماز کا بیان	100
61	نمازِ استسقاء	101
62	نمازِ خوف کا بیان	103
63	احکامِ نماز جنازہ	105
64	نمازِ جنازہ کی ترکیب	108
65	فلسفہ نماز	111
66	شش کلمات	115
67	تعداد رکعات نماز	117
68	نقشہ اوقات نماز	118

marfat.com

عرض مؤلف

آج کل مارکیٹ میں نماز کے موضوع پر بہت سی کتب موجود ہیں لیکن ان میں نماز کی مکمل تفصیل موجود نہیں ہے۔ جبکہ کتاب ھذا میں نماز کے مسائل کی مکمل تفصیل موجود ہے اور اس کے علاوہ طہارت کے جملہ مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کیونکہ طہارت نماز کی کنجی ہے جبکہ نماز جنت کی کنجی ہے اور اگر انسان کی طہارت کامل نہیں ہوگی تو نماز کا کامل ہونا بھی ناممکنات میں سے ہے۔

مسائل نماز میں نماز تراویح، نماز استخارہ، صلوٰۃ التسبیح، مسافر کی نماز، نماز عیدین، نماز استسقاء، نماز خوف اور نماز جنازہ مع شش کلمات وغیرہ کے بارے میں مکمل تفصیل موجود ہے اس کتاب کے زیادہ تر مسائل حنفی مسلک کے مشہور زمانہ امام علامہ حسن بن عمار شرنبالی کی معروف کتاب ''نورالانصاع'' سے ماخوذ ہیں۔

اس میں اوقات نماز کا نقشہ رکعات نماز وغیرہ بھی شامل کر کے اسے مزید مفید بنایا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب قارئین کے لئے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوگی اور مؤلف کے لئے توشہ آخرت۔

طالب دعا

پیر عبدالعلیم قریشی طیبی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالے شریف

marfat.com

طہارت کی کتاب

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (۲۵:۴۸) یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اتارا۔اور فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (۸:۱۱) یعنی آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔ حدیث۔ امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو دہ در دہ نہ ہو کہ وہ دہ دردہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ کیسے کرے کہا اس میں سے لے لے۔ حدیث۔ سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ حدیث۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔

طہارت کے اعتبار سے پانی کی اقسام:۔ یعنی جن پانیوں سے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے وہ سات قسم کے ہیں:

(۱) آسمان (بارش) کا پانی (۲) دریا کا پانی (۳) نہر کا پانی (۴) کنوئیں پانی (۵) برف سے پگھلا ہوا پانی (اولوں سے پگھلنے والا پانی (۷) چشمے کا پانی

پھر (طہارت کے اعتبار سے) پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

marfat.com

1:۔پاک ہے پاک کرنے والا ہے مکروہ نہیں یہ مطلق پانی ہے۔(مطلق پانی وہ ہوتا ہے جس میں کوئی دوسری چیز مل کر اسے مقید نہ کر دے مثلاً گلاب کا پانی کہیں تو یہ مقید ہے لیکن جسے صرف پانی کہیں وہ مطلق ہوگا)

2:۔پاک ہے پاک کرنے والا ہے لیکن مکروہ ہے یہ وہ پانی ہے جس میں بلی یا اس جیسے جانور نے پیا ہو اور قلیل (تھوڑا) ہو۔یعنی وہ دہ دردہ (10X10 گز 100 مربع گز کو دہ دردہ کہتے ہیں)

3:۔پاک ہے لیکن پاک نہیں کرتا یہ وہ پانی ہے جو حدث کو دور کرنے یعنی وضو غسل کرنے سے گرا ہو پانی یا حصول ثواب کے لیے استعمال کیا گیا ہو مثلاً وضو ہونے کے باوجود ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو کیا جائے۔

4:۔ناپاک پانی: وہ پانی ہے جس میں نجاست گر جائے اور وہ ٹھہرا ہوا قلیل ہو (قلیل اور کثیر پانی کا معیار یہ ہے کہ اگر تالاب دس ضرب دس یعنی سو مربع گز ہو تو کثیر کہلائے گا اگر اس سے کم ہو اور جاری بھی نہ وہ بلکہ ٹھہرا ہوا ہو تو وہ پانی قلیل ہوتا ہے اگر جاری ہو تو کثیر کے حکم میں ہوگا) قلیل وہ پانی ہوتا ہے جو دس دردس (سو مربع) گز سے کم ہو اگر چہ اس میں نجاست ظاہر نہ ہو پھر بھی ناپاک ہوگا یا وہ جاری پانی جس میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے اور نجاست کا اثر ذائقہ، رنگ اور بو ہے۔

5:۔ایسا پانی جس کے پاک کرنے میں شک ہو یہ وہ پانی ہے جس سے گدھے یا خچر نے پیا ہو۔

جسم سے جدا ہوتے ہی پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: درخت اور پھل کے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں اگر چہ نچوڑنے کے بغیر خود بخود نکلے یہ زیادہ ظاہر قول کے مطابق ہے۔

مسئلہ: ایسے پانی سے بھی وضو کرنا جائز نہیں کہ پکانے یا اس پر غیر کے غالب آنے کی

marfat.com

وجہ سے اس کی طبیعت (مائع ہونا) ختم ہو جائے۔

جھوٹا پانی اور اس کی اقسام

قلیل پانی سے جب کوئی حیوان پیئے تو اس کی چار قسمیں ہیں اور اسے جھوٹا کہتے ہیں

1:۔ پاک ہے پاک کرتا ہے یہ وہ پانی ہے جس سے آدمی، گھوڑا یا وہ جانور پئیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

2:۔ ناپاک .... اس کا استعمال جائز نہیں یہ وہ پانی ہے جس سے کتا سور یا پھاڑنے والے درندے مثلاً چیتے اور بھیڑیئے وغیرہ نے پیا ہو۔

3:۔ اس کا استعمال مکروہ ہے جب اس کے علاوہ پانی موجود ہو بلی گلیوں میں پھرنے والی مرغی، پھاڑنے والے پرندے مثلاً شکرا، باز اور چیل اور گھروں میں رہنے والی چیزیں مثلاً چوہا، بچھو، ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

4:۔ مشکوک: ایسا پانی جس کے پاک کرنے میں شک ہے یہ خچر اور گدھے کا جھوٹا ہے

مسئلہ: اگر مشکوک پانی کے علاوہ پانی نہ پائے تو اس کے ساتھ وضو کرے اور تیمم بھی کرے پھر نماز پڑھے۔

کنویں کے مسائل

مسئلہ: مندرجہ ذیل صورتوں میں چھوٹے کنویں کا تمام پانی نکالا جائے۔

1:۔ اگر اس میں لید کے علاوہ کوئی نجاست گر جائے چاہے تھوڑی ہو جیسے خون یا شراب کا ایک قطرہ۔

2:۔ اگر اس میں خنزیر گر جائے اگر چہ وہ زندہ نکلے اور اس کا منہ پانی تک نہ پہنچا ہو۔

(چونکہ خنزیر نجس عین ہے اس لیے اس کے محض گرنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا)

marfat.com

3:۔اگر کتا یا آدمی اس میں (گر کر) مر جائے۔

4:۔کوئی جانور پھول جائے اگر چہ چھوٹا ہو۔

اگر تمام پانی نکالنا ممکن نہ وہ تو دوسوڈول نکالے جائیں۔

مسئلہ اگر کنویں میں مرغی یا بلی یا ان دونوں جیسی کوئی چیز مر جائے تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اگر اس میں چوہایااس کی مثل کوئی چیز مر جائے تو بیس ڈول نکالنا ضروری ہے اور یہ (نکالنا ہی) کنویں، ڈول، رسی اور نکالنے والے کے ہاتھ کے لیے طہارت ہے۔(یعنی اب برتن، رسی یا ہاتھ کو نہ بھی دھویا جائے تو کوئی حرج نہیں)۔مینگنی، لید اور گوبر سے کنواں (اس وقت تک) ناپاک نہیں ہوتا جب تک دیکھنے والا اسے زیادہ خیال نہ کرے اور کوئی ڈول بھی مینگنی (وغیرہ) سے خالی نہ ہو۔(چونکہ اس صورت میں نجاست کی کثرت ہوگی لہٰذا ناپاک ہو جائے گا قلیل نجاست سے بچنا ناممکن ہے لہٰذا وہ معاف ہے)۔

کبوتر اور چڑیا کی بیٹ سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ایسی چیز کے (پانی میں) مر جانے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا جس میں خون نہ ہو۔مثلاً مچھلی، مینڈک اور پانی کے جانور.... کھٹمل (پسو) مکھی، بھڑ، بچھو، آدمی اور اس چیز کے پانی میں گرنے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا جس کا گوشت کھایا جاتا ہے جب کہ وہ زندہ نکلے اور اس کے جسم پر نجاست نہ ہو (اگر جسم پر نجاست ہو یا مر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا)۔

صحیح قول (یعنی اس کے خلاف بھی قول ہے وہ یہ کہ ان کے گرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے لیکن وہ قول صحیح نہیں) کے مطابق خچر، گدھے اور پھاڑنے والے درندے کے گرنے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر گرنے والے جانور کا تھوک پانی میں مل جائے تو پانی کا وہی حکم ہوگا جو اس (تھوک) کا ہے (اگر اس کا تھوک نجس ہے تو پانی ناپاک ہو جائے گا تھوک مکروہ ہے تو پانی مکروہ اور پاک ہے تو پانی پاک رہے گا)۔

marfat.com

اور مردہ جانور کا پایا جانا ایک دن اور ایک رات سے پانی کو ناپاک کر دیتا ہے اور پھولا ہوا جانور پایا جائے تو تین دن رات سے پانی ناپاک شمار ہو گا (یہ اس وقت ہے) جب گرنے کا وقت معلوم نہ ہو۔ (پانی میں گرا ہوا جانور مردہ حالت میں ملا تو اس کی دو صورتیں ہوں گی پھولا ہوا ہو گا یا نہیں پھر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہو گا یا نہ اگر وقت معلوم ہے تو چاہے پھولا ہوا ہو یا نہ ہو، جس وقت وہ گرا ہے اس کے بعد اس سے وضو کر کے جتنی نمازیں پڑھی ہیں وہ تمام نمازیں لوٹائی جائیں اور اس دوران جو کپڑا دھویا گیا وہ دوبارہ دھویا جائے۔ اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو پھولا ہونے کی صورت میں تین دن رات سے پہلے اس کا گرنا تصور کیا جائے اور نہ پھولنے کی صورت میں ایک دن رات سے پہلے گرا ہوا شمار کر کے اس وقت ناپاک سمجھا جائے نمازوں کا اعادہ کیا جائے اور جو کچھ دھویا ہے اسے دوبارہ دھویا جائے)۔

استنجاء کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (۹:۱۰۸) اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔ حدیث۔ سنن ابن ماجہ میں ابوایوب و جابر وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے عرض کی نماز کے لئے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔ حدیث۔ متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو نہ منہ کرو نہ پیٹھ اور عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ حدیث۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

marfat.com

راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء کو جاتے انگوٹھی اتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔ حدیث۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی ونسائی نے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔

استنجا، باب استفعال سے مصدر ہے اس کا مادہ "نجو" ہے پیٹ سے نکلنے والی نجاست کو "نجو" کہتے ہیں اس نجاست کو دور کرنا اور محل نجاست کو صاف کرنا استنجاء کہلاتا ہے۔

مرد کے لیے پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے (یعنی وضو شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان حاصل ہو جائے کہ اب پیشاب کے قطرے نہیں آئیں گے یہی استبراء ہے حصولِ اطمینان کے لیے کئی طریقے استعمال ہوتے ہیں مثلاً پیشاب کرنے کے بعد کچھ دور چلنے سے باقی قطرے نکل جائیں گے یا کھانسنے اور پہلو کے بل لیٹنے نیز پاؤں پر دباؤ ڈالنے سے بھی جو قطرات باقی ہیں نکل سکتے ہیں۔ جب مطمئن ہو جائے کہ اب کوئی قطرہ باقی نہیں رہا اس وقت وضو شروع کرے صرف مرد کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ عورت کو استبراء کی ضرورت نہیں کیونکہ عورت کی جسمانی ساخت کی مناسبت سے قطرات کے باقی رہنے کا خدشہ نہیں)، یہاں تک کہ پیشاب کا اثر ختم ہو جائے اور عادت کے مطابق اس کا دل مطمئن ہو جائے (چاہے) چلنے کے ساتھ ہو یا کھانسنے اور لیٹنے وغیرہ کے ساتھ اور اسوقت تک وضو شروع کرنا جائز نہیں جب تک پیشاب کے ٹپکنے سے مطمئن نہ ہو جائے۔

استنجاء اس نجاست سے سنت ہے جو پیشاب پاخانے کے دو راستوں میں سے ایک سے نکلے اور نکلنے کی جگہ سے تجاوز نہ کرے (استنجاء کی تین اقسام بیان ہوئیں ہیں سنت، واجب اور فرض، نجاست مخرج سے ادھر ادھر نہ نکلے تو استنجاء سنت ہے اگر ایک درہم آج کل اندازاً 2.975 گرام اندازہ تجاوز کرے تو واجب اس سے زیادہ ہو تو فرض)

marfat.com

اگر پھیلی ہوئی نجاست ہو جیسے چھوٹا پیشاب وغیرہ تو وزن مراد نہ ہوگا بلکہ اس کے برابر پھیلاؤ یعنی جتنا آج کل چاندی کا روپیہ ہے مخرج سے الگ اتنی نجاست لگ جائے تو یہ درہم کا اندازہ تجاوز شمار ہوگا) کا اندازہ تجاوز کر جائے تو پانی کے ساتھ دور کرنا واجب ہے اور اگر درہم سے زیادہ بڑھ جائے تو اس کا دھونا فرض ہے۔

جنابت، حیض اور نفاس سے غسل کرتے وقت جو کچھ مخرج سے خارج ہوا سے دھونا فرض ہے۔

استنجاء کا طریقہ

استنجاء کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پتھر کے ساتھ آگے سے پیچھے کی طرف پونچھے دوسرے پتھر کے ساتھ پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرے سے آگے سے پیچھے کی طرف (پونچھے) جب کہ خصیے لٹکے ہوئے ہوں اس طرح صاف کرے۔ اگر لٹکے ہوئے نہ ہوں تو پیچھے سے آگے کی طرف ابتداء کرے اور عورت شرم گاہ کے آلودہ ہونے کے خوف سے (ہمیشہ) آگے سے پیچھے کی طرف صاف کرے پھر پہلے پانی کے ساتھ دھوئے اس کے بعد پانی لے کر (نجاست کی) جگہ کو ایک یا دو انگلیوں یا ضرورت ہو تو تین انگلیوں کے ساتھ رگڑے اور پاکیزگی حاصل کرنے میں اس قدر مبالغہ کرے کہ ناپسندیدہ بو ختم ہو جائے اگر روزہ دار نہ ہو تو مقعد کو خوب ڈھیلا چھوڑے جب فارغ ہو تو ہاتھوں کو دوبارہ دھوئے اور روزہ دار ہونے کی صورت میں اٹھنے سے پہلے مقعد کو خشک کرے۔

آداب استنجاء

استنجاء کرنے کے لیے (کسی کے سامنے) شرمگاہ کو ننگا کرنا جائز نہیں اور اگر نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے اور تجاوز کرنے والی ایک درہم سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز جائز نہیں اگر اسے دور کرنے کے لیے کوئی چیز پائے اگر کوئی دیکھ رہا ہو تو ستر ننگا کیے بغیر نجاست دور کرنے کا حیلہ کرے۔ ہڈی انسانی یا حیوانی خوراک، اینٹ، ٹھیکری، کوئلہ، شیشہ، چونا اور قابل احترام چیز جیسے ریشمی کپڑے کا ٹکڑا، روئی اور عذر کے بغیر دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرنا مکروہ

marfat.com

ہے (دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے یہ کھانے پینے اور اچھے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔

بیت الخلا میں بائیں پاؤں کے ساتھ داخل ہو، داخل ہونے سے پہلے ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخُبَائِثِ'' پڑھے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور ضرورت کے بغیر گفتگو نہ کرے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے اگر چہ بستیوں میں ہو۔ سورج اور چاند کی طرف اور جدھر سے ہوا آ رہی ہو ادھر منہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ پانی، سورج، سائے، راستے اور پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے عذر کے بغیر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے بیت الخلاء سے دایاں پاؤں پہلے نکالے پھر (باہر نکل کر) پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

یا یہ دعا پڑھے:

غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

احکامِ وضو

اللہ عزوجل فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (۶:۵) اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔ حدیث۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرما دے اور درجات بلند کرے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت

marfat.com

وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلاد اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا۔ حدیث۔ امام مالک ونسائی عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید برآں۔ حدیث۔ مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ حدیث۔ ابن خزیمہ اپنی صحیح میں روای کہ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا اے بلال! کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا۔ حضور نے فرمایا اسی سبب سے۔ حدیث۔ دار قطنی اور بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔ حدیث۔ ابو نعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہے بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔

marfat.com

وضو کے ارکان چار ہیں اور یہ اس کے فرائض ہیں۔

پہلا: چہرے کا دھونا، لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتدائے سطح سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے چوڑائی میں اس کی حد وہ جگہ ہے جو دونوں کانوں کی لو کے درمیان ہے۔

دوسرا: ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

تیسرا: پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ چوتھا: سر کے چوتھے حصے کا مسح کرنا۔

اس (وضو) کا سبب یہ ہے کہ جو کام اس کے بغیر جائز نہیں اس کا کرنا جائز ہو جائے یہ اس کا دنیوی حکم ہے اور اس کا اخروی حکم آخرت میں ثواب کا حصول ہے اس کے واجب ہونے کی شرط (۱) سمجھ کا پایا جانا (۲) بالغ ہونا (۳) مسلمان ہونا (۴) کافی پانی کے استعمال پر قادر ہونا (۵) حدث کا پایا جانا (حدث کی دو صورتیں ہیں (۱) جنبی ہونا جسے حدث اکبر کہتے ہیں (۲) بے وضو ہونا اس کو حدثِ اصغر کہتے ہیں حدث اکبر کی صورت میں غسل فرض ہے اور حدث اصغر کی صورت میں وضو فرض ہوگا اگر حدث نہ ہو تو وضو فرض نہ ہوگا البتہ محض ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کیا جا سکتا ہے) (۶) حیض اور (۷) نفاس کا نہ ہونا (۸) وقت کا تنگ ہونا ہے۔

اس (وضو) کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں۔

(۱) اعضاءِ وضو پر پانی کا پہنچ جانا (۲) جو چیز وضو کے خلاف ہے مثلاً حیض، نفاس اور حدث وغیرہ کا ختم ہو جانا (۳) اور جو چیز جسم تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے اس کا دور ہونا مثلاً موم اور چربی۔

فرائض وضو کی تکمیل

جن اقوال پر فتویٰ دیا جاتا ہے ان میں سے سب سے زیادہ صحیح اور مفتی بہ قول کے مطابق گھنی داڑھی کے ظاہر کو دھونا واجب ہے (گھنی داڑھی جس کے نیچے چہرے کا چڑہ نظر نہیں آتا چہرے کے قائم مقام قرار پاتی ہے لہٰذا اس کا دھونا چہرے کا دھونا ہی قرار پائے گا) اور پتلی داڑھی کی جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے (پتلی داڑھی کے نیچے چہرے کی جلد نظر آتی ہے اس صورت میں چہرے کا دھونا مشکل بھی نہیں لہٰذا براہ راست چہرے کا دھونا فرض ہوگا) ان بالوں

marfat.com

تک پانی پہنچانا ضروری نہیں، چہرے کے دائرے سے لٹکے ہوئے ہوں (چونکہ چہرے سے لٹکے ہوئے بال نہ اصل چہرہ ہیں اور نہ اس کے قائم مقام لہٰذا ان کا دھونا فرض نہیں) اور ہونٹوں کے ملنے کے وقت جو جگہ چھپ جاتی ہے اس تک پانی پہنچانا بھی ضروری نہیں (عام حالت میں ہونٹوں کے ملنے سے جو حصہ باہر رہتا ہے وہ وجہ (چہرہ) کہلائے گا اور اس کا دھونا ضروری ہوگا لیکن جو حصہ چھپ جاتا ہے وہ فم یعنی منہ کا اندرونی حصہ ہے اور منہ کا دھونا فرض نہیں لہٰذا ہونٹوں کے اس حصہ کا دھونا بھی فرض نہ ہوگا) اگر انگلیاں مل جائیں یا ناخن لمبے ہوکر پوروں کو ڈھانپ لیں، یا ان میں ایسی چیز ہے جو پانی کے پہنچنے سے مانع ہے مثلاً آٹا گوندھا ہوا، تو اس کے نیچے کا حصہ دھونا واجب ہے (انگلیوں کے مل جانے سے درمیان کا حصہ خشک رہنے کا خدشہ ہے ناخن لمبے ہوں تو ان کے نیچے پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے جگہ خشک رہے گی اسی طرح گوندھا ہوا آٹا ناخنوں کے نیچے ہو تو پانی نہیں پہنچ سکتا لہٰذا ان تمام صورتوں میں جب تک احتیاط کے ساتھ جسم تک پانی نہ پہنچایا جائے وضو نہ ہوگا۔

ضروری نوٹ: آج کل ناخن بڑھانا فیشن بن چکا ہے بالخصوص عورتوں میں یہ بات عام ہو چکی ہے حالانکہ اسلام نے ناخن تراشنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ باتیں فطرت سے ہیں زیر ناف بال صاف کرنا، ختنہ کرنا، مونچھیں کٹوانا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن ترشوانا۔ لہٰذا ناخن بڑھانا اور نہ ترشوانا فطرت انسانی کے بھی خلاف ہے، اسلامی تعلیمات کے بھی منافی ہے اس سے کھانا بھی مکروہ ہوتا ہے اور وضو نہ ہونے کی وجہ سے نمازیں بھی خراب ہوتی ہیں اس لیے مسلمان بہنوں کو اس بری رسم سے بچنا چاہئے)، میل کچیل اور مچھر وغیرہ اور بیٹ پانی کے پہنچنے کو نہیں روکتی، تنگ انگوٹھی کو حرکت دینا واجب ہے اگر پاؤں کے زخموں کو دھونا تکلیف دیتا ہو تو اس دوائی پر سے پانی گزارنا جائز ہے جو زخم میں لگائی ہے (چونکہ اسلام کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا لہٰذا ضرورت کے پیش نظر زخمی کی دوائی کے اوپر پانی بہالینا کافی ہوگا)۔ سر

marfat.com

منڈانے کے بعد بالوں کی جگہ پر دوبارہ مسح کیا جائے اور نہ اسے دھویا جائے ناخنوں اور مونچھوں کو کاٹنے کے بعد بھی دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

وضو کی سنتیں

(۱)دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔(۲)ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا۔ (۳)شروع میں مسواک کرنا۔اگر چہ انگلی کے ساتھ ہو جب مسواک نہ ہو۔(۴) تین بار کلی کرنا اگر چہ ایک چلو (پانی) کے ساتھ ہو(۵) تین چلوؤں کے ساتھ ناک میں پانی چڑھانا (۶) غیر روزے دار کا اچھی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔(۷)ایک چلو کے ساتھ نیچے کی طرف گھنی داڑھی کا خلال کرنا۔(۸)انگلیوں کا خلال کرنا۔(۹)(اعضاء کو) تین تین بار دھونا۔(۱۰)ایک بار سارے سر کا مسح کرنا۔(۱۱) کانوں کا مسح کرنا۔اگر چہ سر کے پانی کے ساتھ ہو۔(۱۲)(اعضاء کو) ملنا۔(۱۳) پے در پے دھونا۔(۱۴)نیت کرنا۔(۱۵)قرآن پاک کی تصریح کے مطابق ترتیب سے وضو کرنا۔(۱۶)دائیں طرف سے اور انگلیوں کے سروں سے شروع کرنا ۔(۱۷)سر کے اگلے حصے سے شروع کرنا۔(۱۸) گردن کا مسح کرنا نہ گلے کا.......کہا گیا ہے کہ آخری چار باتیں مستحب ہیں۔

مستحبات وضو

وضو میں چودہ چیزیں مستحب ہیں۔

(۱)بلند جگہ پر بیٹھنا۔(۲)قبلہ رُخ ہونا۔(۳)دوسرے آدمی سے مدد نہ لینا۔(۴) دنیوی گفتگو نہ کرنا۔(۵) دل کی نیت اور زبان کے فعل کو جمع کرنا۔(۶)سنت سے ثابت دعا مانگنا۔سنت سے یہ دعائیں ثابت ہیں:

کلی کرتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ

marfat.com

وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اللہ کے نام سے یا اللہ! تلاوت قرآن، اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ

اللہ کے نام سے یا اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بو نہ سنگھا۔

چہرہ دھوتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْه" وَّتَسْوَدُّ وُجُوْه"

اللہ کے نام سے یا اللہ! اس دن میرا چہرہ سفید رکھنا جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ

دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا

اللہ کے نام سے یا اللہ! میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کرنا۔

بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ۔

marfat.com

اللہ کے نام سے یا اللہ! میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں اور پیٹھ کے پیچھے نہ دینا۔

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

اللہ کے نام سے یا اللہ! اس دن مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَه‘

اللہ کے نام سے یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو تیری بات کو غور سے سنتے ہیں اور ان اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اللہ کے نام سے یا اللہ! میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد رکھنا۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

اللہ کے نام سے یا اللہ! اس دن پل صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جب (کچھ لوگوں کے) قدم پھسلیں گے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا:

marfat.com

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

اللہ کے نام سے یا اللہ! میرے گناہ بخش دے میری کوشش قبول فرما اور میری تجارت میں نقصان نہ ہو۔

(۷) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا (اوپر مذکورہ دعاؤں کے ساتھ بسم اللہ کا ذکر بھی آ گیا لہٰذا یہ دعائیں مانگنے سے دونوں مقصد پورے ہو جاتے ہیں)۔(۸) سب سے چھوٹی انگلی کو کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔(۹) کشادہ انگوٹھی کو حرکت دینا۔(۱۰) دائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔(۱۱) ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑنا (۱۲) غیر معذور کا وقت کے داخل ہونے سے پہلے وضو کرنا۔(۱۳) وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا۔(۱۴) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا اور یہ دعا مانگنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

یا اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے

عام طور پر کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے لیکن وضو کا بچا ہوا پانی اور آب زمزم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نوش فرمایا کرتے تھے لہٰذا کھڑے ہو کر پینا سنت ہے اور پانی پیتے وقت یہ دعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِكَ وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الْوَهْنِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ

یا اللہ! مجھے اپنی خاص شفا کے ساتھ شفاء عطا فرما اپنی خصوصی دوا کے ساتھ میرا علاج فرما مجھے سستی اور تکالیف سے محفوظ فرما۔

marfat.com

مکروہات وضو

وضو کرنے والے کے لیے چھ چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۲) پانی (ضرورت سے کم) استعمال کرنا (۳) پانی چہرے پر (زور زور سے) مارنا (۴) دنیوی گفتگو کرنا (۵) بغیر عذر کے دوسرے سے مدد لینا (۶) تین بار نئے پانی سے (سر کا) مسح کرنا۔

وضو کی اقسام

1:۔ فرض..... بے وضو جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اس پر وضو کرنا فرض ہے چاہے نفلی نماز ہو، نماز جنازہ کے لیے، سجدہ تلاوت کے لیے اور قرآن پاک کو ہاتھ لگانے کے لیے چاہے ایک ہی آیت پڑھنا ہو (وضو کرنا فرض ہے)

2:۔ واجب..... کعبۃ اللہ کا طواف کرنے کے لیے وضو واجب ہے۔

3:۔ مستحب..... (۱) باوضو سونے کے لیے (۲) نیند سے بیدار ہونے پر (۳) ہمیشہ باوضو رہنے کے لیے (۴) وضو پر وضو کرنے کے لیے (۵) غیبت (۶) جھوٹ (۷) چغلی (۸) ہر قسم کے گناہ (۹) برے اشعار کہنے (۱۰) نماز سے باہر قہقہہ لگانے (۱۱) میت کو غسل دینے اور (۱۲) اسے اٹھانے کے بعد (۱۳) ہر نماز کے وقت کے لیے (۱۴) غسل جنابت سے پہلے (۱۵) جنبی آدمی کے لیے کھانے پینے، سونے اور جماع (کا ارادہ کرتے وقت) (۱۶) غصے کے وقت (۱۷) قرآن اور (۱۸) حدیث پڑھنے کے لیے (۱۹) حدیث بیان کرنے کے لیے (۲۰) علم سیکھنے کے لیے (۲۱) اذان دینے کے لیے (۲۲) تکبیر کہنے کے لیے (۲۳) خطبہ دینے کے لیے (۲۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے (۲۵) عرفات میں ٹھہرنے کے لیے (۲۶) صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانے کے لیے (۲۷) بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد (۲۸) علماء کے اختلاف سے نکلنے کے

marfat.com

لیے مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت کو ہاتھ لگائے۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

بارہ چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں۔

(۱) جو کچھ دو پیشاب پاخانے کے راستوں میں سے نکلے، سوائے اگلے راستے سے نکلنے والی ہوا کے، اصح کے قول کے مطابق (۲) بچے کی پیدائش بھی وضو کو توڑ دیتی ہے اگر چہ خون نظر نہ آئے (۳) دو راستوں کے علاوہ کسی جگہ سے بہنے والی نجاست کا نکلنا مثلاً خون اور پیپ (۴) کھانے، پانی جمے ہوئے خون یا صفرا کی قی جب کہ منہ بھر کر آئے اور وہ (منہ بھرنا) یہ ہے کہ تکلف کے بغیر اس پر منہ بند نہ کیا جا سکے (اس کو روکا نہ جا سکے) یہ زیادہ صحیح قول کے مطابق ہے اگر متفرق قے کا سبب ایک ہو تو اسے جمع کیا جائے (۵) تھوک پر غالب آنے والا یا اس کے برابر خون (۶) نیند جس میں مقعد کو زمین پر قرار حاصل نہ ہو (۷) سونے والے کی سرین کا جاگنے سے پہلے اٹھ جانا اگر چہ وہ نہ گرے ظاہر مذہب کے مطابق اور ٹیک لگا کر سونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے (۸) بے ہوشی (۹) جنون (۱۰) نشہ (۱۱) بالغ آدمی کا جاگتے ہوئے رکوع و سجود والی نماز میں زور زور سے ہنسنا اگر چہ اس نے (قہقہہ کے ساتھ) نماز سے باہر آنے کا ارادہ کیا ہو (۱۲) منتشر آلہ تناسل کا (عورت یا مرد کی) شرمگاہ کو کسی پردے کے بغیر چھونا۔

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

مندرجہ ذیل چیزیں وضو کو نہیں توڑتیں:

1:۔خون یا پیپ کا ظاہر ہونا جو اپنی جگہ سے جاری نہیں ہوا۔

2:خون جاری ہوئے بغیر (جسم سے) گوشت کا گرنا جیسے عرق مدنی جسے (فارسی میں) رشتہ کہتے ہیں

3:زخم، کان اور ناک سے کیڑے کا نکلنا۔

marfat.com

4: آلہ تناسل کو ہاتھ لگانا۔

5: عورت کو ہاتھ لگانا

6: قے جو منہ بھر کر نہ آئے۔

7: بلغم کی قے اگرچہ زیادہ ہو۔

8: سوئے ہوئے آدمی کا جھک جانا کہ زمین سے مقعد کے اٹھ جانے کا (محض) احتمال ہو (یقین نہ ہو)۔

9: نمازی کا رکوع وسجود کی حالت میں سو جانا جب کہ یہ دونوں (رکوع وسجود) سنت کے مطابق ہوں۔ (اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے)

احکام غسل

اللہ عزوجل فرمایا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (۶:۶) اگر تم جب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو اور فرماتا ہے حَتّٰى يَطْهُرْنَ (۲:۲۲۲) یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا (۴:۴۳)

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کر لو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔

حدیث۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا

marfat.com

سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔ حدیث۔ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ حدیث۔ اصحاب سنن اربعہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

حدیث۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا عورتوں کے لئے حمام میں خیر نہیں عرض کی تہبند باندھ کر جاتی ہیں فرمایا اگرچہ تہبند، کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔ حدیث۔ صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا ہے فرمایا ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ ڈھانک لیا اور عرض کی یارسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

حدیث۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کر لو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سو رہو۔

جن کاموں سے غسل فرض ہوتا ہے

سات باتوں میں سے ایک کے ساتھ غسل فرض ہو جاتا ہے۔

1:۔ منی کا جسم کے ظاہر کی طرف نکلنا جب کہ اپنے ٹھکانے سے شہوت کے ساتھ جدا ہو

2: آلہ تناسل کے کنارے (حشفہ) اور اگر وہ کٹا ہوا ہو تو اس کی مقدار کے مطابق زندہ آدمی کے دو راستوں میں سے ایک میں چھپ جانا۔ (مرد یا عورت سے غیر فطری عمل ناجائز و حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص اس کا مرتکب ہو تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا بلکہ دونوں پر فرض ہوگا نیز جماع کی صورت میں محض دخول سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ انزال شرط نہیں)

marfat.com

3: مردے یا جانور کے ساتھ وطی کرنے کی صورت میں منی کا نکلنا۔

4: سونے (سے بیدار ہونے) کے بعد پتلے پانی کا پانا جب کہ سونے سے پہلے آلہ تناسل منتشر نہ ہو۔

5: نشے اور بے ہوشی سے ٹھیک ہونے کے بعد رطوبت کا پانا جسے وہ منی خیال کرتا ہے۔

6: حیض سے فارغ ہونے کے بعد

7: نفاس سے فارغ ہونے کے بعد

اگر چہ مذکورہ بالا چیزیں اسلام لانے سے پہلے پائی جائیں یہ زیادہ صحیح قول کے مطابق ہے میت کو غسل دینا (زندوں پر) فرض کفایہ ہے۔

مندرجہ ذیل چیزوں سے غسل فرض نہیں ہوتا

(۱) مذی (۲) ودی (۳) رطوبت کے بغیر احتلام (۴) بچے کی پیدائش کے بعد خون نہیں دیکھا گیا۔ یہ صحیح مذہب کے مطابق ہے۔ (۵) (آلہ تناسل کو) ایسے کپڑے کے ساتھ (شرمگاہ میں) داخل کرنا جو حصول لذت سے مانع ہے (۶) پچکاری کرانا (۷) انگلی یا اس کی مثل (پنسل وغیرہ) کو دو راستوں میں سے ایک میں داخل کرنا (۸) جانور یا مردہ سے وطی کرنا (۹) کنواری لڑکی جس کا پردۂ بکارت ابھی زائل نہیں ہوا، جماع کرنا بشرطیکہ انزال نہ ہو۔

غسل کے فرائض

غسل کے اصل فرائض تین ہیں:۔

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام بدن کو ایک بار دھونا جبکہ ان فرائض کو ادا کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا جاتا ہے:۔

(i) قلفہ کے اندر والے حصے کو دھونا اگر اس کے کھولنے میں دقت نہ ہو۔ (ii) ناف کے اندرونی حصے کو دھونا (iii) ایسے سوراخ کے اندر کو دھونا جو مل نہ گیا ہو (iv) مرد کا (اپنے) گوندھے ہوئے بالوں کو اندر سے دھونا۔

marfat.com

مسئلہ: عورت کی مینڈھیوں کا اندرونی حصہ دھونا ضروری نہیں اگر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔

(۸) داڑھی (۹) مونچھوں اور (۱۰) ابروؤں کے نیچے چمڑے کو دھونا (۱۱) فرج خارج کو دھونا۔

غسل کی سنتیں

غسل میں بارہ چیزیں سنت ہیں۔

(۱) بسم اللہ کے ساتھ ابتداء کرنا (۲) نیت کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا (۴) اگر نجاست ہو تو اسے الگ طور پر صاف کرنا (۵) شرمگاہ کو دھونا (استنجاء کرنا) (۶) پھر وضو کرے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے تین تین بار (اعضاء کو) دھوئے اور سر کا مسح کرے لیکن پاؤں کو نہ دھوئے اگر ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں پانی ٹھہرتا ہے۔ (۷) پھر تین بار جسم پر پانی بہائے اگر جاری پانی میں یا اس میں جو اس (جاری پانی) کے حکم میں ہے غوطہ لگائے اور (کچھ دیر) ٹھہرے تو اس نے سنت کو مکمل کر دیا۔ (۸) پانی بہانے میں سر سے ابتداء کرے (۹) اس کے بعد دائیں کاندھے کو دھوئے (۱۰) پھر بائیں کاندھے کو دھوئے (۱۱) جسم کو ملے (۱۲) پے در پے غسل (کے ارکان) ادا کرے۔

غسل کے مستحبات

غسل کے مستحبات وہی ہیں جو (باتیں) وضو میں مستحب ہیں البتہ قبلہ رخ نہ ہو کیونکہ عام طور پر اس کا ستر ننگا ہوتا ہے اور جو چیزیں وضو میں مکروہ ہیں وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں

سنت غسل

چار کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے:

(۱) جمعہ کی نماز کے لیے (۲) عیدین کی نماز کے لیے (۳) حج یا عمرہ کا احرام

marfat.com

باندھنے کے لیے اور (۴) حج کرنے کے لیے میدان عرفات میں زوال کے بعد۔

مستحب غسل

سولہ کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

(۱) جو آدمی پاکیزگی کی حالت میں مسلمان ہوا (۲) جو بچہ عمر کے اعتبار سے بالغ ہو (۳) جو شخص جنون سے صحت یاب ہوا (۴) نشتر لگوانے کے بعد (۵) میت کو غسل دینے کے بعد (۶) شب براءت میں (۷) لیلۃ القدر میں جب اسے دیکھے (۸) مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے (۹) قربانی کی صبح مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے (۱۰) مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت (۱۱) طوافِ زیارت کے لیے (۱۲) سورج گرہن کی نماز کے لیے (۱۳) نمازِ استقاء کے لیے (۱۴) خوف کے وقت (۱۵) دن میں سخت اندھیرے کے وقت اور (۱۶) تیز آندھی کے وقت۔

تیمّم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ (۴:۴۳)

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

حدیث۔ امام احمد وابوداؤد وترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وضو کرے) کہ یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ حدیث۔ ابو داؤد و دارمی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی فرماتے ہیں دو شخص سفر میں گئے اور

marfat.com

نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔

تیمم آٹھ شرطوں کے ساتھ صحیح ہوتا ہے۔

پہلی شرط: نیت کرنا ہے اور اس کی حقیقت کسی کام کے کرنے پر دل کو پکا کر لینا ہے اور اس کا وقت وہ ہے جب اس چیز پر ہاتھ مارے جس کے ساتھ تیمم کر رہا ہے۔

نیت صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں:

(۱) تیمم کرنے والے کا مسلمان ہونا (۲) سمجھ دار ہونا اور (۳) جس چیز کی نیت کر رہا ہے اس کا علم ہونا۔

نماز کی خاطر تیمم کے صحیح ہونے کے لیے تین باتوں میں سے ایک کا ہونا شرط ہے۔

(۱) طہارت کی نیت ہو (۲) یا نماز جائز ہو جانے کی نیت ہو (۳) یا کسی ایسی مقصودی عبادت کی نیت ہو جو طہارت کے بغیر جائز نہیں ہوتی۔

مسئلہ: پس اس تیمم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا جس میں فقط تیمم کی نیت کی یا قرآن مجید پڑھنے کی نیت سے تیمم کیا اور وہ جنبی بھی نہ تھا۔

دوسری شرط: اس عذر کا پایا جانا جس سے تیمم جائز ہو جاتا ہے مثلاً اس کا پانی سے ایک میل دور ہونا اگر چہ شہر میں ہو بیماری اور سردی کا پایا جانا جس سے ہلاکت یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو، دشمن اور پیاس کا خوف ہونا، آٹا گوندھنے کی ضرورت ہو نہ شوربا پکانے کی، (پانی نکالنے کا) آلہ (مثلاً) ڈول نہ ہونا نماز جنازہ یا عید کی نماز نکل جانے کا ڈر ہوا گر چہ بنا ہو۔

مسئلہ: جمعہ اور وقتی نماز کے نکل جانے کا خوف (تیمم کو جائز کرنے والا) عذر نہیں۔

marfat.com

تیسری شرط: تیمم جنس زمین میں سے کسی پاک چیز کے ساتھ ہو مثلاً مٹی، پتھر اور ریت، لکڑی جبکہ چاندی اور سونے سے (تیمم جائز) نہیں۔

چوتھی شرط: تمام جگہ کو مسح کے ساتھ گھیر لینا۔

پانچویں شرط: پورے ہاتھ یا اس کے اکثر حصے کے ساتھ مسح کیا جائے یہاں تک کہ اگر دو انگلیوں کے ساتھ مسح کیا تو جائز نہ ہوگا اگرچہ بار بار مسح کرے (تمام جگہ کو) گھیر لے سر کے مسح کا حکم اس کے خلاف (یعنی جائز) ہے۔

چھٹی شرط: (تیمم) ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کے ساتھ دو ضربوں کے ذریعے ہو اگرچہ (دونوں ضربیں) ایک ہی جگہ پر ہوں۔

مسئلہ: جسم پر مٹی لگ جائے اور اسے تیمم کی نیت سے مل لے تو وہ دو ضربوں کے قائم مقام ہو جائے گی۔

ساتویں شرط: ایسی چیز کا دور ہونا جو (تیمم کرتے ہوئے) تیمم کے خلاف ہو مثلاً حیض، نفاس اور حدث۔

آٹھویں شرط: ایسی چیز کا دور ہو جانا جو مسح سے مانع ہے مثلاً موم اور چربی۔

تیمم کا سبب اور شرائط وجوب

تیمم کا سبب اور واجب ہونے کی شرائط وہی ہیں جو وضو کے بیان میں ذکر کی گئی ہیں۔

تیمم کے ارکان

تیمم کے رکن دو ہیں۔ (۱) دونوں ہاتھوں اور (۲) چہرے کا مسح کرنا۔

تیمم کی سنتیں

تیمم کی سات سنتیں ہیں:

(۱) شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (۲) ترتیب (۳) تسلسل (۴) ہاتھوں

marfat.com

کو مٹی میں رکھنے کے بعد ان کو آگے کی طرف لے جانا اور (۵) پیچھے کی طرف لانا (۶) ہاتھوں کو جھاڑنا (۷) انگلیوں کو کشادہ کرنا۔

تیمّم کے مسائل

1: جس شخص کو وقت نکلنے سے پہلے پانی ملنے کی امید ہو اس کے لیے تیمم میں تاخیر مستحب ہے۔

2: پانی کے وعدہ پر تاخیر واجب ہے اگر چہ نماز کے قضا ہونے کا ڈر ہو۔ (چونکہ اس صورت میں محض امید ہی نہیں بلکہ وعدہ کیا گیا لہٰذا تاخیر واجب قرار دی گئی۔ نیز یہ اس صورت میں ہے جب وعدہ کرنے والے کے پاس پانی موجود ہو یا ایک میل سے کم مسافت پر ہو اگر پانی زیادہ فاصلے پر ہو یا وعدہ کرنے والے کے پاس نہ ہو تو تیمم جائز ہو جائے گا)

3: کپڑے اور ڈول کا وعدہ کیا گیا تو جب تک نماز قضا ہونے کا ڈر نہ ہو تاخیر واجب ہے۔ (اگر ننگے آدمی کو کسی نے کپڑے دینے یا پانی نکالنے کے لیے ڈول دینے کا وعدہ کیا تو جب تک قضاء کا خوف نہ ہو نماز کو مؤخر کرے۔ اس کے بعد چونکہ اس کا عاجز ہونا ثابت ہو جاتا ہے لہٰذا کپڑوں کے بغیر اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک ہے دیگر آئمہ کے نزدیک پانی اور دیگر اشیاء میں فرق ہے پانی کسی کے لیے مباح کیا جائے یا خرچ کے لیے دیا جائے تو اس میں قدرت ثابت ہو جاتی ہے لیکن باقی چیزوں میں جب تک مالک نہ بنایا جائے قدرت ثابت نہیں ہوتی لہٰذا پہلی صورت میں جب پانی کا وعدہ کیا گیا تو وہ پانی پر قادر شمار ہو گا لیکن کپڑوں اور ڈول میں جب تک اسے ان چیزوں کا مالک نہ بنایا جائے قدرت ثابت نہ ہو گی)

4: اگر پانی قریب ہونیکا گمان ہو اور حالت امن ہو تو چار سو قدموں کی مقدار تک پانی تلاش کرنا واجب ہے ورنہ نہیں۔ (پانی کے قریب ہونے کا گمان اس طرح ہو گا کہ مثلاً اس

marfat.com

نے اس طرف پرندے اڑتے دیکھے یا کوئی سبزہ وغیرہ اگا ہوا دیکھا یا کسی نے خبر دی)

5: اپنے ساتھی سے پانی مانگنا بھی واجب ہے اگر ایسی جگہ ہو جہاں لوگ (پانی دینے میں) بخل سے کام نہیں لیتے اور اگر وہاں سے بازاری قیمت کے بغیر نہ دے تو (بھی) بشرطیکہ اس کے پاس ضروریات سے زائد رقم ہو۔

6: ایک تیمّم کے ساتھ جس قدر فرائض ونوافل چاہے پڑھ سکتا ہے۔

7: وقت سے پہلے تیمّم کرنا بھی درست ہے۔

8: اگر بدن کا اکثر یا نصف حصہ زخمی ہو تو تیمّم کرے اور اگر زیادہ حصہ صحیح ہو تو دھوئے اور زخمی حصے کا مسح کرے دھونے اور تیمّم کو اکٹھا نہ کرے۔

تیمّم کو توڑنے والی چیزیں

جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اس کے علاوہ کافی پانی کے استعمال پر قادر ہونا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

مسئلہ: جس آدمی کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں اگر اس کا چہرہ زخمی ہو تو وہ وضو کے بغیر نماز پڑھے اور اسے (بعد میں) نہ لوٹائے۔

موزوں پر مسح کا بیان

حدیث۔ امام احمد وابوداؤد نے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔ حدیث۔ دارقطنی نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ حدیث۔ ترمذی ونسائی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

marfat.com

وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔

حدیث اصغر میں موزوں پر مسح کرنا مردوں اور عورتوں کے لیے جائز ہے اگر چہ (موزے) چمڑے کے علاوہ کسی گاڑھی چیز سے (بنے ہوئے) ہوں چاہے ان پر چمڑے کی نعل (جوتی) ہو یا نہ۔

شرائط مسح

موزوں پر مسح کے جائز ہونے کی سات شرطیں ہیں۔

1:۔دونوں پاؤں دھونے کے بعد موزے پہننا اگر چہ مکمل وضو کرنے سے پہلے ہو جب کہ کسی ایسی چیز کے پائے جانے سے پہلے وضو مکمل کرے جو وضو کو توڑ دیتی ہے۔

2:موزوں سے ٹخنے چھپ جائیں۔

3:ان کو پہن کر لگاتار چلنا ممکن ہو لہٰذا کانچ ،لکڑی اور لوہے کے موزے پر مسح جائز نہیں

4:کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی انگلی کے مطابق تین انگلیوں کے برابر (یا اس سے زیادہ) پھٹا ہوا نہ ہو۔

5:موزوں کا پنڈلی پر باندھنے کے بغیر ٹھہرنا۔

6:ان کا بدن تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہونا۔

7:ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے مطابق تین انگلیوں کے برابر قدم کا اگلا حصہ باقی ہو (کٹا ہوا نہ ہو) اگر پاؤں کا اگلا حصہ (موجود) نہ ہو تو موزے پر مسح نہ کرے اگر چہ قدم کا پچھلا حصہ موجود ہو۔

مدت مسح

مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے جب کہ مسافر تین دن رات مسح

marfat.com

کرے اور یہ مدت اس وقت شروع ہوگی جب موزے پہننے کے بعد بے وضو ہوگا۔

مسئلہ: اگر مقیم آدمی نے مسح کیا پھر مدت پوری ہونے سے پہلے مسافر ہو گیا تو مسافر والی مدت پوری کرے اور اگر مسافر ایک دن رات مسح کرنے کے بعد مقیم ہوا تو موزے اتار دے ورنہ ایک دن رات پوری کرے۔

مسح کا فرض اور سنت

ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے حساب سے تین انگلیوں کے برابر ہر قدم کے ظاہر پر مسح کرنا فرض ہے اور اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ (ہاتھوں کی) انگلیوں کو کشادہ رکھتے ہوئے پاؤں کی انگلیوں سے پنڈلی کی طرف کھینچے۔

مسح کو توڑنے والی چیزیں

چار چیزیں موزے پر مسح کو توڑ دیتی ہیں۔

1:۔ ہر وہ چیز جو وضو کو توڑتی ہے۔

2:۔ موزہ اتار دینا اگر چہ قدم کا زیادہ حصہ موزے کی پنڈلی کی طرف نکلنے سے ہو۔

3:۔ موزے میں کسی ایک قدم کے زیادہ حصے تک پانی کا پہنچنا (صحیح بات یہی ہے)

4:۔ مدت کا پورا ہو جانا اگر سردی کی وجہ سے پاؤں کو (شدید) نقصان کا خطرہ نہ ہو۔

مسئلہ: آخری تین کے بعد صرف پاؤں دھوئے۔

مسئلہ: پگڑی، ٹوپی، برقعے اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

پٹی پر مسح کرنا

جب کسی شخص نے پچھنا لگوایا یا اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا تو اس نے اس پر کپڑے کا ٹکڑا یا (لکڑیاں رکھ کر) پٹی باندھی اور وہ اس عضو کو دھو نہیں سکتا اور نہ ہی اس پر مسح کر سکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ جس چیز کے ساتھ اس نے عضو کو باندھا ہے اور اس کے اکثر حصے پر مسح

marfat.com

کرے اور پچھنے لگانے والے کی پٹی کے درمیان جسم کا جو حصہ ظاہر ہے اس پر مسح کر لینا کافی ہے۔

اور مسح دھونے کی طرح ہے پس کسی مدت کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ہی طہارت (حاصل کرنے) کے بعد پٹی باندھنا شرط ہے۔

ایک پاؤں کو دھونے کے ساتھ دوسرے پاؤں کی پٹی پر مسح کرنا جائز ہے اور صحت یابی سے پہلے پٹی کے گر جانے سے مسح باطل نہیں ہوتا ایک پٹی کو دوسری سے بدلنا بھی جائز ہے اور اس (دوسری) کو لوٹانا واجب نہیں البتہ افضل ہے اور جب آنکھ میں تکلیف ہو اور اسے حکم دیا جائے کہ آنکھ کو نہ دھوئے یا ناخن ٹوٹ گیا اور اس پر دوائی، گوند یا پتے کی کھال لگائی جس کا اتارنا اسے نقصان دیتا ہے تو اس پر مسح جائز ہے اور اگر مسح بھی تکلیف دیتا ہے تو چھوڑ دے۔ موزے، پٹی اور سر کے مسح میں نیت کی ضرورت نہیں۔

حیض، نفاس اور استحاضہ کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَيَسْـئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَـاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَـقْـرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَـاِذَا تَطَهَّرْنَ فَـاْتُوْهُـنَّ مِنْ حَيْـثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ الـلّٰـهَ يُـحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ (۲:۲۲۲)

اے محبوب تم سے حیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو

marfat.com

حدیث۔صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ (۲:۲۲۲) نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔جماع کے سوا ہر شے کرو اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں اس پر اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں کہ تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالف ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے بعد دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔حدیث۔صحیح بخاری میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لئے نکلے جب سرف میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔حدیث۔صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ حیض میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔حدیث۔ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفران کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

marfat.com

(عورت کی) شرمگاہ سے حیض، نفاس اور استحاضہ (کا خون) نکلتا ہے۔ پس حیض وہ خون ہے جسے ایسی بالغ عورت کا رحم باہر پھینکتا ہے جو بیمار اور حاملہ بھی نہ ہو اور نہ ہی ناامیدی کی عمر کو پہنچ چکی ہو۔ حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے، درمیانی مدت پانچ دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

نفاس وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش کے بعد نکلتا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے کم از کم کی کوئی حد نہیں۔

دو حیضوں کے درمیان پاکیزگی کے کم از کم دن پندرہ ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں مگر جو عورت استحاضہ کی صورت میں بالغ ہو۔

حیض اور نفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) قرآن پاک پڑھنا اور (۴) اسے (قرآن کو) غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا (۵) مسجد میں داخل ہونا (۶) طواف کرنا (۷) جماع کرنا اور (۷) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا۔

اور جب حیض اور نفاس کی زیادہ مدت پوری ہونے پر خون ختم ہو تو غسل کیے بغیر جماع جائز ہے اور اگر مدت پوری ہونے کی صورت میں اس سے کم مدت میں خون ختم ہو تو جب تک غسل یا تیمم نہ کرے یا نماز اس کے ذمہ فرض نہ ہو جائے جماع جائز نہیں یعنی جس وقت میں خون ختم ہوا ہے اس سے اتنا وقت حاصل ہو جائے جس میں غسل اور تکبیر تحریمہ۔ یا اس سے کچھ زیادہ (ارکان) ادا ہو سکتے ہیں اور اس نے تیمم نہیں کیا یہاں تک کہ (نماز کا) وقت نکل گیا۔

حیض اور نفاس والی عورت روزہ قضا کرے گی نماز نہیں۔

اور جنابت کی صورت میں پانچ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

(۱) نماز پڑھنا (۲) قرآن پاک کی کوئی آیت پڑھنا (۳) قرآن پاک کو غلاف

marfat.com

کے بغیر ہاتھ لگانا (۴) مسجد میں داخل ہونا (۶) اور طواف کرنا۔

بے وضو آدمی پر تین چیزیں حرام ہیں:

(۱) نماز پڑھنا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید کو بغیر غلاف ہاتھ لگانا۔

استحاضہ (بیماری) کا خون

استحاضہ کا خون دائمی نکسیر کی طرح ہے نہ نماز کو روکتا ہے نہ روزے کو اور نہ ہی جماع کو استحاضہ عورت اور وہ شخص جو معذور ہے مثلاً جسے پیشاب کے قطرے آتے ہیں اور جس کا پیٹ جاری ہے وہ ہر فرض نماز کے وقت کے لیے وضو کریں اور اس کے ساتھ فرائض ونوافل جو چاہیں پڑھیں معذور لوگوں کا وضو فقط وقت نکل جانے سے باطل ہو جاتا ہے۔

معذور کب ہوتا ہے

کوئی شخص اس وقت تک معذور نہیں ہوتا جب تک عذر اسے ایک کامل وقت گھیر نہ لے جس میں اتنا وقت بھی عذر ختم نہ ہو جس میں وضو اور نماز ہو سکے یہ اس (عذر) کے ثبوت کی شرط ہے اور اس کے باقی رہنے کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد وہ عذر پورا وقت باقی رہے اگرچہ ایک بار ہی ہو اور عذر ختم ہونے نیز اس شخص کے معذور نہ رہنے کی شرط یہ ہے کہ ایک کامل وقت اس (عذر) سے خالی رہے۔

marfat.com

نجاستوں اوران سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔(۱) نجاست غلیظہ۔(۲) نجاست خفیفہ

پس نجاست غلیظہ جیسے شراب، بہنے والا خون، مردار کا گوشت اور اس کا چمڑہ، ان چیزوں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے۔ کتے کا پاخانہ، درندوں کا پاخانہ اور تھوک، مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور وہ چیز جو انسان کے بدن سے نکلتی ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نجاست خفیفہ مثلاً گھوڑے کا پیشاب اور اسی طرح اس چیز کا پیشاب جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور ایسے پرندوں کی بیٹ جن کو کھایا نہیں جاتا۔

نجاست غلیظہ سے ایک درہم کا اندازہ اور نجاست خفیفہ سے کپڑے یا بدن کا چوتھا حصہ معاف ہے۔

سوئی کے سرے جتنے پیشاب کے چھینٹے معاف ہیں۔

اگر ناپاک بچھونا یا مٹی سونے والے کے پسینے یا قدموں کی رطوبت سے تر ہو جائیں اور نجاست کا اثر جسم اور پاؤں میں ظاہر ہو جائے تو ناپاک ہو جائیں گے ورنہ نہیں جس طرح وہ خشک پاک کپڑا ناپاک نہیں ہوتا جسے ایسے ناپاک تر کپڑے میں لپیٹا گیا جس کی رطوبت کو نچوڑا جائے تو اس سے کچھ نہیں نکلتا (نچوڑا نہیں جاتا) تر کپڑا خشک ناپاک زمین پر بچھایا جائے جس سے وہ زمین تر ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوگا اسی طرح اس ہوا سے بھی کپڑا ناپاک نہیں ہوتا جو نجاست پر چلی اور اس (کپڑے) تک پہنچ گئی مگر یہ کہ اس نجاست کا اثر کپڑے میں ظاہر ہو جائے۔

دکھائی دینے والی نجاست سے ناپاک ہونے والی چیز خاص نجاست کو دور کرنے سے پاک ہوتی ہے اگرچہ ایک مرتبہ ہو صحیح مذہب یہی ہے اس کے بعد اس اثر کا باقی رہنا کچھ نقصان نہیں دیتا جس کا دور کرنا مشکل ہو۔

نہ دکھائی دینے والی نجاست سے ناپاک ہونے والی چیز تین مرتبہ دھونے اور ہر بار

marfat.com

نچوڑنے سے پاک ہوتی ہے بدن اور کپڑے سے نجاست، پانی اور ہر اس چیز کے ساتھ دور ہو سکتی ہے جو بہنے والی اور نجاست کو زائل کرنے والی ہو جس طرح سرکہ اور گلاب کا پانی۔

موزہ اور اس جیسی چیزیں جرم (جسم والی) والی نجاست سے رگڑنے کے ساتھ پاک ہو جاتی ہیں اگرچہ تر ہو تلوار اور اس جیسی دوسری چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔

جب زمین سے نجاست کا اثر دور ہو جائے اور وہ خشک ہو جائے تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس پر تیمم جائز نہیں۔

اس کے خشک ہونے سے وہاں جو کچھ درخت اور گھاس وغیرہ کھڑا ہے پاک ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی نجاست کسی دوسری چیز میں بدل جائے مثلاً نمک بن جائے یا آگ میں جل جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے خشک منی کے کھرچنے سے کپڑا اور بدن پاک ہو جاتا ہے اور تر منی دھونے سے پاک ہوتی ہے۔

چمڑے وغیرہ کا پاک کرنا

مردار کا چمڑا حقیقی دباغت مثلاً کیکر کے پتوں سے اور حکمی دباغت مثلاً خاک آلود کرنے اور دھوپ میں خشک کرنے سے پاک ہو جاتا ہے مگر خنزیر اور آدمی کا چمڑا (پاک نہیں ہوتا)۔

ایسی چیز کا چمڑا جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا شرعی طریقے پر ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے البتہ گوشت پاک نہیں ہوتا زیادہ صحیح بات جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے یہی ہے۔

ہر وہ چیز جس میں خون سرایت نہیں کرتا وہ (جانور کے) مرنے سے ناپاک نہیں ہوتی مثلاً بال کٹے ہوئے پر، سینگ پر، کُھر اور ہڈی جب تک اس کے ساتھ چربی نہ ہو۔

صحیح مذہب کے مطابق پٹھے ناپاک ہیں کستوری کا نافہ، کستوری کی طرح پاک ہے اور اس کا کھانا جائز ہے اور زباد پاک ہے اس کو (بطور خوشبو) لگا کر نماز پڑھنا صحیح ہے۔

marfat.com

نماز کا بیان

ایمان و تصحیح عقائد بمطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (۲:۲۔۳) یہ کتاب پرہیزگاروں کو ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرماتا ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (۲:۴۳) نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی نماز پڑھو یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے یا با جماعت ادا کرو۔ اور فرماتا ہے حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲:۴۳) تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو اور فرماتا ہے وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (۲:۴۵) نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔ نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ (۱۰۷:۴۔۵) خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں (وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں) جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے اس کا نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں اور فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (۱۹:۵۹) ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کردیں اور نفسانی

marfat.com

خواہشوں کا اتباع کیا عنقریب انہیں طویل و شدید سخت عذاب سے ملنا ہوگا۔غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرامی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑ کنے لگتی ہے قال اللہ تعالیٰ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا (۱۷:۹۷) جب بجھنے پر آئے ہم انہیں اور بھڑ کا دینگے زیادہ، یہ کنواں ان بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سودخوارں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسراء میں یہ تحفہ دیا۔

حدیث۔امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔حدیث۔صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جبکہ کبائر سے بچا جائے۔حدیث۔صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اسکے بعد بدن پر میل رہ جائے گا عرض کی نہ۔فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔حدیث۔صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (۱۱:۱۴) نماز قائم

marfat.com

کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب امت کے لئے۔حدیث۔ابوداؤد نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ حضور نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔

نماز کے فرض ہونے کے لیے تین باتیں شرط ہیں:

(۱)اسلام (۲)بلوغ (۳)عقل

بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے اور دس سال کی عمر میں اس (نہ پڑھنے) پر ہاتھ سے مارا جائے لکڑی سے نہیں۔نماز کے اسباب،اوقات ہیں وقت شروع ہوتی ہی نماز گنجائش کے ساتھ واجب ہو جاتی ہے۔

اوقاتِ نماز:۔نماز کے اوقات پانچ ہیں۔

صبح کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔

ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اصل سائے کے علاوہ اس کی دو مثل یا ایک مثل ہو جائے۔امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے قول کو اختیار کیا ہے اور یہی صاحبینؒ کا قول ہے۔

عصر کا وقت ایک یا دو مثلوں پر اضافہ سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہے۔

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر سرخ شفق کے غروب ہونے تک ہے اسی قول پر فتویٰ ہے عشاء اور وتروں کا وقت اس (غروب شفق) سے لے کر صبح (صادق) تک ہے جبکہ آدھی رات کے بعد نماز عشاء پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ (۱)وتروں کو عشاء کی نماز سے مقدم نہ کیا جائے کیونکہ دونوں میں ترتیب ضروری ہے۔

(۲)جو شخص ان دونوں کا وقت نہ پائے اس پر یہ فرض نہیں۔

(۳)کسی عذر کے باوجود فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع نہ کیا جائے البتہ حجاج

کرام میدان عرفات میں ایسا کر سکتے ہیں بشرطیکہ بڑا امام موجود ہو اور احرام باندھا ہو پس وہ ظہر اور عصر کو پہلے وقت (ظہر کے وقت) میں جمع کریں گے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو (عشاء کے وقت) میں جمع کریں۔ مغرب کی نماز مزدلفہ کے راستے میں جائز نہیں۔

مستحب اوقات

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (۴:۱۰۳)

بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے مقررہ وقت پر ہوا اور فرماتا ہے۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ (۳۰۔۱۷۔۱۸) اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تمہیں شام ہو (نماز مغرب و عشا) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمہیں دن ڈھلے (نماز ظہر)

حدیث۔ طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔

حدیث۔ ابوداؤد نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دن کی نماز (عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔ حدیث۔ ابوداؤد نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دن کی نماز (عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔ حدیث۔ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم فرما دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشاء کی نماز تہائی یا آدھی رات تک موخر کر دیتا کہ رب تبارک وتعالیٰ آسمان پر خاص تجلی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے

marfat.com

دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ قبول کروں۔ حدیث۔ بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعد صبح نماز نہیں تاوقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

فجر کی نماز سفیدی میں پڑھنا مستحب ہے۔

ظہر کی نماز کو گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے اور سردیوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے البتہ بادلوں کے دن ذرا دیر سے پڑھی جائے۔

عصر کی نماز کو اس وقت تک مؤخر کرنا مستحب ہے جب تک سورج کا رنگ نہ بدلے اور بادلوں والے دن جلدی کرنا مستحب ہے۔

مغرب کی نماز، بادلوں والے دن کے علاوہ جلدی پڑھنا مستحب ہے بادل ہوں تو تاخیر کی جائے عشاء کی نماز میں رات کی (پہلی) تہائی تک تاخیر کرنا اور بادلوں والے دن جلدی کرنا مستحب ہے وتروں کو رات کے آخر تک مؤخر کرنا مستحب ہے لیکن یہ اس شخص کے لیے ہے جسے جاگنے کا یقین ہو۔

ان اوقات میں نماز جائز نہیں

تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض اور واجب نماز جو ان اوقات کے داخل ہونے سے پہلے واجب ہوئی پڑھنا صحیح نہیں۔

1:۔ سورج طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

2:۔ سورج کے ٹھہرنے کے وقت یہاں تک کہ ڈھل جائے۔ (وقت زوال)

3:۔ سورج کے زرد ہو جانے کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

جو کچھ ان اوقات میں واجب ہوا کراہت کے ساتھ اس کا ادا کرنا صحیح ہے جیسے

marfat.com

جنازہ حاضر ہو اور ایسی آیت کا سجدہ جو ان اوقات میں تلاوت کی گئی۔

(ان) تین اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے اگرچہ ان کے لیے کوئی سبب ہو مثلاً نذر مانی گئی اور طواف کی دو رکعتیں۔

طلوع فجر کے بعد (فرضوں سے پہلے) سنتوں کی دو رکعتوں سے زیادہ نماز (نفل) پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح فجر کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے بعد ،مغرب کی نماز سے پہلے اور جب خطیب (خطبہ دینے کے لیے) نکل آئے۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے اور تکبیر کے وقت نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ فجر کی سنتیں پڑھ سکتے ہیں عید (کی نماز) سے پہلے اگرچہ گھر میں ہوں اور اس کے بعد مسجد میں میدان عرفات اور مزدلفہ میں دو نماز کے درمیان جب فرض نماز کا وقت تنگ ہو جائے، پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو، کھانا حاضر ہو اور اسے کھانے کو جی چاہتا ہو اور ہر وہ کام جو دل کو مشغول رکھے اور خشوع وخضوع میں خلل پیدا کرے اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

اذان

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۴۱:۳۳) اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

حدیث۔ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور ہر تر وخشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتیھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر تر وخشک جس نے آواز سنی اس کے لئے گواہی دے گی دوسری روایت میں ہے ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لئے گواہی دے گا۔ حدیث۔ امام احمد ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔

marfat.com

فرض نمازوں کے لیے اذان اور اقامت سنت موکدہ ہے۔ اگر چہ اکیلا ہو۔ ادا ہو یا قضا، سفر میں ہو یا گھر میں، یہ مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے یہ دونوں کروہ ہیں۔

اذان کے یہ الفاظ ہیں:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

آدابِ اذان

مستحب ہے کہ مؤذن نیک ہو اور اذان کے سنت طریقہ نیز نماز کے اوقات کو جاننے والا ہو۔ باوضو اور قبلہ رُخ ہو۔ انگلیاں کانوں میں ڈالے اور ''حی علی الصلوٰۃ'' کہتے ہوئے دائیں طرف اور ''حی علی الفلاح'' کے وقت بائیں طرف پھرے اور اذان و اقامت میں اتنا وقفہ کرے کہ ملازمین نماز کے لیے آسکیں البتہ مستحب وقت کا خیال رکھے، مغرب کی اذان کے بعد تین چھوٹی آیات کی تلاوت یا تین قدم چلنے کا اندازہ ٹھہرے۔

جماعت کھڑی ہونے سے چند منٹ پہلے تثویب کہے مثلاً ''الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا مصلین'' اے نماز پڑھنے والو! نماز کھڑی ہونے والی ہے۔

گانے کی طرح اذان پڑھنا مکروہ ہے۔ بے وضو کا تکبیر پڑھنا اور اذان دینا، جنبی، ناسمجھ بچے، پاگل، نشے والے، عورت، فاسق، اور بیٹھے ہوئے کی اذان مکروہ ہے۔

جب (کوئی شخص) مؤذن سے مسنون اذان سنے تو رک جائے اور وہی کلمات کہے البتہ ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کے جواب میں ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' پڑھے۔ جب مؤذن ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہے تو سننے

marfat.com

والا ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ ''یا ''مَا شَاءَ اللّٰه '' کے الفاظ کہے۔اس کے بعد مؤذن اور سامع وسیلہ کی دعا مانگیں پس یوں کہیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَصِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه' وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَه' يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ

اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن ہم کو ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرما بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

نماز کی شرائط وارکان

نماز کے صحیح ہونے کے لئے ستائیس چیزیں ضروری ہیں۔

(۱) حدث سے پاک ہونا، جسم کپڑے اور مکان کا غیر معاف نجاست سے پاک ہونا حتیٰ کہ قدموں، ہاتھوں اور پیشانی (رکھنے) کی جگہ (بھی پاک ہو) زیادہ صحیح بات یہی ہے (۲) شرمگاہ کا ڈھانپا ہوا ہونا اور گریباں یا دامن کے نیچے سے (شرمگاہ کا) نظر آنا کچھ نقصان نہیں دیتا۔(۳) قبلہ رُخ ہونا، (مکہ مکرمہ میں حرم شریف کے اندر مشاہدہ کرنے والے کی آنکھوں کا اس پر پڑنا اور نہ دیکھنے والے کا اس کی طرف رخ کرنا) فرض ہے اگرچہ وہ مکہ مکرمہ میں ہو صحیح مذہب کے مطابق۔(۴) وقت کا پایا جانا اگر جماعت کھڑی ہو چکی ہو۔(۵) اور اس کے وقت ہونے کا اعتقاد رکھنا۔(۶) نیت کرنا۔(۷) کسی وقفے کے بغیر تکبیر تحریمہ

marfat.com

کہنا۔(۸) رکوع کے لیے جھکنے سے پہلے کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر کہنا۔(۹) تکبیر تحریمہ سے پہلے نیت کرنا (۱۰) زبان سے اس طرح تحریمہ کہنا کہ اپنے آپ کو سنائے اصح مذہب یہی ہے۔(۱۱) مقتدی کا امام کی اتباع کی نیت کرنا۔(۱۲) نفل کے علاوہ نماز میں کھڑا ہونا۔ (۱۳) فرضوں کا تعین کرنا۔(۱۴) واجب کو متعین کرنا جبکہ نفل نماز میں تعین شرط نہیں ہے۔ (۱۵) فرضوں کی دو رکعتوں اور نوافل اور وتروں کی تمام رکعتوں میں قراءت کرنا اگرچہ ایک آیت ہو۔ نماز کی صحت کے لیے قرآن پاک سے کوئی چیز مقرر نہیں (بلکہ جتنا چاہے قرأت کرے) مقتدی قراءت نہ کرے بلکہ اچھی طرح سنے اور خاموش رہے اگر قراءت کرے گا تو یہ بات مکروہ تحریمہ ہے۔(۱۶) رکوع کرنا۔(۱۷) ایسی چیز پر سجدہ کرنا جس کا حجم ہو اور اس پر پیشانی ٹھہر سکے۔ اگرچہ ہاتھ کی ہتھیلی یا کپڑے کے کنارے پر ہو سجدے کی جگہ پاک ہو۔ ناک کی سخت جگہ اور پیشانی کے ساتھ سجدہ کرنا واجب ہے اور جب تک پیشانی میں کوئی عذر نہ ہو صرف ناک پر سجدہ کرنا صحیح نہیں۔(۱۸) سجدے کی جگہ قدموں کی جگہ سے نصف گز سے زیادہ بلند نہیں چاہئے اگر نصف گز سے زیادہ ہوگی تو سجدہ جائز نہ ہوگا البتہ بھیڑ کی صورت میں اس آدمی کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے جس کے ساتھ اس کی نماز مشترک ہے۔(۱۹) صحیح قول کے مطابق ہاتھوں اور گھٹنوں کو (زمین پر) رکھنا۔(۲۰) سجدے کی حالت میں پاؤں کی انگلیوں میں سے کچھ چیز زمین پر رکھنا اور قدم کے ظاہر کا رکھنا کافی نہ ہوگا۔(۲۱) رکوع کو سجدے پر مقدم کرنا۔(۲۲) اصح قول کے مطابق سجدے سے بیٹھنے کے قریب تک اٹھنا۔(۲۳) دوسرے سجدے کی طرف لوٹنا۔(۲۴) تشہد کا آخری قعدہ کرنا۔(۲۵) آخری قعدہ، تمام ارکان کے بعد ادا کرنا۔(۲۶) جاگتے ہوئے نماز ادا کرنا۔(۲۷) نماز کی کیفیت کو پہچاننا، نماز میں جو باتیں فرض ہیں انہیں اس طرح جاننا کہ سنتوں سے تمیز کر سکے اور اعتقاد رکھنا کہ یہ نماز فرض ہے تاکہ فرض کے ساتھ نفل نہ پڑھے۔

marfat.com

ارکان نماز

ان مذکورہ بالا باتوں میں سے چار چیزیں نماز کے ارکان (فرض) ہیں۔

(۱) قیام (۲) قراءت (۳) سجدہ (۴) آخری قعدہ

ان میں سے بعض آغازِ نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں ہیں اور یہ وہ ہیں جو نماز سے باہر (پہلے) ہیں اور باقی باتیں نماز کے صحیح رہنے کے لیے شرط ہیں۔

کس چیز پر نماز جائز ہے

ایسے نمدے پر نماز پڑھنا جائز ہے جس کا اوپر والا حصہ پاک اور نچلا حصہ ناپاک ہو ایسے پاک کپڑے پر نماز پڑھنا بھی صحیح ہے جو اندر سے ناپاک ہو جبکہ سلا ہوا نہ ہو کپڑے کے پاک کنارے پر نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ اس کی حرکت سے ناپاک کنارہ حرکت کرے صحیح قول یہی ہے۔ اگر پگڑی کا ایک کنارہ ناپاک ہو گیا اور اسے نیچے ڈال دیا جبکہ پاک حصے کو سر پر رکھا اور اس کی حرکت سے ناپاک حصہ حرکت نہیں کرتا تو نماز جائز ہے اور اگر حرکت کرے تو جائز نہیں۔

جس شخص کو نجاست دور کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو اسی کے ساتھ نماز پڑھ لے اور اس نماز کا لوٹانا (واجب) نہیں۔

جس شخص کو نجاست دور کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو اسی کے ساتھ نماز پڑھ لے اور اس نماز کا لوٹانا (واجب) نہیں۔

جس آدمی کو ستر ڈھانپنے کے لیے کچھ نہ ملے یہاں تک کہ ریشمی کپڑا یا گھاس یا کیچڑ بھی نہ ملے تو اس پر نماز کا لوٹانا واجب نہیں۔

اگر اسے (کوئی کپڑا وغیرہ) مل جائے اگرچہ کسی کی طرف سے مباح کیا جائے اور اس کا چوتھا حصہ پاک ہو تو ننگے ہو کر نماز پڑھنا صحیح نہیں اگر چوتھے حصے سے کم پاک ہو تو اختیار ہے۔

پورے ناپاک کپڑے میں نماز پڑھنا برہنہ پڑھنے سے بہتر ہے اگر وہ چیز (کپڑا وغیرہ) پائے جس سے بعض ستر کو ڈھانپ سکتا ہے تو اس کا استعمال واجب ہے۔ اور اگلے پچھلے ستر

marfat.com

کوڈھانپ لے اگرصرف ایک سترڈھانپا جاسکتا ہوتو کہا گیا ہے کہ پچھلے حصہ کوڈھانپے اور ایک قول یہ ہے کہ اگلے حصے کوڈھانپے۔

ننگے آدمی کا بیٹھ کر اشارے کے ساتھ اور پاؤں قبلہ رُخ پھیلا کر نماز پڑھنا مستحب ہے اگر کھڑا ہو کر رکوع اور سجدے کے ساتھ پڑھے تو بھی جائز ہے۔

قابل ستر اعضاء

مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں کی انتہاء (نیچے) تک ہے۔

لونڈی اس پر پیٹ اور پیٹھ کا اضافہ کرے۔

آزاد عورت کا تمام بدن ماسوائے چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے، ستر ہے۔

کچھ دیگر آدابِ نماز

ستر کے اعضاء میں سے کسی عضو کا چوتھا حصہ ننگا ہونا نماز کے صحیح ہونے کو روکتا ہے اور اگر ستر کے مختلف اعضاء میں سے متفرق جگہیں ننگی ہوں اور وہ تمام جگہیں کھلنے والے اعضاء میں سب سے چھوٹے عضو کے چوتھے حصے تک پہنچتی ہیں تو نماز کی صحت میں رکاوٹ ہوگی ورنہ نہیں۔

جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو یا سواری سے اتر نہ سکتا ہو یا اسے دشمن کا خوف ہو تو اس کا قبلہ وہی ہے جس طرف وہ قادر ہو اور اسے امن حاصل ہو جس شخص پر قبلہ مشتبہ ہو جائے اور اس کے پاس کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو وہ غور وفکر کرے اور اگر غلطی ہو جائے تو اس پر نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے اگر نماز کے اندر غلطی کا علم ہو جائے تو رُخ پھیر لے اور اسی پر بنا کرا اگر سوچ و بچار کے بغیر نماز شروع کی پھر فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے صحیح رُخ اختیار کیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر نماز کے اندر معلوم ہوا کہ یہ سمت صحیح ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی جیسے صحیح رُخ پر ہونے کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اور اگر ایک

marfat.com

جماعت نے سوچ وبچار کیا لیکن امام کے حال سے لاعلم رہے تو ان کے لیے یہی کافی ہے۔

واجباتِ نماز

نماز میں اٹھارہ چیزیں واجب ہیں۔

(۱) سورہ فاتحہ کا پڑھنا (۲) فرض نماز کی دو غیر مقرر رکعتوں اور وتروں اور نفلوں کی تمام رکعتوں میں ایک (چھوٹی) سورت یا تین آیات ملانا۔ (۳) قراءت کے لیے پہلی دو رکعتوں کا تعین کرنا۔ (۴) سورہ فاتحہ کو سورت سے مقدم کرنا۔ (۵) سجدے میں ناک کو پیشانی کے ساتھ ملانا۔ (۶) ہر رکعت میں کسی دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے سے پہلے دوسرا سجدہ کرنا۔ (۷) ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا۔ (۸) پہلا قعدہ۔ (۹) اس میں تشہد کا پڑھنا، صحیح قول کے مطابق یہی ہے۔ (۱۰) آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔ (۱۱) تشہد کے بعد کسی تاخیر کے بغیر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا۔ (۱۲) لفظ "السلام علیکم" کہنا (۱۳) وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۴) عیدین کی تکبیریں پڑھنا۔ (۱۵) ہر نماز کو شروع کرنے کے لیے لفظ تکبیر کا تعین صرف عیدین کی نماز کے لیے نہیں۔ (۱۶) عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر۔ (۱۷) فجر نیز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اگر چہ قضاء ہوں، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان میں وتر نماز میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا۔ (۱۸) ظہر اور عصر (کی تمام رکعتوں) میں نیز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں کے بعد اور دن کے نفلوں میں آہستہ قراءت کرنا۔

مسئلہ جہری نمازوں میں تنہا پڑھنے والے کو اختیار ہے۔ جس طرح رات کو نفل پڑھنے والا مختار ہے۔

مسئلہ: اگر عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت چھوڑ دی تو دوسری دو رکعتوں میں فاتحہ سمیت بلند آواز سے پڑھے اور اگر سورہ فاتحہ کو چھوڑ دیا تو دوسری دو رکعتوں میں اس کا تکرار

marfat.com

نہ کرے۔

نماز کی سنتیں

نماز کی سنتیں اکاون ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے لیے مرد کا کانوں کے برابر اور آزاد عورت کا کاندھوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھانا۔(۲) انگلیوں کو کھلا رکھنا۔(۳) مقتدی کا اپنی تکبیر تحریمہ کو امام کی تکبیر تحریمہ سے ملانا۔(۴) مرد کا دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر ناف کے نیچے رکھنا۔ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا اندرونی حصہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر اس طرح رکھے کہ چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ کلائی پر گھیرا باندھے۔(۵) عورت کا اپنے ہاتھ کو گھیرا باندھے بغیر سینے پر رکھنا۔(۶) ثنا پڑھنا۔(۷) قراءت کے لیے ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم'' پڑھنا(۸) ہر رکعت کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھنا۔(۹) آمین کہنا۔(۱۰) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔(۱۱) ان سب کو آہستہ کہنا۔(۱۲) تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو جھکائے بغیر سیدھا کھڑا ہونا۔(۱۳) امام کا بلند آواز سے تکبیر کہنا۔(۱۴) ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہنا۔(۱۵) قیام کی حالت میں چار انگلیوں کا اندازہ قدموں کو کشادہ رکھنا۔(۱۶) جو سورت ملائی جائے وہ فجر اور ظہر کی نماز میں طوال مفصل سے، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل سے اور مغرب میں قصار مفصل سے ہو اگر نمازی مقیم ہو اگر مسافر ہو تو جو سورت چاہے پڑھے۔(۱۷) صرف فجر کی نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا۔(۱۸) رکوع کی تکبیر ۔(۱۹) کم از کم تین بار تسبیح کہنا۔(۲۰) (حالت رکوع میں) گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا۔(۲۱) انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔ عورت کشادہ نہ کرے۔ (۲۲) پنڈلیوں کو کھڑا کرنا۔(۲۳) پیٹھ کو بچھا دینا۔(۲۴) سر کو سرین کے برابر رکھنا۔(۲۵) رکوع سے اٹھنا۔(۲۶) اس کے بعد مطمئن ہو کر کھڑا ہونا۔(۲۷) سجدہ کرنے کے لیے پہلے گھٹنوں، پھر

marfat.com

ہاتھوں اور پھر چہرے کو رکھنا۔(۲۸) اور اٹھنے میں اس کا الٹ کرنا۔(۲۹) سجدے سے اٹھنے کے لیے تکبیر کہنا۔(۳۰) سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہونا۔(۳۱) (سجدے میں کم از کم) تین بار تسبیح کہنا۔(۳۲) مرد کا اپنے پیٹ کو رانوں سے، کہنیوں کو پہلوؤں سے اور بازوؤں کو زمین سے الگ رکھنا۔(۳۳) عورت کا جھک جانا اور پیٹ کو رانوں سے ملا لینا۔(۳۴) قومہ کرنا۔(۳۵) دو سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا۔(۳۶) دو سجدوں کے درمیان حالت تشہد کی طرح ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔(۳۷) بائیں پاؤں کو بچھانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا۔(۳۸) عورت کا تورک کرنا۔(تورک کا مطلب یہ ہے کہ سیرین پر بیٹھ کر بائیں ٹانگ کو دائیں ران کے نیچے سے نکال کر دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال لیں)(۳۹) صحیح قول کے مطابق شہادت کے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا نفی کے وقت اٹھائے اور اثبات کے وقت رکھ دے۔(نقشبندی حضرات انگلی سے اشارہ نہیں کرتے)(۴۰) پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعات میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔(۴۱) آخری قعدہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا۔(۴۲) قرآن وسنت کے الفاظ سے مشابہ کلمات کیساتھ دعا مانگنا لوگوں کے کلام سے مشابہ کلمات سے نہ مانگے۔(۴۳) سلام پھیرتے ہوئے دائیں بائیں متوجہ ہونا۔(۴۴) دونوں سلام پھیرتے وقت امام کا مردوں، محافظ فرشتوں اور نیک جنوں کی نیت کرنا یہ زیادہ صحیح بات ہے۔(۴۵) مقتدی کا امام کی جہت میں اس کی نیت کرنا اگر اس کے بالکل پیچھے ہو تو دنوں سلاموں میں اس کی نیت کرے اور اس کے ساتھ ساتھ قوم، محافظ فرشتوں اور نیک جنوں کی نیت بھی کرنا۔(۴۶) منفرد آدمی کا صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔(۴۷) پہلے سلام کو دوسرے سے پست رکھنا۔(۴۸)(مقتدی کا اپنے) سلام کو امام کے سلام سے ملانا۔(۴۹) دائیں طرف سے ابتداء کرنا۔(۵۰) مسبوق کا امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔(۵۱)

marfat.com

نماز کے مستحبات

(۱) نماز کے مستحبات سے ہے کہ مرد تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو آستینوں سے باہر نکالے۔

(۲) نمازی قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، رکوع کی صورت میں قدم کی پشت پر، سجدے کی حالت میں ناک کے کنارے پر بیٹھنے کی حالت میں اپنی گود میں اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھے۔

(۳) جس قدر ممکن ہو کھانسی کو دور کرنا۔

(۴) جمائی کے وقت منہ کو بند رکھنا۔

(۵) ''حی علی الفلاح'' کے وقت کھڑا ہونا۔ اور امام کا (اس وقت نماز) شروع کرنا، جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جائے۔ کیونکہ اذان کے وقت ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کہا جاتا ہے تو اسکی تعمیل کرتے ہوئے نمازی مسجد میں آجاتا ہے اب وہاں بیٹھا ہوگا اور مکبر ''حی علی الفلاح'' کہے گا تو اٹھ کر کھڑا ہوگا اس طرح یہ مکبر کے الفاظ کا عملاً جواب ہوگا اسی طرح تکبیر کے وقت باہر سے آنے والا بھی بیٹھ جائے۔ (طحطاوی علی الراق)

نماز پڑھنے کا طریقہ

بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی۔ وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی۔ تیسری بار اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے تعلیم فرمایئے ارشاد فرمایا جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو

marfat.com

جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔ حدیث۔ صحیح مسلم شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے قرأت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہو لیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات اور بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح سے بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ حدیث۔ صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کر لو پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا۔ حدیث۔ ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح صحیح مسلم میں ہے جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ

marfat.com

آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے آمین کہنے کا پتا اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں ''فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ'' آمین کہی اور اس میں آواز پست کی نیز ابوہریرہ وقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کریں بلکہ چپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۷:۲۰۴) جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

جب کوئی مرد نماز شروع کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو آستینوں سے باہر نکالے پھر ان کو کانوں کے برابر اٹھائے اس کے بعد نیت کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور مدنہ کرے (یعنی اللہ اکبر کی ہمزہ کو نہ کھینچے کیونکہ اس طرح ایک ہمزہ استفہام پیدا ہو کر معنیٰ بگڑ جاتا ہے اسی طرح ''اکبر'' کی باء کو بھی نہ کھینچے) ہر اس ذکر کے ساتھ نماز شروع کرنا صحیح ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو مثلاً ''سبحان اللہ'' اگر عربی سے عاجز ہو تو فارسی میں بھی جائز ہے اور اگر عربی پر قادر ہو تو فارسی میں شروع کرنا صحیح نہیں۔ اصح قول کے مطابق فارسی میں قراءت کرنا بھی صحیح نہیں۔

تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے اور ثناء اس طرح پڑھے:۔

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت

marfat.com

والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

ہر نمازی ثناء پڑھے پھر قرأت کے لیے تعوذ اس طرح کہے:۔

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)

تعوذ آہستہ آواز سے پڑھے اسے مسبوق پڑھے مقتدی نہ پڑھے۔ "اعوذ باللہ" عیدین کی (زائد) تکبیروں کے بعد پڑھے۔ پھر آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھے، ہر رکعت میں صرف سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھے اس کے بعد سورہ فاتحہ اس طرح پڑھے:۔

سورہ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٥ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِیْنَ ٥ (سب خوبیاں اللہ کی جو مالک ہے سارے جہان والوں کا بڑا مہربان بڑی رحمت والا روز جزا کا مالک ہم بس تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا)۔

اور امام و مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں نماز با جماعت میں مقتدی سورۃ فاتحہ نہ پڑھیں۔ پھر قرأت کریں جس میں کوئی سورۃ (سورۃ اخلاص وغیرہ) یا تین آیات پڑھے:۔

marfat.com

قرأت (سورہ اخلاص)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ہ لَمْ يَلِدْ ہ وَلَمْ يُوْلَدْ ہ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہ (تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ اس سورۃ کے علاوہ جو بھی قرآن پاک کی کوئی سورۃ یا آیت یاد ہو پڑھی جا سکتی ہے)۔

اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اطمینان سے رکوع کرے سر کو سرین کے برابر رکھے۔ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے انگلیوں کو کشادہ رکھے اور تین بار یہ تسبیح کہے اور یہ کم از کم (سنت تعداد) ہے جبکہ پانچ یا سات مرتبہ تسبیح کہی جا سکتی ہے:۔

تسبیح رکوع

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ (اے اللہ تو پاک ہے بہت عظمت والا ہے)

اس کے بعد سر اٹھائے اور تسمیع اس طرح کہے:۔

تسمیع

رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھیں۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

جو اس کی حمد کرے اللہ اس کی سنتا ہے

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

سر اٹھائے اور تسمیع کہتا ہوا اطمینان سے کھڑا ہو جائے اگر امام ہے تو "ربنا لك الحمد" (اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے) کہے مقتدی ہو تو صرف "ربنا لك الحمد" کہے اور نماز اکیلا پڑھ رہا ہو تو تسمیع و تحمید دونوں کہے:۔

marfat.com

اگر نماز با جماعت ادا کی جا رہی ہو تو امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا جبکہ مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھے گا۔

پھر سجدے کے لیے جھکتے ہوئے تکبیر کہے اس کے بعد اپنے ہاتھ رکھے پھر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر کو رکھے اور اطمینان سے ناک اور پیشانی کے ساتھ سجدہ کرے اور کم از کم تین بار تسبیح کہے جبکہ پانچ اور سات مرتبہ بھی تکبیر کہی جا سکتی ہے جبکہ نوافل میں کوئی قید نہیں ہے۔

سجدہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (پاک ہے میرے بزرگ و برتر کی ذات) تین مرتبہ کہے اور یہ کم از کم (سنت تعداد) ہے۔ اگر بھیڑ نہ ہو تو پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغلوں سے دور رکھے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ کرے۔ عورت جھک جائے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملا دے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے ہوئے مطمئن ہو کر بیٹھے پھر تکبیر کہے اور مطمئن ہو کر سجدہ کرے اور کم از کم تین بار تسبیح کہے، پیٹ کو رانوں سے دور رکھے بعد ازاں اٹھنے کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھائے لیکن ہاتھوں کے ساتھ زمین پر سہارا نہ لے اور نہ ہی بیٹھے۔

جب مرد دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے انگلیوں کو قبلہ رُخ کرے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے انگلیوں کو کشادہ کرے جبکہ عورت اپنے دونوں پاؤں بائیں طرف رکھ کر بیٹھے۔

تشہد اس طرح پڑھے:۔

marfat.com

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُه' اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُہ' وَرَسُوْلُہ' (تمام عبادتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں سلام اے نبی آپ پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں)۔

دوسری اور آخری رکعت میں سجدے کے بعد دوزانو بیٹھ کر تشہد پڑھنا ہے۔

پہلے قعدہ میں تشہد پر اضافہ نہ کرے۔فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے پھر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اس کے بعد بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود اس طرح بھیجے:۔

درود شریف ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْد'' مَّجِیْد'' ٥ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْد'' مَّجِیْدُ٥

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح درود بھیجا تو نے ہمارے سردار ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اے اللہ

marfat.com

برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اوران کی آل پر جیسے برکت نازل کی تو نے ہمارے سردار ابراہیم اوران کی آل پر' بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھران الفاظ کے ساتھ دعا مانگے جو قرآن وسنت سے مشابہ ہیں:۔

دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًاوَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمَ (اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بے شک تیرے سوا گناہوں کا۔ بخشنے والا کوئی نہیں تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے)۔

یا یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے اللہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا)۔

یا یہ دعا پڑھے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَا ۝ رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب۝

اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا بنا' اے رب ہماری دعا قبول فرما اور مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

marfat.com

اس کے بعد سلام پھیر دیں پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔

نماز شروع کرتے وقت، وتروں میں قنوت کی تکبیر کہتے وقت، عیدین کی زائد تکبیروں کعبۃ اللہ کی زیارت کے، وقت حجر اسود کو چومنے کے وقت، جب صفا اور مروہ پر کھڑا ہو عرفات اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت، جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد اور تمام نمازوں کے بعد والی تسبیح سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگنے کے علاوہ ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

امامت کا بیان

حدیث۔ ابوداؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور قرآ امامت کریں (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا)۔ حدیث۔ ترمذی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ حضور نے فرمایا کہ تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہیت کرتے ہوں (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے۔ حدیث۔ بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ حدیث۔ صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

marfat.com

امامت، اذان سے افضل ہے اور آزاد مردوں کے لیے جماعت سنت ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو غیر معذور مردوں کی امامت کے صحیح ہونے کے لیے چھ شرائط ہیں۔

(۱) اسلام (۲) بلوغت۔ (۳) عقل۔ (۴) مرد ہونا۔ (۵) قراءت۔ (۶) عذروں سے سلامت ہونا مثلاً نکسیر، گفتگو میں فار کلمے کا زیادہ نکلنا، بات کرتے ہوئے تاء کا زیادہ نکلنا، سین کی جگہ ثاء اور راء کی جگہ غین پڑھنا۔ نماز کی کسی شرط کا نہ پایا جانا مثلاً طہارت اور ستر عورت۔

صحتِ اقتداء کی شرط:۔

اقتداء کے صحیح ہونے کے لیے چودہ شرطیں ہیں۔

1:۔ مقتدی کا متابعت کی نیت کرنا جو تکبیر تحریمہ سے ملی ہو۔ (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت امام کی اقتداء کی نیت ہو لیکن بعد میں جماعت میں شامل ہونے والا اسی وقت اقتداء کی نیت کرے)

2:۔ مرد (امام) کا امامت کی نیت کرنا اس کے پیچھے عورتوں کی اقتداء صحیح ہونے کے لیے شرط ہے۔ (اگر امام، عورت کی امامت کی نیت نہیں کرے گا تو وہ جماعت میں شامل نہیں سمجھی جائے گی لہٰذا اگر اس صورت میں وہ مرد کے ساتھ مل کر کھڑی ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر امام نے اس کی نیت کر لی تو اب مل کر کھڑے ہونے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی ہیجڑے کا بھی یہی حکم ہے)

3:۔ امام کا اپنی ایڑیوں کے ساتھ مقتدی سے آگے ہونا۔

4:۔ امام کا مقتدی سے گھٹیا حالت میں نہ ہونا۔

5:۔ امام ایسی فرض نماز نہ پڑھ رہا ہو جو مقتدی کی فرض نماز کے علاوہ ہو۔

marfat.com

6:۔چار رکعت والی نماز میں وقت کے بعد مقیم اور مسبوق ،مسافر کا امام نہ ہو(کیونکہ مسافر وقت پر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو پوری پڑھے گا لیکن سفر کی نماز قضا ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھنا ہوں گی اب چونکہ امام چار رکعتیں پڑھ رہا ہے لہٰذا امام کا پہلا قعدہ مقتدی کا آخری قعدہ ہوگا جو امام کے حق میں واجب ہے لیکن مسافر مقتدی پر فرض ہے مسبوق یعنی جس کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اس کے قعدے کا بھی صحیح علم نہیں ہوسکتا لہٰذا مسافر کی نماز اس کے پیچھے جائز نہیں)

7:۔درمیان میں ایسی نہر نہ ہو جس میں کشتیاں چلتی ہوں۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی (مقتدی)اور امام کے درمیان نہر یا راستہ یا عورتوں کی صف ہو اس کی نماز صحیح نہیں ہوتی)

8:۔اور نہ ایسا راستہ ہو جس میں گاڑیاں گزرتی ہیں۔(مفتٰی بہ قول کے مطابق امام اور مقتدیوں کی صف کے درمیان دو صفوں یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی)

9:۔امام اور مقتدی کے درمیان ایسی دیوار بھی نہ ہو جس سے امام کے (ارکان کی طرف) منتقل ہونے کا مشتبہ ہو جائے اگر سننے یا دیکھنے کی وجہ سے مشتبہ نہیں ہوتا تو صحیح قول کے مطابق اقتداء صحیح ہے۔

10:۔امام سوار اور مقتدی پیدل نہ ہو۔

11:۔امام سے الگ سواری پر سوار نہ ہو۔(کیونکہ اس طرح مختلف ہوگا البتہ ایک سواری پر دونوں سوار ہوں تو مکان کے اتحاد کی وجہ سے اقتداء صحیح ہوگی)

12:۔امام ایک کشتی میں اور مقتدی دوسری کشتی میں نہ ہو جو آپس میں بندھی ہوئی

marfat.com

نہیں۔(اگر دونوں کشتیاں ملی ہوئی نہ ہوں تو وہ دو مکانوں کی طرح ہوں گی اگر ملی ہوئی ہوں تو وہ ایک مکان کی طرح ہوں گی اور نماز جائز ہوگی)

13:۔مقتدی کو امام کے بارے میں کوئی خاص ایسی بات معلوم نہ ہو جو مقتدی کے خیال میں وضو کو توڑنے والی ہے مثلاً خون کا نکلنا یا قے کا آنا کہ اس کے بعد اس نے وضو نہیں لوٹایا۔

مسئلہ:۔وضو کرنے والے کی تیمم کرنے والے کے پیچھے، پاؤں دھونے والے کی مسح کرنے والے پیچھے کھڑے ہوئے کی بیٹھے ہوئے اور کبڑے کے پیچھے، اشارہ کرنے والے کی اپنی مثل کے پیچھے اور نفل پڑھنے والے کی فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتداء صحیح ہے۔

مسئلہ:۔اگر امام کی نماز کا باطل ہونا ظاہر ہو جائے تو وہ نماز کو لوٹائے اور اس پر لازم ہے کہ ممکن حد تک لوگوں کو مطلع کرے کہ وہ اپنی نماز لوٹائیں یہ مختار مذہب ہے۔

جماعت کی معافی

حدیث۔بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔

حدیث۔ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے لئے چالیس دن نماز با جماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک نار سے دوسری نفاق سے ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشاء کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

حدیث۔امام مالک نے ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں

marfat.com

دیکھا بازار تشریف لے گئے راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں پایا انہوں نے کہا رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی فرمایا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔ حدیث۔ سنن ابوداؤ ونسائی وصحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ حدیث۔ ابوداؤ ابن ماجہ باسناد حسن ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیراوی کہ فرماتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ حدیث۔ ابوداؤد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلمفرماتے ہیں عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔ حدیث۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جوان کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔

اٹھارہ چیزوں میں سے ایک کے ساتھ جماعت کی حاضری ساقط ہو جاتی ہے۔

(۱) بارش (۲) سردی (۳) خوف (۴) سخت اندھیرا (۵) قید (۶) اندھاپن (۷) فالج (۸) ہاتھ اور پاؤں کا کٹا ہونا (۹) بیماری (۱۰) چلنے پھرنے سے معذور ہونا (۱۱) سخت کیچڑ (۱۲) شل ہونا (۱۳) بڑھاپا (۱۴) ایسی جماعت کے ساتھ فقہ کا تکرار جس کے اٹھ جانے کا خطرہ ہو (۱۵) کھانے کا حاضر ہونا کہ اس کا دل چاہتا ہو (۱۶) سفر کا ارادہ کرنا (۱۷) کسی مریض کے پاس ٹھہرنا (۱۸) رات کے وقت سخت ہوا کا چلنا، دن کو نہیں۔

مسئلہ: اگر ان عذروں میں سے جن کی وجہ سے جماعت سے پیچھے رہنا جائز ہے کسی عذر کے باعث جماعت میں شامل نہ ہو تو بھی جماعت کا ثواب پائے گا۔

marfat.com

امامت کا استحقاق اور صفوں کی ترتیب

اگر حاضرین میں صاحب خانہ اور مقرر امام نہ ہو اور نہ ہی حکمران ہو تو امامت کا زیادہ حق دار سب سے بڑا عالم ہے پھر سب سے بڑا قاری پھر زیادہ پرہیز گار پھر جس کی عمر زیادہ ہو پھر جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو اس کے بعد وہ جس کی صورت اچھی ہو پھر وہ جس کا نسب زیادہ معزز ہو اس کے بعد وہ جس کی آواز اچھی ہو اور پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ صاف ستھرے ہوں۔ اگر تمام برابر ہوں تو قرعہ اندازی کی جائے یا قوم کو اختیار دیا جائے۔

اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو اس کا اعتبار کیا جائے جس کو زیادہ لوگ پسند کریں اگر انہوں نے اس کو آگے کیا جو زیادہ حق نہیں رکھتا تو انہوں نے برا کیا۔

ان لوگوں کی امامت مکروہ ہے

غلام، اندھے، دیہاتی، ولدزنا، جاہل، فاسق اور بدعتی کی امامت مکروہ ہے، نماز کو لمبا کرنا اور ننگوں نیز عورتوں کی جماعت بھی مکروہ ہے۔ اگر عورتیں ایسا کریں تو ان کی امام درمیان میں کھڑی ہو جیسے ننگوں کی جماعت میں ہوتا ہے۔

ایک آدمی ہو تو امام کی دائیں جانب اور زیادہ لوگ ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں پہلے مرد صفیں باندھیں پھر بچے اس کے بعد ہجڑے اور پھر عورتیں۔

امام فارغ ہو جائے تو مقتدی کیا کرے؟

امام کے فارغ ہونے کے بعد مقتدی پر کیا کام کرنا واجب ہے اور کیا نہیں کرنا چاہیے اگر امام نے مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے پہلے سلام پھیر دیا تو وہ اسے پورا کرے اور اگر رکوع یا سجدے میں مقتدی کے تین بار تسبیح کہنے سے پہلے امام نے سر اٹھا لیا تو اس کی اتباع کرے۔

marfat.com

اگر امام آخری قعدہ سے پہلے بھول کر کھڑا ہو گیا تو مقتدی انتظار کرے اگر مقتدی نے امام کے زائد رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے سلام پھیر لیا تو اس کی فرض نماز فاسد ہو جائے گی ۔(کیونکہ اس نے امام کی اقتداء کرنے کے باوجود ایک رکن یعنی آخری قعدہ تنہا ادا کیا)۔امام کے تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے مقتدی کا سلام پھیرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔(کیونکہ اس صورت میں اس نے امام کی متابعت ترک کر دی تاہم نماز باطل نہ ہوگی)

نماز کو توڑنے والی چیزیں

مندرجہ ذیل چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۱) گفتگو کرنا اگر چہ بھول کر یا غلطی سے ہو۔(۲) ایسے کلمات کے ساتھ دعا مانگنا جو ہماری (دنیوی) کلام سے مشابہ ہو مثلاً یہ کہنا اللہ مجھے کھانا دے وغیرہ۔(۳) سلام کرنے کی نیت سے لفظ سلام کہنا اگر چہ بھول کر ہو۔(۴) زبان یا (ہاتھ سے) مصافحہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا۔(۵) عمل کثیر۔(۶) قبلہ سے سینہ پھیرنا۔(۷) کوئی چیز منہ کے اندر باہر سے لے کر کھانا اگر چہ کم ہو۔(۸) دانتوں کے درمیان جو کچھ (رکا ہوا) ہے اسے کھانا جب وہ (کم از کم) چنے کے برابر ہو۔(۹) (کوئی مشروب) پینا،(۱۰) کسی عذر کے بغیر کھانسنا۔(۱۱) اُف اُف کرنا۔(۱۲) آہ کرنا۔(۱۳) کراہنا۔(۱۴) درد یا مصیبت کی وجہ سے بلند آواز سے رونا (اور دوزخ کے ذکر سے نہیں)۔(۱۵) چھینکنے والے کو ''یرحمك اللہ'' اللہ تجھ پر رحم (فرمائے) کے ساتھ جواب دینا۔(۱۶) شریک باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھنے والے کو

marfat.com

"لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے ساتھ جواب دینا۔ بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا، خوشخبری سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا، تعجب خیز خبر سن کر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا۔ (۱۷) ہر وہ کلام جس کیساتھ جواب دینا مقصود ہو جیسے "یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ" (۱۸) تیمم والے کا پانی دیکھ لینا۔ (۱۹) موزوں پر مسح کرنے والے کی مدتِ مسح کا ختم ہو جانا، (۲۰) موزہ اتار لینا۔ (۲۱) ان پڑھ کا کوئی آیت سیکھ لینا۔ (۲۲) ننگے کو کپڑا مل جانا جو ستر کو ڈھانپ دے۔ (۲۳) اشارے سے نماز پڑھنے والے کا رکوع اور سجدے پر قادر ہو جانا۔ (۲۴) صاحبِ ترتیب کو فوت شدہ نماز یاد آنا۔ (۲۵) ایسے آدمی کو خلیفہ بنانا جو امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ (۲۶) فجر کی نماز میں سورج کا طلوع ہو جانا۔ (۲۷) عیدین کی نماز میں زوال کا وقت داخل ہو جانا۔ (۲۸) جمعہ کی نماز میں وقت عصر کا داخل ہو جانا۔ (۲۹) زخم ٹھیک ہونے پر پٹی کا گر جانا۔ (۳۰) معذور کے عذر کا زائل ہو جانا۔ (۳۱) جان بوجھ کر یا دوسرے کے عمل سے بے وضو ہو جانا۔ (۳۲) بے ہوش ہو جانا۔ (۳۳) پاگل ہو جانا۔ (۳۴) دیکھنے سے جنبی ہو جانا یا احتلام سے۔ (۳۵) مطلق نماز میں جس کی تحریمہ مشترک ہو ایک جگہ میں کسی رکاوٹ کے بغیر قابل شہوت عورت کے ساتھ کھڑا ہونا جب کہ امام اس عورت کی امامت کی نیت کرے۔ (۳۶) جو آدمی بے وضو ہو گیا اس کے کسی ستر کا ننگا ہونا اگر چہ مجبوری سے ہو مثلاً عورت کا اپنے بازوؤں کو ننگا کرنا۔ (۳۷) وضو کے لیے جاتے یا آتے ہوئے قراءت کرنا۔ (۳۸) بے وضو ہونے کے بعد بیداری کی حالت میں ایک رکن کی ادائیگی کے برابر ٹھہرے رہنا۔ (۳۹) قریب پڑے ہوئے پانی سے دوسرے کی طرف گزر جانا۔ (۴۰) بے وضو ہونے کے خیال سے مسجد سے نکل جانا۔ (۴۱) غیر مسجد میں بے وضو ہونے کے گمان میں صفوں سے نکل جانا۔ (۴۲) یہ خیال کرتے ہوئے نماز سے پھر جانا کہ وہ بے وضو ہے یا مسح کی مدت ختم ہو گئی ہے یا اس کے ذمہ کوئی فوت شدہ نماز ہے اس پر نجاست لگی ہوئی ہے، اگر چہ مسجد سے نہ نکلے۔ غیر امام کو لقمہ دینا اس نماز سے کسی دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کے لیے تکبیر

marfat.com

کہنا۔اس وقت نماز فاسد ہوگی جب یہ تمام باتیں تشہد کی مقدار آخری قعدہ بیٹھنے سے پہلے پائی جائیں۔تکبیر میں ہمزے کو کھینچنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

جو کچھ یاد نہیں اسے قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھنا۔

ستر سے ننگا ہونے یا رکاوٹ بننے والی نجاست کیساتھ ایک رکن ادا کرنا یا اتنی دیر ٹھہرنا۔

مقتدی کا امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا جس میں امام شریک نہیں ہوا۔

مسبوق کا سجدہ سہو میں امام کی پیروی نہ کرنا ،قعدہ کرنے کے بعد اصلی سجدہ یاد آجائے تو اسے ادا کرنے کے بعد آخری قعدہ نہ لوٹانا۔

سونے کی حالت میں ادا کیے گئے رکن کو نہ لوٹانا مسبوق کے امام کا آخری قعدہ کے بعد زور زور سے ہنسنا اور جان بوجھ کر بے وضو ہو جانا دو سے زائدہ رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر لینا یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ مسافر ہے،یا یہ نماز جمعہ ہے یا تراویح ہیں حالانکہ وہ عشاء کی نماز تھی یا وہ قریب کے زمانہ میں مسلمان ہوا اور اس کے خیال میں فرض دو رکعتیں ہیں۔

قاری کی لغزش

قاری کا غلطی کرنا نہایت اہم مسئلہ ہے اور یہ چند قواعد پر مبنی ہے جو اختلافات سے پیدا ہوتے ہیں ایسا نہیں جیسے وہم کیا گیا کہ اس سلسلے میں کوئی قاعدہ نہیں جس پر یہ مسئلہ مبنی ہو۔

پس اس میں امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک اصل بات نماز کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں معنیٰ میں نمایاں تبدیلی کا واقعہ ہونا یا نہ (اگر لفظ کے بدلنے سے معنیٰ بدل جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں قطع نظر اس سے کہ جو لفظ پڑھا گیا وہ قرآن میں کسی جگہ ہے یا نہیں) چاہے وہ لفظ قرآن میں موجود ہو یا نہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کے

marfat.com

نزدیک اگر وہ لفظ (جو پڑھا گیا) قرآن میں ہے تو نماز مطلقاً نہیں ٹوٹے گی معنیٰ میں تبدیلی واقع ہو یا نہ ہو۔اور اگر قرآن میں موجود نہ ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ اعراب کا بالکل اعتبار نہیں کرتے۔

نوٹ: محل اختلاف، خطاء اور نسیان کی صورت میں ہے۔قصداً غلط پڑھنے سے تمام کے نزدیک نماز ٹوٹ جائے گی۔جب کہ وہ (الفاظ جو پڑھے گئے) ایسے ہوں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔اگر چہ ارادتاً ایسا کرے۔

پہلا مسئلہ: اعراب میں غلطی اور اس میں مشدد کو مخفف پڑھنا اور اس کا عکس، ممدود کو مقصور پڑھنا اور اس کے خلاف کرنا، مدغم کو ادغام کے بغیر پڑھنا اور اس کا عکس کرنا داخل ہے۔

اگر اس کے ساتھ معنیٰ میں تبدیلی واقع نہ ہو تو بالاجماع نماز فاسد نہ ہوگی جس طرح مضمرات میں ہے اور اگر معنیٰ بدل جائے جس طرح "وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ" میں ابراہیم کو رفع کے ساتھ "ربہ" کو نصب کے ساتھ پڑھنا تو اس صورت میں طرفین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کے قیاس پر نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ وہ اعراب کا اعتبار نہیں کرتے اور اسی پر فتویٰ ہے۔متاخرین مثلاً حضرت محمد بن مقاتل، محمد بن سلام، اسماعیل زاہد، ابوبکر سعید بلخی، ہندوانی، ابن الفضل اور حلوائی رحمہم اللہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اعراب میں غلطی سے نماز مطلقاً نہیں ٹوٹتی۔اگر چہ وہ ان باتوں میں سے ہو جن کا اعتقاد کفر ہے کیونکہ اکثر لوگ اعراب کے طریقوں میں تمیز نہیں کر سکتے اور اعراب کی صحت کا قول اختیار کرنے میں لوگوں کو حرج میں ڈالنا ہے حالانکہ وہ شرعاً اٹھالیا گیا ہے خلاصہ میں یہی طریقہ اختیار کرتے ہوئے (صاحب کتاب نے) فرمایا نوازل میں ہے کہ تمام صورتوں میں نماز نہیں ٹوٹتی اور اسی پر فتویٰ ہے۔

لیکن مناسب بات یہ ہے کہ اس صورت میں ہو جب خطا یا غلطی سے ایسا ہو اور

marfat.com

اسے اس کا علم نہ ہو یا اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا لیکن معنیٰ میں کوئی زیادہ تبدیلی واقع نہیں ہوتی جس طرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى'' میں ''الرحمٰن'' کو منصوب پڑھنا۔

فتویٰ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کے قول پر ہے۔

مشدد کو مخفف پڑھنا جیسے ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ'' یا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ تخفیف کیساتھ پڑھتے تو متاخرین نے فرمایا مختار مذہب کے مطابق بلا استثناء نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ مد اور شد کو چھوڑنا اعرابی غلطی کی طرح ہے جس طرح فتاویٰ قاضی خان میں ہے یہی زیادہ صحیح ہے جس طرح مضمرات میں ہے ذخیرہ میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ یہی زیادہ صحیح ہے جس طرح امیر ابن حاج میں ہے اور تفصیل واختلاف میں مخفف کو مشدد پڑھنے کا حکم وہی ہے جو اس کے بر عکس کا ہے اسی طرح مدغم میں اظہار کرنا یا اس کے الٹ کرنا ہے پس تمام ایک ہی قسم ہیں جسطرح حلبی میں ہے۔

دوسرا مسئلہ: غیر مناسب مقام پر وقف اور ابتداء کرنا اگر اس کے ساتھ معنیٰ نہ بدلے تو متقدمین اور متاخرین کا اجماع ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی اگر معنیٰ بدل جائے تو اس میں اختلاف ہے لیکن فتویٰ ہر حال میں نماز کے نہ ٹوٹنے پر ہے ہمارے عام متاخرین علماء کا یہی قول ہے کیونکہ وقف اور وصل کی رعایت کرنے میں لوگوں بالخصوص نصاب میں یہ بھی ہے کہ اگر تمام قرآن میں وقف ترک کردے تو ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔

کلمات کا توڑنا: لیکن بعض کلمات کو توڑنا جس طرح الحمد للہ پڑھنا چاہتا ہو اور لام یا حاء یا میم پر وقف کردے یا والعدایت پڑھنا چاہے اور سانس ٹوٹ جائے یا باقی بھول جانے کی وجہ سے عین پر وقف کردے پھر پورا کر کے دوسرے کلمہ کی طرف منتقل ہو جائے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز مطلقاً نہیں ٹوٹتی اگرچہ معنیٰ بدل جائے ایسا ضرورت اور عام ابتلاء کی وجہ سے ہے جیسا کہ ذخیرہ میں ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے جس طرح ابواللیث نے ذکر کیا ہے۔

marfat.com

تیسرا مسئلہ: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف رکھنا۔ اگر کلمہ لفظ قرآن سے نہیں نکلا اور اس کے ساتھ مرادی معنیٰ نہیں بدلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی جس طرح کسی نے ''اَنَّ الظّٰلِمُوْنَ'' واؤ رفع کے ساتھ پڑھا، یا ''وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا'' کی جگہ وَمَا دَحٰهَا پڑھا۔

اور اگر اس کے ساتھ کلمہ لفظ قرآن سے نکل جائے لیکن معنیٰ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو طرفین کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹے گی البتہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا اس میں اختلاف ہے، جس طرح ''قَوَّامِیْنَ'' کی جگہ قَیَّامِیْنَ بِالْقِسْطِ پڑھا یا دَیَّاراً کی جگہ دَوَّاراً پڑھا۔

اور اگر لفظ قران سے نہ نکلے اور معنیٰ بدل جائے تو اختلاف اس کے برعکس ہوگا جس طرح ''انتم سامدون'' کی جگہ ''اتنم خامدون'' پڑھا۔

متاخرین کے نزدیک کچھ اور قواعد بھی ہیں لیکن ہم نے اسی پر اکتفا کیا کیونکہ یہ تمام فروع میں جاری ہوتے ہیں بخلاف متاخرین کے قواعد کے۔

تم جان لو! قاری کی لغزش سے متعلق مسائل کو ایک دوسرے پر وہی قیاس کرسکتا ہے جو عربی لغت اور معانی وغیرہ جن کی تفسیر کے لیے ضرورت ہے کا علم رکھتا ہو جیسے منیۃ المصلی اور نہر میں ہے۔

کمال نے زاد الکبیر میں ان کے کلام کی نہایت اچھی تلخیص کی ہے انہوں نے فرمایا اگر غلطی اعراب میں ہو لیکن اس کے ساتھ معنیٰ نہیں بدلا جیسے قَوَّامًا کی جگہ قِوَّامًا کسرہ کے ساتھ پڑھنا ''نعبدُ'' میں بار کے ضمہ کی جگہ فتح پڑھنا، یہ نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

اور اگر معنیٰ بدل جائے جس طرح ''اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا'' میں علما کے ہمزہ پر فتح اور اسم جلالت کی ''ہا'' پر ضمہ پڑھنا تو متقدمین کے قول پر نماز فاسد ہو جائے گی البتہ متاخرین میں اختلاف ہے ابن فضل، مقاتل، ابو جعفر، حلوانی، ابن سلام اور اسماعیل زاہدی رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔

نماز فاسد نہیں ہوتی ان لوگوں کے قول میں وسعت ہے۔

marfat.com

اور اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف رکھ دیا جائے لیکن معنیٰ نہ بدلے جیسے "اَوّاب" کی جگہ اَیَّاب پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

ابو سعید فرماتے ہیں فاسد ہو جائے گی۔

بعض ترکوں اور سوڈانیوں کی قراءت میں اکثر ایسا واقع ہوتا ہے کہ وہ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" کی جگہ "وَیَّاکَ نَعْبُدُ" "ارد کے ساتھ اور" صراط الذین "کو الف لام بڑھا "الصِّرَاطَ الَّذِیْنَ" پڑھتے ہیں۔

فقہاء نے ان دونوں صورتوں میں نماز نہ ٹوٹنے کی وضاحت کی ہے اگرچہ معنٰی بدل جائے مکمل بحث وہاں ہے اسی کی طرف رجوع کیجئے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے بخشش چاہتا ہوں۔

مکروہات نماز

حدیث۔ بزار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم! کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ عزوجل اپنی اس رحمت خاص کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ حدیث۔ صحاح ستہ میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کنکری نہ چھوا گر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔ حدیث۔ مسلم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے اس

marfat.com

کے بعد فرمایا کہ منہ پر ہاتھ رکھ دے۔ حدیث۔ بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید وعمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے اور فرمایا یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ پھر فرمایا کہ جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔ حدیث۔ امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے سب نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ بہت بری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی یارسول اللہ! نماز سے کیسے چرائے گا فرمایا یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے اسی کی مثل دارمی کی روایت میں بھی ہے۔

نمازی کے لیے ستتر (۷۷) چیزیں مکروہ ہیں۔

جان بوجھ کر کسی سنت کو چھوڑ دینا جیسے کپڑے اور بدن کیساتھ کھیلنا، کنکریوں کو الٹ پلٹ کرنا البتہ سجدہ کے لیے ایک بار کر سکتا ہے انگلیوں کو چٹکانا اور انہیں ایک دوسرے میں داخل کرنا، کولہوں پر ہاتھ رکھنا، گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنا جبکہ سینہ کعبہ سے نہ پھر جائے اگر سینہ کعبہ سے پھر جائے اور یہ ایک رکن (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر) کے برابر کعبہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ سرین پر بیٹھ کر گھٹنوں کو کھڑا کرنا (اقعاء) بازوؤں کو بچھا دینا آستینیں چڑھا لینا قمیص پہننے پر قادر ہونے کے باوجود صرف شلوار میں نماز پڑھنا۔

اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا، بلا عذر چوکڑی مار کر بیٹھنا، بالوں کو گوندھنا۔
اعتجار یعنی سر کو رومال سے باندھنا اور درمیان کا حصہ ننگا چھوڑ دینا۔ کپڑے کو لپیٹ لینا، کپڑا لٹکانا (سدل کرنا) کپڑے میں اس طرح داخل ہونا کہ ہاتھوں کو باہر نہ نکالے کپڑے کو دائیں

marfat.com

کاندھے کے نیچے سے لے جا کر اس کے دونوں کنارے بائیں کاندھے پر لٹکا دینا۔ غیر قیام کی حالت میں قراءت کرنا، نفل نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا اور باقی تمام نمازوں میں دوسری رکعت کو پہلی سے لمبا کرنا فرض نماز کی ایک رکعت میں کسی سورت کو دو بار (زیادہ بار) پڑھنا ، پڑھی گئی سورت سے پچھلی سورت پڑھنا۔

دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی دو (چھوٹی) سورتوں کے درمیان ایک سورت کے ساتھ فصل کرنا۔ (قصداً) خوشبو سونگھنا، ایک یا دو بار کپڑے یا پنکھے سے ہوا لینا، سجدہ وغیرہ میں ہاتھوں یا پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ سے پھیر دینا۔ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر نہ رکھنا، جمائی لینا، آنکھوں کو بند رکھنا اور انہیں آسمان کی طرف اٹھانا۔ انگڑائی لینا۔ عمل قلیل، جوں پکڑنا اور اسے مارنا، ناک اور منہ کو ڈھانپنا، منہ میں کوئی چیز رکھنا جو مسنون قراءت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہو پگڑی کے کنارے اور تصویر پر سجدہ کرنا۔

ناک پر کوئی عذر نہ ہونے کے باوجود صرف پیشانی پر سجدہ کرنا، راستہ، حمام، گزرگاہ، قبر اور دوسرے کی زمین میں اس کی مرضی کے بغیر نماز پڑھنا۔ نجاست کے قریب نماز پڑھنا، پیشاب، پاخانے یا ہوا کی شدت کے وقت نماز پڑھنا، اتنی نجاست کے ساتھ نماز پڑھنا جو مانع نہیں ہے۔ مگر جب نماز کے وقت یا جماعت کے نکلنے کا خوف ہو ورنہ ان کو دور کرنا مستحب ہے کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا، ننگے سر نماز پڑھنا جب کہ عاجزی کے طور پر ننگا نہ کیا ہو، کھانے کی موجودگی میں جب اس کی طرف طبیعت کا میلان ہو یا ایسے کام (کے وقت نماز پڑھنا) جو دل کو مشغول رکھتا ہو اور خشوع میں خلل ڈالتا ہو، آیات اور تسبیح کو ہاتھ سے شمار کرنا۔

امام کا محراب میں یا ایسی جگہ اور زمین پر کھڑا ہونا جہاں وہ تنہا ہو۔

ایسی صف کے پیچھے کھڑا ہونا جس میں گنجائش ہو۔ تصویروں والے کپڑے پہننا سر کے اوپر یا پیچھے یا سامنے اور پہلو میں تصویر ہو، البتہ چھوٹی ہو یا سر کٹا ہوا ہو یا غیر ذی روح کی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ نمازی کے سامنے تنور یا چولھا ہو جس میں چنگاریاں ہوں یا سوئے ہوئے

marfat.com

لوگ ہوں۔ نماز کے دوران پیشانی سے مٹی پونچھنا جو نقصان نہیں دیتی۔ ایسی صورت کو مقرر کر لینا کہ اس کے علاوہ نہیں پڑھے گا۔ البتہ آسانی کے لیے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سے تبرک حاصل کرنے کی خاطر ایسا کرسکتا ہے ایسی جگہ میں سترہ نہ رکھنا جہاں نمازی کے آگے سے (لوگوں کے) گزرنے کا گمان ہو۔

سُترہ

سُترہ اختیار کرنا اور نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو دور کرنا جب (نمازی کو) کسی کے گزرنے کا گمان ہو مستحب ہے کہ سترہ گاڑے جس کی لمبائی ایک گز یا اس سے زیادہ ہو اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو سنت یہ ہے کہ سترہ قریب ہو اور اسے کسی ایک ابرو کے برابر رکھے بالکل اس کے مقابل نہ ہو اگر نصب کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو تو لمبائی میں ایک لکیر کھینچے بعض فقہاء نے فرمایا چاند کی طرح چوڑائی میں کھینچے مستحب تو گزرنے والے کو دور کرنے کا ترک ہے اشارے اور تسبیح کے ساتھ ہٹانے کی اجازت دی گئی ہے لیکن دونوں کو جمع کرنا مکروہ ہے۔

بلند آواز سے قرائت کر کے بھی ہٹا سکتا ہے عورت اشارے کے ساتھ یا دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پیٹھ پر مارنے کے ذریعے بھی ہٹائے اپنی آواز بلند نہ کرے کیونکہ یہ فتنہ ہے نمازی گزرنے والے سے لڑائی بھی نہ کرے اور اس کے بارے میں جو روایت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی ایسا تھا جب نماز میں حرکت جائز تھی اور تحقیق وہ منسوخ ہوگئی۔

نماز توڑنے کے وجوب کے اسباب

یہ فصل ان چیزوں کے بارے میں ہے جن کی وجہ سے نماز کو توڑنا واجب یا جائز ہے یا اس کے علاوہ حکم ہے مظلوم نمازی سے فریاد کرے تو نماز توڑنا واجب ہے ماں باپ میں سے کسی کے بلانے پر واجب نہیں۔

ایک درہم کے برابر چوری پر نماز کا توڑنا جائز ہے اگر چہ کسی دوسرے کا مال ہو

marfat.com

بکریوں پر بھیڑیئے کے خوف سے اندھے کنویں وغیرہ میں گرنے کے خوف سے بھی نماز کا توڑنا جائز ہے۔ جب دایہ کو بچے کی موت کا ڈر ہو تو نماز کا توڑنا جائز ہے ورنہ نماز کو مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ بچے کی طرف متوجہ ہو۔ اسی طرح جب مسافر کو چوروں یا ڈاکوؤں کا ڈر ہو تو وقتی نماز میں تاخیر کرنا جائز ہے۔

وِتر

ابوداؤد و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہے۔ وتر کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا اے قرآن والو وتر پڑھو۔ اور اسی کے مثل جابر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔ حدیث۔ امام احمد ابی بن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور ابوداؤد و ترمذی ام المومنین صدیقہ سے اور نسائی عبدالرحمٰن بن ابزٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔

وتر واجب ہیں اور وہ ایک سلام کیساتھ تین رکعتیں ہیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ کوئی سورت پڑھے پہلی دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھے اور صرف تشہد پڑھے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو ثناء نہ پڑھے۔

اور جب تیسری رکعت میں سورت پڑھ کر فارغ ہو تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھائے پھر تکبیر کہے اور رکوع میں جانے سے پہلے کھڑے ہونے کی حالت میں دعائے قنوت پڑھے اور سارا سال ایسے ہی کرے وتروں کے علاوہ قنوت نہ پڑھے قنوت کا معنیٰ دعا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

marfat.com

الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

مقتدی بھی امام کی طرح دعائے قنوت پڑھے اور جب امام اس مذکورہ بالا دعا کے بعد دوسری دعا پڑھنے لگے تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مقتدی اس کی پیروی کریں اور اس کے ساتھ پڑھیں اور امام محمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کی اتباع نہ کریں البتہ آمین کہیں وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا بِفَضْلِكَ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَفَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّلَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُحْسِنِ الْقُنُوْتَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یا اللہ! ہمیں اپنے فضل سے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت عطا فرما جن کو تو نے ہدایت بخشی اور جن کو تو نے عافیت عطا فرمائی۔ ان کے ساتھ ہمیں بھی عافیت عطا فرما۔ ان لوگوں میں میری نگہبانی فرما اور جو کچھ تو نے عطا فرمایا اس میں ہمیں برکت دے اور

marfat.com

اپنے فیصلے کے شر سے ہمیں محفوظ فرما بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوتا بلاشبہ جس کا تو والی ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے ہمارے سردار حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمت وسلام ہو۔

جو شخص اچھی طرح دعائے قنوت نہ پڑھ سکتا ہو وہ یہ دعا تین بار پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

یا یوں کہے۔ یارب، یارب (اے رب، اے رب) اگر کسی ایسے امام کی اقتداء کرے جو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ قنوت کے وقت خاموش کھڑا رہے یہ زیادہ ظاہر روایت میں ہے اور ہاتھوں کو پہلوؤں میں لٹکا دے جب وتر نماز میں دعائے قنوت بھول جائے اور رکوع میں یا اس سے اٹھتے ہوئے یاد آئے تو قنوت نہ پڑھے اور اگر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت پڑھا تو رکوع نہ لوٹائے اور قنوت کے اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جانے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے۔

اگر امام مقتدی کے قنوت پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے یا اسے شروع کرنے سے پہلے فارغ ہو جائے اور رکوع نکل جانے کا ڈر ہو تو امام کی اتباع کرے اور اگر امام قنوت چھوڑ دے تو مقتدی اسے پڑھے بشرطیکہ رکوع میں امام کے ساتھ شرکت ممکن ہو ورنہ اس کی اتباع کرے اگر مقتدی نے امام کو وتروں کی تیسری رکعت کے رکوع میں پایا تو اس نے قنوت کو پا لیا لہٰذا جو رکعات نکل چکی ہیں ان کو ادا کرتے وقت قنوت نہ پڑھے۔

وتر صرف رمضان المبارک میں با جماعت ادا کیے جائیں رمضان شریف میں جماعت کے ساتھ وتر پڑھنا رات کے آخری حصے میں تنہا پڑھنے سے افضل ہے۔ قاضی خان نے اسے پسند کیا اور فرمایا یہی صحیح ہے البتہ ان کے غیر فقہاء نے اس کے خلاف کو صحیح قرار دیا ہے۔

marfat.com

بیٹھ کرنوافل پڑھنے اور سواری پر نماز کا حکم

حدیث۔صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا۔اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔

حدیث۔مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔چار ظہر سے پہلے اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء اور دو قبل نماز فجر اور رکعات کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے ترمذی ونسائی وابن ماجہ کی روایت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ جوان پر محافظت کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔حدیث۔ابوداؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔حدیث۔بزار نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور محبوب رکھتے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ اسوقت میں حضور کو نماز محبوب رکھتے ہیں فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم ونوح وابراہیم موسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔حدیث۔طبرانی کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ

marfat.com

پر حرام فرمادے گا۔ دوسری روایت طبرانی کی عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے فرمایا جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اسے آگ نہ چھوئے گی۔ حدیث۔ طبرانی کی روایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔ حدیث۔ ترمذی وابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیآت کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت کے باوجود نوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن ایسے شخص کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے مگر عذر کی وجہ سے (ہو تو پورا ثواب ملتا ہے) مختار مذہب کے مطابق تشہد پڑھنے والے کی طرح بیٹھے۔ اصح مذہب کے مطابق (نفل) کھڑے ہو کر شروع کرنے کے بعد بیٹھ کر مکمل کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

سواری پر فرض اور واجب نماز پڑھنا

فرض اور واجب نماز مثلاً وتر اور نذر مانی ہوئی نماز اور وہ نفل نماز جسے شروع کر کے توڑ دیا نماز جنازہ اور اس آیت کا سجدہ جو زمین پر تلاوت کی گئی سواری پر ادا کرنا صحیح نہیں۔ البتہ ضرورت کے تحت جائز ہے مثلاً اترنے کی صورت میں اپنی ذات یا جانور یا کپڑوں کے بارے میں چور کا ڈر ہو۔ درندے کا خوف ہو، جگہ کیچڑ والی ہو، جانور سرکش ہو، سوار ہونے سے عاجز ہو اور سوار کرانے والا کوئی نہ ہو۔ کجاوے میں نماز پڑھنا سواری پر نماز پڑھنے کی طرح ہے۔ سواری چل رہی ہو یا کھڑی ہو اور اگر کجاوے کے نیچے لکڑی رکھ دے حتیٰ کہ زمین پر قرار باقی رہے تو وہ زمین کے قائم مقام ہو جائے گی پس اس میں کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھنا صحیح ہوگا۔

marfat.com

کشتی میں نماز پڑھنا

چلتی ہوئی کشتی میں فرض نماز بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ پڑھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلا عذر صحیح ہے صاحبین فرماتے ہیں کسی عذر کے بغیر (بیٹھ کر پڑھنا) صحیح نہیں یہی بات زیادہ ظاہر ہے عذر، سر کا چکرانا اور نکلنے پر قادر نہ ہونا ہے۔ کشتی میں اشارے کے ساتھ نماز پڑھنا سب کے نزدیک جائز نہیں سمندر کے وسیع پانی میں باندھی ہوئی کشتی جس کو ہوا بہت زیادہ حرکت دیتی ہے چلتی ہوئی کشتی کی طرح ہے ورنہ کھڑی کشتی کی طرح ہوگی اصح بات یہی ہے اور اگر کنارے پر باندھی ہوئی ہو تو سب کے نزدیک اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور کشتی کا کچھ حصہ زمین کے اوپر ٹھہرا ہوا ہو تو نماز صحیح ہوگی ورنہ نہیں مختار مذہب یہی ہے البتہ جب نکلنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے۔

(چلتی ہوئی کشتی میں) نمازی، نماز شروع کرتے ہوئے اپنا رُخ قبلہ کی طرف کرے اور جب نماز کی دوران کشتی (قبلہ سے) پھر جائے تو یہ بھی اپنا رُخ پھیر لے یہاں تک کہ قبلہ رُخ ہونے کی صورت میں نماز مکمل کرے۔

تراویح

تراویح مردوں اور عورتوں کے لیے سنت ہیں اور ان کی جماعت سنت کفایہ ہے تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد ہے، وتروں کو تراویح سے مقدم کرنا بھی صحیح ہے اور بعد میں پڑھنا بھی تراویح کی نماز رات کے تہائی یا نصف تک مؤخر کرنا مستحب ہے اس سے زیادہ دیر کرنا مکروہ نہیں ہے یہ صحیح مذہب کے مطابق ہے تراویح بیس رکعات ہیں اور ہر چار رکعتوں کے بعد اتنا ہی وقت بیٹھنا مستحب ہے اسی طرح پانچویں تراویح اور وتروں کے درمیان بیٹھنا بھی مستحب ہے صحیح قول کے مطابق رمضان کے مہینے میں ایک بار تراویح میں قرآن پاک ختم کرنا سنت ہے۔

اور اگر قوم تھکاوٹ محسوس کرے تو مختار بات یہ ہے کہ اس قدر پڑھے جس سے وہ متنفر نہ ہوں ہر تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا نہ چھوڑے اگرچہ قوم اکتا جائے یہ مختار مذہب کے مطابق ہے ثناء اور رکوع سجود کی تسبیح بھی نہ چھوڑے اور اگر قوم اکتاہٹ

marfat.com

محسوس کرے تو دعا نہ مانگے اگر تراویح نہ پڑھ سکے تو ان کی قضا تنہا اور جماعت کے ساتھ (کسی صورت میں) نہ کی جائے۔

نماز استخارہ۔ حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ اَوۡ قَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ فَاقۡدُرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاٰجِلِهٖ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ

اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ بجائے هٰذَا الۡاَمۡرَ کے حاجت کا نام لے یا اس کے بعد (ردالمحتار) اَوۡ قَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ میں اَوۡ شک راوی ہے فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ (غنیہ)۔

صلوٰۃ التسبیح۔ اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں، کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ

marfat.com

تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔اگلا، پچھلا، پرانا، نیا، جو بھول کر کیا، اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو، تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو، تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو، تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو، تو عمر میں ایک بار اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے فرماتے ہیں اللہ اکبر کہہ کر سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر یہ پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پندرہ بار پھر اعوذ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسبیع وتحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ مسئلہ۔ اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دیں بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔

marfat.com

مسافر کی نماز

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (۴:۱۰۱)

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے۔

حدیث۔ ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر وسفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں حضور کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت عصر کی اور اسکے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر وسفر میں برابر تین رکعتیں سفر وحضر کسی کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت یعنی نماز عشاء کی دو رکعت۔

کم از کم سفر جس کے ساتھ احکام بدلتے ہیں سال چھوٹے دنوں میں اوسط چال کے ساتھ آرام کے اوقات کیساتھ تین دن کی مسافت ہے۔ آج کل تقریباً 60 میل یا 100 کلومیٹر ہے جبکہ سمندر میں سفر کی موت ایک دن ایک رات ہے۔

پس جو شخص سفر کی نیت کرے وہ چار رکعات فرض میں قصر کرے جب اپنی جائے سکونت کی آبادی اور اس کے ساتھ جو فناء ملی ہوئی ہے، سے گزر جائے۔ اگر فناء ایک کھیتی یا تیر پھینکنے کی مقدار (بستی سے) جدا ہو تو اس سے گزرنا شرط نہیں۔ فناء وہ مکان ہے جو شہر (والوں) کی بہتری (اور ضرورتوں) کے لیے بنایا جاتا ہے مثلاً گھوڑے دوڑانا اور مُردوں کو دفن کرنا۔

marfat.com

سفر کی نیت صحیح ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱) فیصلہ کرنے میں مستقل (حیثیت کا مالک) ہونا۔ (۲) بالغ ہونا۔ (۳) سفر کی مدت (مسافت) تین دن سے کم نہ ہونا یا تقریباً 60 میل/100 کلومیٹر کا سفر۔

پس وہ شخص جو اپنی جائے سکونت کی آبادی سے آگے نہ بڑھا، یا آگے چلا گیا لیکن بچہ تھا یا کسی کے تابع تھا اور اس کے متبوع نے سفر کی نیت نہیں کی مثلاً عورت اپنے خاوند کے ساتھ، غلام اپنے آقا کے ساتھ یا سپاہی اپنے امیر کیساتھ ہو یا اس نے تین دن سے کم (مسافت) کی نیت کی وہ قصر نہ کرے اقامت اور سفر کی نیت اصل سے معتبر ہوگی تابع سے اس کا اعتبار نہ ہوگا اگر متبوع کی نیت کا علم ہو جائے اصح قول یہی ہے۔

قصر ہمارے نزدیک عزیمت ہے اگر کسی مسافر نے چار رکعتیں پوری کریں اور پہلا قعدہ بھی کیا تو اس کی نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی ورنہ نہ ہوگی البتہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتے وقت اقامت کی نیت کر لے تو ہو جائے گی۔

اور اس وقت تک قصر کرتا ہے جب تک اپنے شہر میں داخل نہ ہو یا کسی شہر یا بستی میں نصف مہینہ ٹھہرنے کی نیت کرے اگر اس سے کم (مدت ٹھہرنے) کی نیت کی یا بالکل نیت نہیں کی اور کئی سال وہاں رہا تو وہ قصر کرے ایسے دو شہروں میں اقامت کی نیت صحیح نہ ہوگی جن میں سے کسی ایک میں رات گزارنے کا تعین نہیں کیا خانہ بدوش لوگوں کے علاوہ کسی کے لیے جنگل (اور صحرا) میں، لشکر اسلام کے لیے دارالحرب میں اور باغیوں کا محاصرہ کرتے ہوئے اپنے ملک میں اقامت کی نیت صحیح نہیں۔

اگر مسافر، وقتی نماز میں مقیم کی اقتداء کرے تو صحیح ہے اور وہ چار رکعتیں پوری کرے اور اس کے بعد اقتداء صحیح نہیں اس کے برعکس دونوں صورتوں میں اقتداء صحیح ہے۔

marfat.com

امام کے لیے مستحب ہے کہ کہے "اپنی نماز مکمل کرو بے شک میں مسافر ہوں" اور یہ بات نماز شروع کرنے سے پہلے کہنا مناسب ہے۔

اصح قول کے مطابق مقیم مقتدی مسافر امام کے فارغ ہونے پر باقی نماز میں قراءت نہ کرے سفر اور حضر کی فوت شدہ نماز دو اور چار رکعتوں میں قضا کی جائے۔

اس میں آخری وقت کا اعتبار ہوگا وطن اصلی صرف اس کی مثل کیساتھ باطل ہوتا ہے اور وطن اقامت اپنی مثل کے ساتھ، سفر کے ساتھ اور وطن اصلی کیساتھ باطل ہو جاتا ہے وطن اصلی وہ ہے جہاں کوئی شخص پیدا ہوا یا اس نے شادی کی یا شادی نہیں کی لیکن وہاں سکونت پذیر ہونے کا ارادہ کیا وہاں سے جانے کا ارادہ نہیں کیا اور وطن اقامت وہ ہے جہاں نصف مہینہ یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا محققین نے وطن سکنیٰ کا اعتبار نہیں کیا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔

بیمار کی نماز

حدیث میں ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر "اللہ تعالیٰ کس نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو" (۲:۲۸۶) اس حدیث کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے روایت کیا۔ بزار مسند میں اور بیہقی معرفۃ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت نہ ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔

marfat.com

جب مریض کے لیے مکمل طور پر کھڑا ہونا ناممکن ہو یا سخت درد کی وجہ سے مشکل ہو یا بیماری کے بڑھ جانے اور لمبا ہو جانے کا ڈر ہو تو رکوع و سجود کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے اور جیسے چاہے بیٹھے یہ اصح قول کے مطابق ہے اور جس حد تک ممکن ہو کھڑا ہو اور اگر رکوع و سجود ممکن نہ ہوں تو بیٹھ کر اشارے کے ساتھ پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع کے اشارے سے پست رکھے۔ اگر پست نہ کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ سجدہ کرنے کے لیے اس کے چہرے کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائی جائے اگر ایسا کیا اور ساتھ ساتھ سر کو بھی جھکایا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔

اگر بیٹھنا بھی مشکل ہو جائے تو پیٹھ کے بل یا پہلو پر لیٹ کر اشارہ کرے پہلی صورت زیادہ بہتر ہے سر کے نیچے تکیہ رکھے تاکہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو آسمان کی طرف نہ ہو اگر طاقت ہو تو گھٹنوں کو کھڑا کرنا مناسب ہے تاکہ انہیں قبلہ کی طرف نہ بڑھایا جائے اگر اشارہ کرنا بھی مشکل ہو تو اس وقت تک نماز مؤخر ہو جائیگی جب تک خطاب کو سمجھتا ہے ہدایہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

صاحبِ ہدایہ نے تجنیس اور مزید میں قطعی طور پر فرمایا ہے کہ اگر اشارے سے اس کا عاجز ہونا پانچ نمازوں سے بڑھ جائے تو قضاء ساقط ہو جائے گی اگرچہ خطاب کو سمجھتا ہو۔ قاضی خان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسی کی مثل محیط میں ہے شیخ الاسلام اور فخر الاسلام کے نزدیک یہی مختار ہے ظہیریہ میں کہا گیا ہے کہ یہ ظاہر روایت ہے اور اسی پر فتوٰی ہے خلاصہ میں ہے کہ یہی مختار ہے ینابیع اور بدائع میں اسے صحیح قرار دیا گیا ہے ولوالجی نے بھی اسی کی قطعیت کا قول کیا ہے۔

آنکھ، دل اور ابروؤں کے ساتھ اشارہ نہ کرے اور اگر کھڑا ہونے پر قادر ہو لیکن رکوع اور سجدہ سے عاجز ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اگر (نماز کے دوران) بیماری لاحق ہو

marfat.com

جائے اور سجدے کے ساتھ پڑھ رہا تھا کہ صحیح ہو گیا تو بنا کرے اگر اشارے سے پڑھ رہا تھا تو نہ کرے جو آدمی پانچ نمازوں میں پاگل یا بے ہوش رہا وہ قضا کرے اگر زیادہ ہوں تو نہ کرے۔

نماز اور روزے کا اسقاط

جب مریض مر جائے اور وہ اشارے سے نماز پڑھنے پر بھی قادر نہ تھا تو اس پر وصیت کرنا لازم نہیں اگرچہ نمازیں کم ہوں روزے کا بھی یہی حکم ہے اگر مسافر یا مریض نے روزہ نہ رکھا اور وہ مقیم یا صحت مند ہونے سے پہلے انتقال کر گیا اور اگر وہ ادائیگی پر قادر تھا تو اس پر وصیت کرنا لازم ہے اور یہ اسکے ذمہ باقی ہوگا اسکا ولی اس کے ترکہ کے تہائی حصے سے ہر دن کے روزے اور ہر نماز حتیٰ کہ وتروں کا (بھی) فدیہ نصف صاع گندم یا اس کی قیمت ادا کرے اور اگر اس نے وصیت نہیں کی بلکہ ولی نے اپنی طرف سے ادا کر دیا تو بھی جائز ہے۔

اگر وہ مال جس کی وصیت کی ہے اس عبادت کا پورا فدیہ نہ ہو سکے جو اس کے ذمہ ہے تو یہ مقدار کسی فقیر کو دے پس میت سے اس کا اندازہ ساقط ہو جائے گا پھر فقیر ولی کو ہبہ کرے وہ قبضہ کر کے پھر فقیر کو دے تو اتنا اندازہ مزید ساقط ہو جائے گا پھر فقیر ولی کو دے وہ اس پر قبضہ کر کے دوبارے فقیر کو دے اسی طرح کرتے رہیں حتیٰ کہ جو کچھ نمازیں اور روزے سے میت کے ذمہ ہیں وہ ساقط ہو جائیں چند نمازوں (اور روزوں) کا فدیہ کسی ایک فقیر کو بھی دے سکتا ہے جب کہ کفارہ قسم کا حکم اس کے برعکس ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فوت شدہ نمازوں کی قضاء

فوت شدہ نمازوں اور وقتی نمازوں میں نیز فوت شدہ نمازوں کے درمیان ترتیب ضروری ہے اور تین باتوں میں سے ایک کے ساتھ ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اصح قول کے مطابق مستحب وقت کا تنگ ہو جانا، بھول جانا اور جب وتروں کے علاوہ فوت شدہ نمازیں چھ ہو جائیں، کیونکہ وتر ترتیب کو ساقط کرنے والے امور میں شمار نہیں ہوتے اگرچہ ان کی ترتیب بھی

maarfat.com

لازمی ہے۔

نمازوں کی تعداد کم ہونے سے ترتیب نہیں ٹوٹے گی اور نہ ہی چھ قدیم نمازوں کے بعد کسی نئی نماز کے فوت ہونے سے ترتیب لازم ہوگی ان دونوں (مسئلوں) میں زیادہ صحیح قول یہی ہے۔

اگر کسی شخص نے فوت شدہ نمازیں یاد ہوتے ہوئے فرض نماز پڑھی اگر چہ وتر ہی ہوں تو اس کی فرض نماز فاسد ہوگئی لیکن یہ فساد موقوف ہوگا فوت شدہ نماز کے یاد ہوتے ہوئے اس کے بعد پڑھی جانے والی نمازوں میں سے پانچویں نماز کا وقت نکل جائے تو تمام نمازیں صحیح ہو جائیں گی اس کے بعد فوت شدہ نماز کو قضاء کرے تو یہ باطل نہ ہوں گی۔

اور اگر پانچویں نماز کا وقت نکلنے سے پہلے چھوڑی ہوئی نماز پڑھ لے تو ان پڑھی ہوئی نمازوں کا وصف باطل ہو جائے گا جو فوت شدہ نماز کے یاد ہوتے ہوئے اس سے پہلے پڑھی ہیں اور یہ نمازیں نفل بن جائیں گی جب فوت شدہ نمازیں زیادہ ہوں تو ہر نماز کا تعین ضروری ہوگا پس اگر آسانی چاہتا ہو تو اس طرح نیت کرے کے پہلی ظہر یا آخری ظہر جو اس کے ذمہ ہے۔ دو مختلف تصحیحوں میں سے ایک کے مطابق دو رمضان کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے

جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا شرعی احکام سے لاعلمی کی بنیاد پر اسے معذور سمجھا جائے گا۔

فرض نماز کا پانا

جس کسی شخص نے تنہا فرض نماز شروع کی پھر جماعت کھڑی ہوگئی تو وہ توڑ کر اقتداء کرے اگر اس نے اس نماز کا سجدہ نہ کیا ہو جس کو شروع کیا تھا یا سجدہ کر لیا لیکن وہ چار رکعت والی نماز نہ تھی اور اگر چار رکعت والی نماز میں سجدہ کیا تو دوسری رکعت بھی ملائے تا کہ یہ دو رکعتیں نفل بن جائیں پھر فرض کی نیت سے اقتداء کرے۔

marfat.com

اگر تین رکعتیں پڑھ چکا ہو تو اس نماز کو پورا کرے نفل کی نیت سے اقتداء کرے البتہ عصر کی نماز میں نہ کرے اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تھا اور سجدہ کرنے سے پہلے اقامت کہی گئی تو کھڑے کھڑے سلام پھیر کر اسے توڑ دے یہ اصح قول کے مطابق ہے۔

اگر جمعہ کی سنتیں پڑھ رہا ہو اور خطیب نکل آئے یا ظہر کی سنتوں میں ہو اور اقامت ہو جائے تو دو رکعتوں پر سلام پھیر لے یہ زیادہ بہتر ہے پھر فرض پڑھ کر سنتوں کی قضاء کرے۔

جو آدمی آیا اور امام فرض نماز میں تھا تو وہ اس کی اقتداء کرے سنتوں میں مشغول نہ ہو البتہ فجر کی سنتیں پڑھ لے اگر جماعت کے نکلنے سے بے خوف ہو اگر بے خوف نہ ہو تو (فجر کی سنتیں بھی) چھوڑ دے۔ فجر کی سنتیں صرف اسی صورت میں قضا کی جائیں جب فرضوں کے ساتھ رہ جائیں، ظہر سے پہلے کی سنتیں اپنے وقت پر دو رکعتوں (سنتوں) سے پہلے پڑھے جس نے ظہر کی ایک رکعت (یا دو رکعتیں) جماعت کے ساتھ پائی اس کی نماز با جماعت نہیں ہوئی البتہ اس نے جماعت کی فضیلت حاصل کی ہے تین رکعات پانے والے کے بارے میں اختلاف ہے۔

اگر وقت نکلنے کا خوف نہ ہو تو فرض نماز سے پہلے نفل پڑھے ورنہ نہیں جس شخص نے امام کو رکوع میں پایا پس تکبیر کہہ کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ امام نے (رکوع) سے سر اٹھایا تو اس (مقتدی) نے یہ رکعت نہیں پائی۔

اگر امام نے اس قدر قراءت کی جس سے نماز جائز ہو جاتی ہے لیکن ابھی رکوع نہیں کیا کہ مقتدی رکوع میں چلا گیا اگر امام نے مقتدی کو رکوع میں پا لیا تو نماز صحیح ہو گی ورنہ نہیں۔

مسجد میں اذان ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر وہاں سے نکلنا مکروہ ہے البتہ یہ کہ اس نے دوسری مسجد میں جماعت کرانی ہو اگر تنہا نماز پڑھ کر چلا جائے تو مکروہ نہیں لیکن ظہر اور عشاء میں اس کے نکلنے سے پہلے جماعت کھڑی ہو جائے تو ان دونوں میں نوافل کی نیت سے (امام کی) اقتداء کرے البتہ جو نماز پڑھی ہے اس کی مثل نہ پڑھے۔

marfat.com

سجدہ سہو

بھول کر کسی واجب کو چھوڑنے یا فرض کی ادائیگی میں تاخیر پر تشہد اور سلام کے ساتھ دو سجدے واجب ہیں اگر چہ بار بار چھوڑے اگر جان بوجھ کر چھوڑا تو گناہ گار ہوگا اور نقصان کو پورا کرنے کے لیے نماز کو لوٹانا پڑے گا جان بوجھ کر چھوڑنے (کی صورت) میں سجدہ سہو نہ کرے۔

ایک قول کے مطابق تین باتوں میں (قصداً چھوڑنے پر بھی) سجدہ سہو کرے پہلا قعدہ چھوڑنا پہلی رکعت کا ایک سجدہ نماز کے آخر تک مؤخر کرنا، جان بوجھ کر سوچنا حتیٰ کہ وہ ایک رکن کی مقدار اسے مشغول رکھے۔

سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا سنت ہے اور صرف دائیں طرف سلام پھیرنا کافی ہے یہ اصح قول کے مطابق ہے اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا تو مکروہ تنزیہی ہوگا۔

فجر کی نماز میں سلام کے بعد سورج طلوع ہو جائے اور عصر کی نماز میں اس کا رنگ سرخ ہو جائے یا سلام کے بعد ایسی چیز واقع ہو جائے جو بنا کرنے سے مانع ہے تو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا امام کے بھولنے سے مقتدی پر بھی سجدہ لازم ہے۔ مقتدی کے بھولنے سے (کسی پر) نہیں مسبوق امام کے ساتھ سجدہ کرے پھر باقی ماندہ کو پورا کرنے کے لیے کھڑا ہو۔

اگر چھوٹی ہوئی رکعات کو قضاء کرتے ہوئے مسبوق بھول جائے تو اس کے لیے سجدہ سہو کرے لاحق نہ کرے جمعہ اور عیدین (کی نمازوں) میں امام سجدہ سہو نہ کرے۔

جو شخص فرض نماز میں پہلا قعدہ بھول جائے وہ جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے یہ ظاہر روایت میں ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور مقتدی نفل پڑھنے والے کی طرح ہے وہ لوٹ آئے اگر چہ پوری طرح کھڑا ہو گیا ہو پھر اگر وہ اس حال میں لوٹا کہ قیام کے زیادہ قریب تھا تو سجدہ سہو کرے اور اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب تھا تو اصح قول کے مطابق اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

اگر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد لوٹ آیا تو نماز فاسد ہونے کے بارے میں تصحیح

marfat.com

مختلف ہے اور اگر آخری قعدہ سے بھول جائے تو جب تک (اگلی رکعت کا) سجدہ نہیں کیا واپس لوٹ آئے اور فرض قعدہ میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو یہ نماز نفل ہو جائے گی اگر چاہے تو چھٹی رکعت ملائے اگرچہ عصر کی نماز میں ہو اور فجر کی نماز میں چوتھی رکعت ملائے ان دونوں نمازوں میں مزید رکعت ملانے میں کراہت نہیں یہ صحیح قول کے مطابق ہے۔

اصح قول کے مطابق سجدہ سہو نہ کرے اگر آخری قعدہ کرنے کے بعد کھڑا ہوا تو لوٹ آئے تو تشہد کے بغیر سلام پھیرے اور اگر زائد رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض باطل نہ ہوں گے لیکن اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے تاکہ دو زائدہ رکعتیں نفل بن جائیں اور آخر میں سجدہ سہو کرلے۔

اگر کسی نے دو رکعت نفل کے آخر میں سجدہ سہو کیا تو مستحب یہ ہے کہ اس پر مزید دو رکعتوں کی بنا نہ کرے اگر بنا کرلی تو مختار مذہب کے مطابق سجدہ سہو کا اعادہ کرے۔

جس شخص پر سجدہ سہو تھا اس نے سلام پھیرا اور کسی نے اس کی اقتداء کرلی تو صحیح ہے بشرطیکہ بھولنے والا سجدہ سہو کرے ورنہ نہیں۔

اور سجدہ سہو کرے اگرچہ نماز توڑنے کے لیے جان بوجھ کر سلام پھیرا جب تک قبلہ سے نہ پھرے یا کلام نہ کرے۔

اگر چار یا تین رکعتوں والی نماز میں نمازی نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس نے نماز مکمل کرلی ہے سلام پھیر دیا پھر معلوم ہوا کہ اس نے دو ہی رکعتیں پڑھی تھیں تو نماز کو مکمل کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے۔

اگر دیر تک سوچتا رہا اور سلام نہ پھیرا، یہاں تک کہ اسے (رکعات چھوٹنے) کا یقین ہو گیا تو اگر یہ تفکر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار تھا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔

سجدہ تلاوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ مسئلہ۔ سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں سورہ اعراف کی آخر

marfat.com

آیت اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ (۷:۲۰۶) سورہ رعد میں یہ آیت وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (۱۳:۱۵) سورہ نحل میں یہ آیت وَ لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (۱۶:۴۹) سورہ بنی اسرائیل میں یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا ۝ (۱۷:۱۰۷-۱۰۹) سورہ مریم میں یہ آیت اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا (۱۹:۵۸) سورہ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یعنی یہ آیت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ (۲۲:۱۸) سورہ فرقان میں یہ آیت وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا (۲۵:۶۰) سورہ نمل میں یہ آیت اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَاتُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (۲۷:۲۵:۲۶) سورہ الم تنزیل (سجدہ) میں یہ آیت اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ (۳۲:۱۵) سورہ ص میں یہ آیت فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۳۸:۲۴:۲۵) سورہ حم السجدہ میں یہ آیت وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ (۴۱:۳۷:۳۸) سورہ نجم میں فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا (۵۳:۶۲) سورہ انشقاق میں آیت فَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْھِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ (۸۴:۲۰-۲۱) سورہ اقراء میں آیت وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (۹۶:۱۹)

marfat.com

جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○(۶۲:۹)

اے ایمان والو جب نماز کے لئے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو۔

فضائل روز جمعہ: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اسکی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔ اور مسلم کی دوسری روایت انہیں سے اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے گا۔ حدیث۔ مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ حدیث۔ ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و بیہقی اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت

marfat.com

کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور انتقال فرما چکے ہوں گے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد۔ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔ حدیث۔ ابن ماجہ ابولبابہ بن عبدالمنذ ر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الضحیٰ وعید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (۲) اسی میں زمین پر انہیں اتارا (۳) اسی میں انہیں وفات دی (۴) اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اسوقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے (۵) اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ حدیث۔ بخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے امام مالک وابوداؤد وترمذی ونسائی واحمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ کہتے ہیں میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا۔ انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن

marfat.com

کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انہیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے توریت سے پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے کہا کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے حضور نے تو فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں عبداللہ بن سلام نے کہا کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ حدیث۔ عطا سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے عذاب قبر اور فتنہ قبر سے بچالیا جائے گا اور خدا اسے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لئے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔ حدیث۔ ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (۵:۳) آج میں نے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن

marfat.com

اتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔ حدیث۔ مسلم و ابو داؤد ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔ حدیث۔ طبرانی کی روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور فرماتے ہیں جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے اس کے لئے اسکی دس مثل ہے۔ حدیث۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا (۱) جو مریض کو پوچھنے جائے (۲) جنازے میں حاضر ہو (۳) جمعہ کو جائے (۴) روزہ رکھے (۵) غلام آزاد کرے۔ حدیث۔ مسلم ابو ہریرہ و ابن عمر سے اور نسائی و ابن ماجہ ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔ حدیث۔ فرماتے ہیں جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا اس کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الجعد ضمری سے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے اور ابن خزیمہ و ابن حبان کی ایک روایت میں ہے جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ

marfat.com

منافق ہے اور رزین کی روایت میں ہے وہ اللہ سے بے علاقہ ہے اور طبرانی کی روایت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ منافقین میں لکھ دیا گیا اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے اور ایک روایت میں ہے جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ حدیث۔ صحیح مسلم شریف میں تصدق کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کے لئے معین ہو ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے۔ حدیث۔ صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔ حدیث۔ ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ۔ ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لئے اللہ نے تم پر جمعہ فرض کیا جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ حدیث۔ صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اسکے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی اور اسی کے

قریب قریب ابو سعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی متعدد طریق سے روایتیں آئیں۔حدیث۔طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر و عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اسکے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

جمعہ کی نماز ہر اس شخص پر فرض ہے جس میں سات شرائط پائی جائیں۔

(۱) مرد ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) شہر میں یا جو جگہ شہر کی حد میں داخل ہے اس میں مقیم ہونا۔یہ اصح قول ہے (۴) صحت مند ہونا (۵) ظالم سے پُر امن ہونا (۶) آنکھوں کا سلامت ہونا (۷) پاؤں کا سلامت ہونا۔نماز جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں۔

(۱) شہر یا اس کا مضافات (۲) بادشاہ یا اس کا نائب (۳) ظہر کا وقت اس سے پہلے صحیح نہ ہوگا اور اس وقت کے نکلنے سے نماز جمعہ باطل ہو جائے گی (۴) جمعہ کی نماز سے پہلے ارادتاً وقت میں خطبہ پڑھنا اور ان لوگوں میں سے جن کے ساتھ جمعہ منعقد ہو جاتا ہے کسی کا سننے کے لیے حاضر ہونا۔اگر چہ ایک ہی ہو یہ صحیح قول ہے (۵) عام اجازت (۶) جماعت اور یہ امام کے علاوہ (کم از کم) تین افراد ہیں اگر چہ غلام یا مسافر یا بیمار ہوں۔شرط یہ ہے کہ سجدہ کرنے تک امام کے ساتھ رہیں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو وہ تنہا جمعہ کی نماز پوری کرے اور اگر سجدہ سے پہلے چلے گئے تو جمعہ باطل ہو جائے گا دو مرد اور ایک عورت یا ایک بچہ ہوں تو جمعہ صحیح نہیں ہو غلام اور بیمار کے لیے جائز ہے کہ جمعہ کی امامت کرائیں ہر وہ جگہ جہاں مفتی، امیر اور قاضی ہو جو احکام نافذ کرتا اور حدود قائم کرتا ہو اور اس کے مکانات منیٰ (کی بستی) جتنے شہر ہوں وہ شہر ہے یہ ظاہر روایت میں ہے اگر قاضی یا امیر خود مفتی ہوں تو تعداد پوری کرنے کی ضرورت نہیں خلیفہ یا امیر حجاز کے لیے حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھانا جائز ہے جمعہ کے خطبہ میں صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔

marfat.com

سُنن خطبہ

خطبہ کی اٹھارہ سنتیں ہیں۔

(۱) طہارت (۲) شرمگاہ کا ستر (۳) خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھنا (۴) اقامت کی طرح اذان کا امام کے سامنے ہونا (۵) پھر کھڑا ہونا (۶) تلوار بائیں ہاتھ میں ہو اور اس نے اس کا سہارا لے رکھا ہو لیکن یہ اس شہر میں ہوگا جو غلبے کے ساتھ فتح کیا گیا اور جو علاقہ صلح کے ساتھ فتح ہوا وہاں تلوار کے بغیر (۷) امام کا چہرہ لوگوں کی طرف (۸) خطبہ الحمد للہ کے ساتھ شروع کرنا (۹) اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا جیسے اس کے شایانِ شان ہے (۱۰) کلمہ شہادت کہنا (۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں درود شریف ؐ و نصیحت کرنا، اور قرآن پاک کی کوئی آیت پڑھنا (۱۲) خطبے دو ہوں (۱۳) دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا (۱۴) الحمد للہ کا اعادہ کرنا (۱۵) دوسرے خطبہ کے شروع میں ثنا اور درود شریف پڑھنا (۱۶) اس (دوسرے خطبہ) میں تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش کی دعا کرنا (۱۷) قوم کو خطبہ سنائی دے (۱۸) طوال مفصل کی کسی صورت کے مطابق مختصر خطبہ پڑھنا۔ خطبہ لمبا کرنا اور کسی سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

جمعہ کے لیے پہلی اذان ہوتے ہی سعی کرنا اور خرید و فروخت چھوڑ دینا واجب ہے یہ اصح قول ہے جب امام (خطبہ کے لیے) نکل آئے تو نماز پڑھی جائے نہ گفتگو کی جائے نہ سلام کا جواب دیا جائے اور نہ چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کیساتھ جواب دیا جائے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے خطبہ میں موجود لوگوں کے لیے کھانا پینا، کھیلنا اور ادھر ادھر دیکھنا مکروہ ہے خطیب جب منبر پر بیٹھ جائے تو قوم کو سلام نہ کہے۔

جمعہ کی اذان کے بعد جب تک نماز جمعہ نہ پڑھ لے شہر سے باہر جانا مکروہ ہے جس

marfat.com

آدمی پر جمعہ فرض نہیں اگر وہ پڑھ لے تو وقتی نماز اسکی طرف سے ادا ہو جائے گی جو شخص بغیر عذر کے جمعے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھے وہ حرام کام کا مرتکب ہوا پھر اگر جمعہ کے لیے جائے اور امام جمعہ پڑھا رہا ہو تو ظہر کی نماز باطل ہو جائے گی اگرچہ وہ (جمعہ کو) نہ پائے۔

معذور اور قیدی کے لیے جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز با جماعت ادا کرنا مکروہ ہے جو شخص امام کو تشہد یا سجدہ سہو میں پائے وہ جمعہ کی نماز مکمل کرے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

عیدین کی نماز

ح تو اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ (۲:۱۸۵) روزہ ے) ماؤں کا ریا کرو اور اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور فرماتا ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۲:۱۰۸) اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

حدیث۔ اصبہانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب برات۔ حدیث۔ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور طاق ہوتیں۔ حدیث۔ صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے حضور کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔

اصح قول کے مطابق عیدین کی نماز ان لوگوں پر واجب ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہے خطبہ کے سوا اس کی تمام شرائط وہی ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں عید کی نماز خطبہ کے بغیر بھی صحیح ہو جاتی ہے لیکن گناہ ہوگا جیسے اس کو نماز سے پہلے پڑھنا گناہ ہے۔

عید الفطر میں تیرہ باتیں مستحب ہیں۔

marfat.com

نمازعید سے پہلے کچھ کھانااور یہ طاق عدد کھجوریں ہوں۔ غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، عمدہ کپڑے پہننا، اگر صدقہ فطر واجب ہوتو ادا کرنا، خوشی اور سرور کا اظہار کرنا، طاقت کے مطابق کثرت سے صدقہ دینا، سویرے سویرے جاگنا عیدگاہ کی طرف جلدی جانا۔

صبح کی نماز محلے کی مسجد میں پڑھنا پھر آہستہ آہستہ تکبیر کہتے ہوئے پیدل چل کر عید گاہ کی طرف جانا ایک روایت کے مطابق عید گاہ میں پہنچے تو تکبیر ختم کر دے اور دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرے تو بند کر دے، دوسرے راستے سے واپس لوٹنا عید کے دن نماز عید سے پہلے عید گاہ اور گھر دونوں میں اور نماز کے بعد عید گاہ میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے جمہور کے نزدیک مختار بات یہی ہے عید کی نماز صحیح ہونے کا وقت ایک یا دو نیزے سورج بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔

نمازِ عید کا طریقہ

عیدین کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ نماز عید کی نیت کرے پھر تکبیر تحریمہ کہے اس کے بعد ثناء پڑھے اور تین زائد تکبیریں کہے ان میں سے ہر ایک کے لیے ہاتھ اٹھائے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھے اس کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے مستحب یہ ہے کہ وہ ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی'' ہو پھر رکوع کرے۔

جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو، تو پہلے بسم اللہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے مستحب یہ ہے کہ وہ سورہ غاشیہ ہو اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے پہلی رکعت کی طرح یہاں بھی ہاتھ اٹھائے دوسری رکعت کی تکبیروں کو قراءت میں مقدم کرنے سے یہ بہتر ہے تاہم اگر مقدم کر لیا تو بھی جائز ہے۔

نماز کے بعد امام دو خطبے دے اور ان میں صدقہ فطر کی تعلیم دے اور جو شخص امام کیساتھ عید کی نماز نہ پڑھ سکے وہ قضا نہ کرے عذر کی وجہ سے یہ نماز صرف دوسرے دن تک

marfat.com

مؤخر کی جاسکتی ہے۔

عیدالاضحیٰ کے احکام عیدالفطر کی طرح ہیں البتہ اس میں نماز پڑھنے تک کھانے میں تاخیر کرے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہے (امام) خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تشریق کی تکبیر سکھائے عیدالاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے تین دن تک مؤخر کی جاسکتی ہے عرفات میں وقوف کرنے والوں سے تشبیہ اختیار کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

نویں ذوالحجہ کی فجر سے عید کی عصر تک ہر فرض نماز جو مستحب جماعت کے ساتھ ادا کی گئی کے فوراً بعد ایک بار تکبیر تشریق کہنا شہر میں مقیم امام اور مقتدیوں پر واجب ہے چاہے مقتدی مسافر غلام یا عورت ہی کیوں نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک ہے۔

صاحبین فرماتے ہیں تمام فرض نمازوں کے بعد ہر نمازی پر واجب ہے چاہے وہ اکیلا ہو مسافر ہو یا دیہاتی ہو نویں ذوالحجہ کے پانچویں دن (یعنی تیرہویں ذوالحجہ) کی عصر تک کہے اسی پر عمل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے عیدین کی نمازوں کے بعد تکبیر کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

گہن کی نماز کا بیان

حدیث۔ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام ورکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی کی موت وحیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا ولیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر کرو دعا واستغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔ حدیث۔ نیز انہیں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم نے

marfat.com

حضور کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں عرض کی کیوں یارسول اللہ! فرمایا کہ کفر کرتی ہیں عرض کی گئی اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے کہے گی میں نے کبھی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔ حدیث۔ سنن اربعہ میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں حضور نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قرأت آہستہ کی۔

نماز استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (۴۲:۳۰) تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔ یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے لہٰذا ایسی حالت میں کثرت استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرمادیتا ہے ورنہ اگر سب باتوں پر مواخذہ کرے تو کہاں ٹھکانا۔ فرماتا ہے۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ (۳۵:۴۵) اگر لوگوں کو انکے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔ اور فرماتا ہے۔ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (۷۱:۱۰تا۱۲) اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے موسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ دے گا اور تمہیں نہریں دے گا۔

marfat.com

حدیث۔ابن ماجہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔حدیث۔سنن اربعہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لئے تشریف لے گئے تواضع وخشوع وتضرع کے ساتھ۔حدیث۔ ابوداؤد نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں لوگوں نے حضور کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی حضور نے منبر کے لئے حکم فرمایا منبر عید گاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اسوقت حضور تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینہ اپنے وقت سے موخر ہوگیا اور اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کرلیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اس کے بعد فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی۔پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور حضور ابھی مسجد تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہ گئے۔حدیث۔صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت

marfat.com

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے طلب باراں کرتے عرض کرتے اے اللہ! تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا۔ اب ہم تیری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عم مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش ہوتی یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں حضور آگے ہوتے اور ہم حضور کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور کے چچا کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور سے ہے صورۃً میسر نہیں تو معنیً۔

نماز خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۲:۲۳۹)

اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسا اس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے اور فرماتا ہے:

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا

marfat.com

وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰباً مَّوْقُوْتًا (۴-۱۰۲-۱۰۳)

اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور انہیں چاہئے کہ اپنے ہتھیار لئے ہوں پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کرلیں تو وہ تمہارے پیچھے ہوں اور اب دوسرا گروہ آئے جس نے تمہارے ساتھ نہ پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ پڑھے اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ۔ تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تمہیں مینہ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو مگر پناہ کی چیز لئے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ تو نماز حسب دستور قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔

حدیث۔ ترمذی ونسائی میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عسفان وضجنان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان کے لئے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری اور وہ نماز عصر ہے لہٰذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کر دو۔ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لئے کھڑا رہے تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی یعنی حضور کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں

marfat.com

پہنچے ایک سایہ دار درخت حضور کے لئے چھوڑ دیا اس پر حضور نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا نہ اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا۔ فرمایا اللہ صحابہ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی اس کے بعد اذان ہوئی حضور نے ایک گروہ کے ساتھ رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور کے ساتھ۔

احکام جنازہ

جو شخص قریب المرگ ہو اسے دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ رُخ کیا جائے پیٹھ کے بل لٹانا بھی جائز ہے البتہ اس کا سر تھوڑا سا اٹھایا جائے کسی قسم کی آہ وزاری کے بغیر اس کے پاس کلمہ شہادت کی تلقین کی جائے لیکن اسے پڑھنے کے لیے نہ کہا جائے اور نہ روکا جائے قبر میں (رکھنے کے بعد) بھی تلقین جائز ہے بعض نے کہا کہ تلقین نہ کی جائے اور بعض کا قول ہے کہ نہ اس کا حکم دیا جائے اور نہ روکا جائے۔

مرنے والے شخص کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کے پاس جائیں اور سورہ یٰسین کی تلاوت کریں سورہ رعد کا پڑھنا (بھی) نہایت اچھا ہے قریب المرگ کے پاس سے حیض اور نفاس والی عورت کو نکالنے کے بارے میں اختلاف ہے جب وہ مر جائے تو اس کے جبڑے باندھے جائیں اور آنکھیں بند کی جائیں آنکھیں بند کرنے والا کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ
بِلِقَاءِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ

marfat.com

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر، یا اللہ! اس پر اس کا معاملہ آسان کر دے اور بعد کے معاملات بھی آسان فرما دے اسے اپنی ملاقات کا شرف عطا فرما اور جس کی طرف یہ جارہا ہے اس کے لیے اس سے بہتر بنا جس کو چھوڑ کر جارہا ہے۔

میت کے پیٹ پر لوہا رکھا جائے تاکہ پھول نہ جائے اور اس کے ہاتھ پہلوؤں میں رکھے جائیں جب تک غسل نہ دیا جائے اس کے پاس قرآن پاک پڑھنا مکروہ ہے لوگوں میں اس کی موت کا اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس کی تجہیز میں جلدی کی جائے جونہی اسکی موت واقع ہو اسے تختے پر لٹایا جائے جسے طاق مرتبہ دھونی دی گئی ہو اور جیسے بھی اتفاق ہو اسے رکھا جائے اس کی شرمگاہ کو ڈھانپا جائے اور پھر کپڑے اتارے جائیں اور وضو کرایا جائے البتہ اتنا چھوٹا ہو کہ نماز کی سمجھ نہ رکھتا ہو تو وضو نہ کرایا جائے اور وضو میں کلی بھی نہ کرائی جائے اور ناک میں پانی بھی نہ ڈالا جائے البتہ جنبی ہو تو ایسا کیا جائے پھر میت پر بیری کے پتوں یا اشنان سے جوش دیا ہوا پانی بہایا جائے ورنہ خالص پانی ڈالا جائے اس کا سر اور داڑھی خطمی سے دھوئے جائیں۔

پھر اسے پہلو پر لٹا کر غسل دیا جائے یہاں تک کہ پانی اس کی نچلی طرف پہنچ جائے پھر دائیں پہلو پر اسی طرح لٹایا جائے پھر اسے سہارا دیتے ہوئے بٹھایا جائے اور (غسل دینے والا) اس کے پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرے اگر کچھ نکلے تو اس (جگہ) کو دھو ڈالے دوبارہ غسل نہ دے پھر کسی کپڑے کے ساتھ خشک کیا جائے اور اس کی داڑھی اور سر پر حنوط (خوشبو) لگائی جائے اور سجدے والے اعضاء پر کافور رکھی جائے۔

روایات ظاہرہ کے مطابق غسل میں روئی استعمال نہ کی جائے نہ ناخن اور بال کاٹے جائیں اور نہ اس کے بالوں اور داڑھی میں کنگھی کی جائے۔

بیوی اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے بخلاف خاوند کے کہ وہ ام ولد کی طرح ہے وہ

marfat.com

بھی اپنے مالک کو غسل نہیں دے سکتا۔

اگر مردوں کے ساتھ عورت ہو تو وہ کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائیں جس طرح اس کے بر عکس صورت میں ہوتا ہے اگر عورت کا کوئی محرم ہو تو کپڑے کے بغیر تیمم کرائے ظاہر روایت کے مطابق خنثی مشکل کو بھی تیمم کرایا جائے۔

مرد اور عورت (دونوں) کے لیے بچے اور بچی کو غسل دینا جائز ہے جب تک وہ قابل شہوت نہ ہوں میت کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

اصح قول کے مطابق عورت کی تجہیز و تکفین خاوند کے ذمہ ہے اگر چہ تنگ دست ہو جس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا کفن اس شخص کے ذمہ ہے جو اس کے نفقہ کا کفیل ہے اگر وہ شخص بھی نہ ہو جس کے ذمہ اس کا نفقہ ہے تو بیت المال سے خرچ کیا جائے اگر بیت المال دینے سے عاجز ہو یا از روئے ظلم نہ دے تو لوگوں کے ذمہ ہے جو آدمی تجہیز و تکفین پر قادر نہ ہو تو وہ دوسروں سے مانگ سکتا ہے۔

مرد کا سنت کفن، ازار اور لفافہ ہے اور یہ اس طرح کے کپڑے ہوں جنہیں وہ زندگی میں پہنتا تھا، کفن کفایہ ازار اور لفافہ ہے، سفید سوتی کفن افضل ہے ازار اور لفافہ دونوں سر سے قدموں تک ہوں قمیص میں آستین گریباں اور جیب نہ رکھی جائے اور نہ ہی اس کے کناروں کو لپیٹا جائے۔

اصح قول کے مطابق پگڑی باندھنا مکروہ ہے، کفن کو پہلے بائیں اور پھر دائیں طرف سے لپیٹا جائے اور اگر کھلنے کا ڈر ہو تو گرہ لگائی جائے۔

عورت کے سنت کفن میں چہرے کے لیے ایک دوپٹے اور پستان باندھنے کے لیے یک کپڑے کا اضافہ کیا جائے اور کفن کفایہ میں ایک دوپٹہ زیادہ کیا جائے اور اسکے بالوں کی دو مینڈھیاں بنا کر قمیص کے اوپر سینے پر ڈالی جائیں اور اس کے اوپر دوپٹہ ہو جو لفافہ کے نیچے ہونا چاہیے پستان باندھنے والا کپڑا سب سے اوپر ہو میت کو کفن میں داخل کرنے سے پہلے کفن کو

marfat.com

طاق بار (خوشبو کی) دھونی دی جائے کفن ضرورت وہ ہے جو مل جائے۔

نماز جنازہ

میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے اس کے ارکان تکبیریں اور قیام ہے اور اس کی شرائط چھ ہیں (۱) میت کا مسلمان ہونا (۲) اس کا پاک ہونا (۳) آگے ہونا (۴) مکمل میت یا سر سمیت بدن کا نصف یا اکثر حصہ موجود ہونا۔ (۵) نماز پڑھنے والے کا بلا عذر سوار نہ ہونا (۶) میت (کی چارپائی) کا زمین پر ہونا۔ اگر میت بلا عذر چارپائی یا لوگوں کے ہاتھوں پر ہو تو مختار مذہب کے مطابق جائز نہیں۔

نماز جنازہ کی سنتیں چار ہیں امام کا میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا میت مرد ہو یا عورت پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھنا دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا اور تیسری تکبیر کے بعد دعا مانگنا۔

نماز جنازہ کی ترکیب

پہلی تکبیر کے بعد ثناء اس طرح پڑھیں:۔

ثناء

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (پاک ہے تو اللہ! اور سب تعریف تیری ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اس طرح پڑھیں:۔

دُرودِ شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

marfat.com

اٰلِ اِبْـرٰهِيْـمَ اِنَّكَ حَـمِيْـدٌ مَّـجِيْـدٌ (اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیج اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی اور رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے)۔

اور تیسری تکبیر کے بعد دعا اس طرح مانگنی ہے:۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا ۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ۔ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۔

اے اللہ! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر مردہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد اور ہماری ہر عورت کو اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اس کو زندہ رکھ اسلام پر اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو موت دے ایمان پر۔

اس کے علاوہ دعا وہ ہے جو حضرت عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ اللہ سے یاد کی وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ

marfat.com

(ترجمہ) یا اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے معاف کر دے اسے باعزت منزل عطا فرما اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔ اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اسے اس کے گھر سے بہتر گھر اور بہترین اہل عطا فرما دنیوی بیوی سے اچھی بیوی عطا فرما جنت میں داخل فرما، عذابِ قبر اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے یہ ظاہر روایت کے مطابق ہے پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھ نہ اٹھائے اگر امام پانچویں تکبیر کہے تو اس کی اتباع نہ کی جائے بچے کیلئے علیحدہ دعا ہے۔ بچہ اگر نابالغ ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

نابالغ بچے کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ (اے اللہ! بنا دے اس کو ہمارے لیے سامان کرنے والا اور بنا دے اس کو ہمارے لیے اجر والا اور کام آنیوالا اور بنا دے اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والا اور ایسی سفارش جو مقبول ہو)۔

نابالغ بچی کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔ (اے اللہ! بنا دے اس کو ہمارے لیے سامان کرنے والی اور بنا دے اس کو ہمارے لیے اجر والی اور کام آنیوالی اور بنا دے اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی ایسی سفارش جو مقبول ہو)۔

نوٹ:۔ نماز جنازہ والی ثناء، درود شریف اور دعا نہ یاد ہو تو عام نماز میں پڑھی جانے والی ثناء، درود شریف اور دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

marfat.com

فلسفہ نماز

نماز انفرادی اور اجتماعی ترقی کے دروازے کھولتی ہے قرآن مجید میں نماز کو ذری
فلاح قرار دیا ہے ارشاد الٰہی ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلٰوتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ

مومن یقیناً کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں

فلاح کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہے دنیا میں فلاح اچھی اور قابل قد
چیزوں کے حصول پر بولا جاتا ہے اور آخرت میں فلاح لقاء الٰہی سے تعبیر ہوتی ہے چوں کہ فر
کی ترقی قوم کی ترقی پر مقدم ہے اس لیے پہلے فرد کی ترقی پر بحث کی جاتی ہے۔

فرد کی ترقی کے اسباب

انسان کی ترقی کا پہلا ذریعہ اخلاق حسنہ ہے نماز انسان کے اخلاق سنوارنے ک
بہترین ذریعہ ہے قرآن مجید میں آتا ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ

یعنی نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

فرد کی ترقی کا دوسرا سبب فرض شناسی اور احسن طریق سے کام سرانجام دینے کا سبق
دیتی ہے جس طرح سپاہیوں میں فرض شناسی پیدا کرنے کے لیے دن رات کئی دفعہ بگل بجا کر
مقررہ جگہ پر اکٹھا کیا جاتا ہے ان سے پریڈ کرائی جاتی ہے یہ صرف فرض شناسی کا جذبہ
پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے ایک سطح بین شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اجتماعی قواعد کا جنگ سے کیا
تعلق ہے لیکن تجربے اور مشاہدہ نے یہ بات پایہ یقین تک پہنچا دی ہے کہ سپاہیوں کو اجتماعی
پریڈ لڑائی کی تیاری کے لیے نہایت ضروری ہے اسی طرح مسلمانوں کو دن میں پانچ دفعہ مسجد
میں آنے کے لیے اذان دی جاتی ہے کہ وہ تمام کام چھوڑ کر اللہ کے حضور کھڑے ہو جائیں اللہ

marfat.com

کے حضور پانچ دفعہ حاضری انسان کے اندر فرض شناسی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

فرد کی ترقی کا تیسرا سبب ضبط نفس ہے نماز میں اوقات کی پابندی طہارت کی قید جسمانی حرکات خاص دعاؤں اور تسبیحوں کا پڑھنا امام کے ہر فعل کی پوری پوری اطاعت کرنا یہ سب امور انسان کو ضبط نفس کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ سب پابندیاں اور قیود انسان کی اپنی رائے اور خواہشات کو دفن کر دیتی ہیں۔

فرد کی ترقی کا چوتھا سبب وقت کی پابندی ہے نماز کے اوقات مقرر ہیں جن میں نماز ادا کرنی فرض ہے اوقات کا تعین انسان کو پابندی وقت کا عادی بنا دیتا ہے۔

فرد کی ترقی کا پانچواں سبب صحت ہے ضابطہ نماز میں انسان کے لیے حفظان صحت کے اصول مقرر کر دیئے گئے ہیں نماز پڑھنے سے پہلے جسم اور اعضاء کا پاک صاف کرنا ضروری ہے جو انسان کی صحت کے لیے ضروری ہے اسی طرح انسان کی صحت کے اصول سے صبح خیزی بھی بہت ضروری ہے صبح کی نماز اس اصول کو نہایت خوبی سے پورا کرتی ہے۔

فرد کی ترقی کا چھٹا سبب قوت عملیہ کو فعال کرنا ہے ارشاد الٰہی ہے:

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی

اور انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو وہ کوشش کرتا ہے

اسلامی نماز انسان کی قوت عملیہ کو جلا دینے اور حرکت اور فعل میں لانے کا بہترین سبب ہے سستی اور کاہلی کو نماز کے آداب اور شرائط کے منافی قرار دیا ہے ارشاد الٰہی ہے:

لَا یَاتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی

یعنی منافق لوگ نماز میں سستی اور کاہلی کی حالت میں آتے ہیں

کسی فرد کی ترقی کا ساتواں سبب کسی کام میں مواظبت اور دوام اختیار کرنے میں ہے نماز مسلمان کو مواظبت اور دوام اختیار کرنے کا سبق دیتی ہے قرآن مجید میں اقامت

marfat.com

صلوٰۃ کی ایک شرط یہ بیان کی ہے۔

اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلٰوتِهِمۡ دَائِمُوۡنَ

جو اپنی نمازوں کو مداومت کے ساتھ ادا کرتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

احبُّ الۡعَمَلِ اِلَی اللّٰهِ اَدۡوَمه وَاِنۡ قَلَّ

اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

اجتماعی ترقی کے اسباب

اجتماعی ترقی کا پہلا سبب اتحاد ہے ارشاد الٰہی ہے:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا

اور سب کے سب اللہ کی رسی کو پکڑے رکھو اور تفرقہ نہ کرو۔

اتحاد کو برقرار رکھنے کے لیے نماز بہترین ذریعہ ہے جبکہ وہ متحد (باجماعت) ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔

قومی ترقی کا دوسرا سبب مساوات ہے جس قوم میں طبقاتی تقسیم ہو جیسا کہ ہندوؤں میں چار ذاتیں ہیں تو وہ قوم پستی کے گڑھے میں جا گرتی ہے اسلام اس قسم کی طبقاتی تقسیم کو نہ صرف ختم کرتا ہے بلکہ تمام دنیا کی اقوام کو ایک برادری کے دائرہ میں داخل کرتا ہے:

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا۔

مساوات کا کامل نمونہ مسجد میں باجماعت نماز سے ملتا ہے جب ایک امیر قیمتی لباس پہنے ہوئے ایک غریب پھٹے کپڑے پہنے شخص کے دوش بدوش کھڑا ہوتا ہے پھر ایک امیر دوسری یا تیسری صف میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کا سر سجدہ کرتے وقت کسی غریب کے پاؤں کے قریب ہوتا ہے۔

marfat.com

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

قومی ترقی کا تیسرا سبب جذبہ ہمدردی اور اخوت ہے نماز مسلمانوں کے اندر ایک دوسرے سے ہمدردی اور بھائی چارہ کا جذبہ پیدا کرتی ہے سورۃ فاتحہ نماز کی اہم شق ہے جس کے پڑھے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی اس کا آغاز ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے ہوتا ہے یعنی سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے تو اس کا دل روئے زمین کے تمام انسانوں کی ہمدردی سے بھر جاتا ہے اور نمازی صفت ربوبیت کے تحت تمام غرباء کی اعانت کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

قوم کی ترقی کا چوتھا سبب اطاعت امیر ہے ارشاد الٰہی ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے صاحب امر کی۔

نماز مسلمانوں کو اپنے امیر کی اطاعت کرنے کا سبق دیتی ہے مقتدیوں کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے امام کے ہر فعل کی پیروی کریں یہاں تک کہ اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا جاتا ہے یا رکوع سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے یا سجدہ میں پہلے چلا جاتا ہے یا سجدہ سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے تو رسول کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا کہ قیامت کے روز وہ گدھے کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔

قوم کی ترقی کا پانچواں سبب ایک مرکز سے وابستگی ہے جس قوم کا ایک مرکز نہ ہو یا کوئی قوم اپنے مرکز سے علیحدگی اختیار کرے وہ قوم تنزل کی اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتی ہے نماز میں تمام مسلمانوں کو قبلہ رخ کھڑے ہونے کا حکم ہے جس سے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ ان کی ترقی ایک مرکز سے وابستگی میں ہے۔

marfat.com

شش کلمات

اول کلمہ:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ:۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں معبود اللہ تعالیٰ کے سوا، وہ اکیلا ہے کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور ہر طاقت اور قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔

چوتھا کلمہ:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ عظمت اور بزرگی والا ہے بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

marfat.com

پانچواں کلمہ:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا رب ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھولے سے در پردہ یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں، بے شک تو جاننے والا غیبوں کا، اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور بخشنے والا گناہوں کا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَ الْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں شریک بناؤں تیرا کسی چیز کو اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس (گناہ) سے جس کا مجھے علم نہیں، میں نے اس سے توبہ کی اور بے زار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور نافرمانیوں سے ہر قسم کی اور میں ایمان لایا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

marfat.com

تعدادِ رکعاتِ نماز

وقت	قبل فرض سنت	فرض	بعد فرض سنت	نفل	کل رکعات
فجر	۲ سنت موکدہ	۲	——	——	چار
ظہر	۴ سنت موکدہ	۴	۲ سنت موکدہ	۲	بارہ
جمعہ	۴ سنت موکدہ	۲ ۴ احتیاط ظہر	۴ سنت ۲ سنت	۲	اٹھارہ
عصر	۴ سنت غیر موکدہ	۴	——	——	آٹھ
مغرب	——	۳	۲ سنت موکدہ	۲	سات
عشاء	۴ سنت غیر موکدہ	۴	۲ سنت موکدہ	۲ نفل ۳ وتر ۲ نفل	سترہ
عیدین	۲ رکعات واجب بمع چھ تکبیر زائدہ بعد طلوع آفتاب تا زوال آفتاب				

اللہ تعالیٰ سے رابطہ کیجئے:۔

رابطہ نمبر:3-3-4-3-4-4-2 (112)

marfat.com

جنوری

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر و ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز جیسی		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۳۶	۷	۶	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۳	۳۲	۵	۱۰	۶	۳۷
۲	۵	۳۶	۷	۶	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۳	۳۲	۵	۱۰	۶	۳۷
۳	۵	۳۶	۷	۵	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۳	۳۳	۵	۱۱	۶	۳۸
۴	۵	۳۶	۷	۵	۱۱	۲۴	۱۲	۸	۳	۳۳	۵	۱۱	۶	۳۸
۵	۵	۳۶	۷	۴	۱۱	۲۴	۱۲	۸	۳	۳۳	۵	۱۲	۶	۳۹
۶	۵	۳۷	۷	۴	۱۱	۲۵	۱۲	۹	۳	۳۵	۵	۱۳	۶	۴۰
۷	۵	۳۷	۷	۴	۱۱	۲۵	۱۲	۹	۳	۳۶	۵	۱۴	۶	۴۱
۸	۵	۳۷	۷	۴	۱۱	۲۶	۱۲	۱۰	۳	۳۷	۵	۱۵	۶	۴۲
۹	۵	۳۷	۷	۴	۱۱	۲۶	۱۲	۱۰	۳	۳۸	۵	۱۶	۶	۴۲
۱۰	۵	۳۷	۷	۴	۱۱	۲۷	۱۲	۱۱	۳	۳۹	۵	۱۷	۶	۴۳
۱۱	۵	۳۷	۷	۳	۱۱	۲۷	۱۲	۱۱	۳	۳۹	۵	۱۷	۶	۴۳
۱۲	۵	۳۷	۷	۳	۱۱	۲۷	۱۲	۱۱	۳	۴۰	۵	۱۸	۶	۴۴
۱۳	۵	۳۷	۷	۳	۱۱	۲۸	۱۲	۱۲	۳	۴۱	۵	۱۹	۶	۴۵
۱۴	۵	۳۷	۷	۳	۱۱	۲۸	۱۲	۱۲	۳	۴۲	۵	۲۰	۶	۴۶
۱۵	۵	۳۷	۷	۳	۱۱	۲۸	۱۲	۱۲	۳	۴۳	۵	۲۱	۶	۴۷
۱۶	۵	۳۷	۷	۲	۱۱	۲۹	۱۲	۱۳	۳	۴۴	۵	۲۲	۶	۴۸
۱۷	۵	۳۶	۷	۲	۱۱	۲۹	۱۲	۱۳	۳	۴۵	۵	۲۳	۶	۴۸
۱۸	۵	۳۶	۷	۲	۱۱	۲۹	۱۲	۱۳	۳	۴۶	۵	۲۳	۶	۴۹
۱۹	۵	۳۶	۷	۲	۱۱	۳۰	۱۲	۱۴	۳	۴۷	۵	۲۴	۶	۵۰
۲۰	۵	۳۶	۷	۲	۱۱	۳۰	۱۲	۱۴	۳	۴۸	۵	۲۵	۶	۵۰
۲۱	۵	۳۶	۷	۲	۱۱	۳۱	۱۲	۱۴	۳	۴۹	۵	۲۶	۶	۵۱
۲۲	۵	۳۶	۷	۱	۱۱	۳۱	۱۲	۱۵	۳	۵۰	۵	۲۷	۶	۵۲
۲۳	۵	۳۶	۷	۱	۱۱	۳۲	۱۲	۱۵	۳	۵۱	۵	۲۸	۶	۵۳
۲۴	۵	۳۵	۷	۱	۱۱	۳۲	۱۲	۱۵	۳	۵۲	۵	۲۹	۶	۵۴
۲۵	۵	۳۵	۷	۰	۱۱	۳۲	۱۲	۱۵	۳	۵۳	۵	۳۰	۶	۵۵
۲۶	۵	۳۵	۷	۰	۱۱	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۵۴	۵	۳۱	۶	۵۶
۲۷	۵	۳۴	۶	۵۹	۱۱	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۵۵	۵	۳۲	۶	۵۷
۲۸	۵	۳۴	۶	۵۹	۱۱	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۵۵	۵	۳۳	۶	۵۸
۲۹	۵	۳۳	۶	۵۸	۱۱	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۵۶	۵	۳۴	۶	۵۹
۳۰	۵	۳۳	۶	۵۸	۱۱	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۵۷	۵	۳۵	۶	۵۹
۳۱	۵	۳۳	۶	۵۷	۱۱	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۵۸	۵	۳۶	۷	۰۰

فروری

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر و ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز جیسی		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۳۲	۶	۵۶	۱۱	۳۴	۱۲	۱۶	۳	۵۹	۵	۳۷	۷	۰
۲	۵	۳۱	۶	۵۶	۱۱	۳۴	۱۲	۱۷	۴	۰۰	۵	۳۸	۷	۱
۳	۵	۳۱	۶	۵۵	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۱	۵	۳۹	۷	۱
۴	۵	۳۰	۶	۵۴	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۱	۵	۳۹	۷	۲
۵	۵	۳۰	۶	۵۴	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۲	۵	۴۰	۷	۳
۶	۵	۲۹	۶	۵۳	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۲	۵	۴۱	۷	۳
۷	۵	۲۹	۶	۵۲	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۳	۵	۴۲	۷	۵
۸	۵	۲۸	۶	۵۲	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۳	۵	۴۳	۷	۵
۹	۵	۲۸	۶	۵۱	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۴	۵	۴۴	۷	۶
۱۰	۵	۲۷	۶	۵۰	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۵	۵	۴۴	۷	۷
۱۱	۵	۲۷	۶	۴۹	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۶	۵	۴۵	۷	۷
۱۲	۵	۲۶	۶	۴۸	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۷	۵	۴۶	۷	۸
۱۳	۵	۲۶	۶	۴۷	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۸	۵	۴۷	۷	۹
۱۴	۵	۲۵	۶	۴۶	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۹	۵	۴۸	۷	۹
۱۵	۵	۲۴	۶	۴۵	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۰	۵	۴۹	۷	۱۰
۱۶	۵	۲۳	۶	۴۴	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۱	۵	۵۰	۷	۱۱
۱۷	۵	۲۲	۶	۴۳	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۱	۵	۵۰	۷	۱۲
۱۸	۵	۲۱	۶	۴۲	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۲	۵	۵۱	۷	۱۳
۱۹	۵	۲۱	۶	۴۱	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۳	۵	۵۲	۷	۱۳
۲۰	۵	۲۰	۶	۴۰	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۴	۵	۵۳	۷	۱۴
۲۱	۵	۱۹	۶	۳۹	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۴	۱۵	۵	۵۴	۷	۱۵
۲۲	۵	۱۸	۶	۳۸	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۶	۵	۵۵	۷	۱۵
۲۳	۵	۱۷	۶	۳۷	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۶	۵	۵۵	۷	۱۶
۲۴	۵	۱۶	۶	۳۶	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۷	۵	۵۶	۷	۱۷
۲۵	۵	۱۵	۶	۳۵	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۸	۵	۵۷	۷	۱۷
۲۶	۵	۱۴	۶	۳۳	۱۱	۳۶	۱۲	۱۶	۴	۱۹	۵	۵۸	۷	۱۸
۲۷	۵	۱۲	۶	۳۳	۱۱	۳۵	۱۲	۱۶	۴	۱۹	۵	۵۸	۷	۱۹
۲۸	۵	۱۱	۶	۳۲	۱۱	۳۵	۱۲	۱۶	۴	۲۰	۵	۵۹	۷	۲۰

مارچ

صبح صادق ابتدائے فجر و ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز جیسی		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۵	۱۰	۶	۳۱	۱۱	۳۵	۱۲	۱۶	۴	۲۰	۶	۰	۷	۲۱
۵	۹	۶	۲۹	۱۱	۳۵	۱۲	۱۵	۴	۲۱	۶	۰	۷	۲۲
۵	۸	۶	۲۸	۱۱	۳۴	۱۲	۱۵	۴	۲۱	۶	۱	۷	۲۲
۵	۷	۶	۲۷	۱۱	۳۴	۱۲	۱۵	۴	۲۲	۶	۲	۷	۲۳
۵	۶	۶	۲۶	۱۱	۳۴	۱۲	۱۵	۴	۲۲	۶	۲	۷	۲۳
۵	۵	۶	۲۵	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۴	۲۳	۶	۳	۷	۲۴
۵	۴	۶	۲۴	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۴	۲۳	۶	۴	۷	۲۵
۵	۳	۶	۲۳	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۴	۲۴	۶	۵	۷	۲۶
۵	۲	۶	۲۲	۱۱	۳۴	۱۲	۱۴	۴	۲۵	۶	۶	۷	۲۶
۵	۰	۶	۲۱	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۴	۲۵	۶	۷	۷	۲۷
۴	۵۹	۶	۱۹	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۴	۲۶	۶	۷	۷	۲۸
۴	۵۸	۶	۱۸	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۴	۲۶	۶	۸	۷	۲۸
۴	۵۷	۶	۱۷	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۴	۲۷	۶	۹	۷	۲۹
۴	۵۶	۶	۱۶	۱۱	۳۳	۱۲	۱۳	۴	۲۸	۶	۱۰	۷	۳۰
۴	۵۴	۶	۱۴	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۴	۲۸	۶	۱۰	۷	۳۰
۴	۵۳	۶	۱۳	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۴	۲۹	۶	۱۱	۷	۳۱
۴	۵۲	۶	۱۲	۱۱	۳۲	۱۲	۱۲	۴	۲۹	۶	۱۲	۷	۳۱
۴	۵۱	۶	۱۰	۱۱	۳۱	۱۲	۱۱	۴	۲۹	۶	۱۲	۷	۳۲
۴	۵۰	۶	۹	۱۱	۳۱	۱۲	۱۱	۴	۳۰	۶	۱۳	۷	۳۲
۴	۴۸	۶	۸	۱۱	۳۱	۱۲	۱۱	۴	۳۰	۶	۱۳	۷	۳۳
۴	۴۷	۶	۶	۱۱	۳۰	۱۲	۱۰	۴	۳۰	۶	۱۴	۷	۳۴
۴	۴۶	۶	۵	۱۱	۳۰	۱۲	۱۰	۴	۳۱	۶	۱۵	۷	۳۴
۴	۴۴	۶	۳	۱۱	۳۰	۱۲	۱۰	۴	۳۱	۶	۱۶	۷	۳۵
۴	۴۳	۶	۲	۱۱	۲۹	۱۲	۹	۴	۳۱	۶	۱۶	۷	۳۶
۴	۴۱	۶	۱	۱۱	۲۹	۱۲	۹	۴	۳۲	۶	۱۷	۷	۳۷
۴	۴۰	۶	۰	۱۱	۲۹	۱۲	۹	۴	۳۲	۶	۱۸	۷	۳۷
۴	۳۹	۵	۵۸	۱۱	۲۸	۱۲	۹	۴	۳۳	۶	۱۸	۷	۳۸
۴	۳۸	۵	۵۷	۱۱	۲۸	۱۲	۸	۴	۳۳	۶	۱۹	۷	۳۹
۴	۳۶	۵	۵۶	۱۱	۲۸	۱۲	۸	۴	۳۳	۶	۲۰	۷	۴۰
۴	۳۵	۵	۵۵	۱۱	۲۷	۱۲	۸	۴	۳۳	۶	۲۰	۷	۴۱
۴	۳۳	۵	۵۴	۱۱	۲۷	۱۲	۷	۴	۳۴	۶	۲۱	۷	۴۲

اپریل

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر و ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز جیسی		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۲	۵	۵۲	۱۱	۲۶	۱۲	۷	۴	۳۴	۶	۲۱	۷	۴۳
۲	۴	۳۰	۵	۵۱	۱۱	۲۶	۱۲	۷	۴	۳۵	۶	۲۲	۷	۴۴
۳	۴	۲۹	۵	۴۹	۱۱	۲۵	۱۲	۶	۴	۳۵	۶	۲۲	۷	۴۵
۴	۴	۲۷	۵	۴۸	۱۱	۲۵	۱۲	۶	۴	۳۵	۶	۲۳	۷	۴۶
۵	۴	۲۶	۵	۴۷	۱۱	۲۵	۱۲	۶	۴	۳۶	۶	۲۴	۷	۴۶
۶	۴	۲۴	۵	۴۶	۱۱	۲۴	۱۲	۶	۴	۳۶	۶	۲۵	۷	۴۷
۷	۴	۲۳	۵	۴۵	۱۱	۲۴	۱۲	۵	۴	۳۶	۶	۲۶	۷	۴۸
۸	۴	۲۱	۵	۴۴	۱۱	۲۳	۱۲	۵	۴	۳۷	۶	۲۶	۷	۴۹
۹	۴	۱۹	۵	۴۲	۱۱	۲۳	۱۲	۵	۴	۳۷	۶	۲۷	۷	۴۹
۱۰	۴	۱۸	۵	۴۱	۱۱	۲۳	۱۲	۵	۴	۳۸	۶	۲۸	۷	۵۰
۱۱	۴	۱۶	۵	۳۹	۱۱	۲۲	۱۲	۴	۴	۳۸	۶	۲۸	۷	۵۱
۱۲	۴	۱۵	۵	۳۸	۱۱	۲۲	۱۲	۴	۴	۳۸	۶	۲۹	۷	۵۲
۱۳	۴	۱۳	۵	۳۷	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۴	۳۹	۶	۲۹	۷	۵۳
۱۴	۴	۱۲	۵	۳۶	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۴	۳۹	۶	۳۰	۷	۵۴
۱۵	۴	۱۰	۵	۳۵	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۴	۴۰	۶	۳۰	۷	۵۵
۱۶	۴	۹	۵	۳۴	۱۱	۲۰	۱۲	۳	۴	۴۰	۶	۳۱	۷	۵۵
۱۷	۴	۸	۵	۳۳	۱۱	۲۰	۱۲	۳	۴	۴۱	۶	۳۲	۷	۵۶
۱۸	۴	۶	۵	۳۲	۱۱	۱۹	۱۲	۲	۴	۴۱	۶	۳۲	۷	۵۷
۱۹	۴	۵	۵	۳۱	۱۱	۱۹	۱۲	۲	۴	۴۲	۶	۳۳	۷	۵۸
۲۰	۴	۴	۵	۳۰	۱۱	۱۹	۱۲	۲	۴	۴۲	۶	۳۴	۷	۵۸
۲۱	۴	۲	۵	۲۹	۱۱	۱۸	۱۲	۲	۴	۴۳	۶	۳۴	۷	۵۹
۲۲	۴	۱	۵	۲۸	۱۱	۱۸	۱۲	۲	۴	۴۴	۶	۳۵	۸	۰
۲۳	۳	۵۹	۵	۲۶	۱۱	۱۷	۱۲	۱	۴	۴۴	۶	۳۶	۸	۱
۲۴	۳	۵۸	۵	۲۵	۱۱	۱۷	۱۲	۱	۴	۴۵	۶	۳۶	۸	۲
۲۵	۳	۵۷	۵	۲۴	۱۱	۱۷	۱۲	۱	۴	۴۶	۶	۳۷	۸	۳
۲۶	۳	۵۵	۵	۲۳	۱۱	۱۶	۱۲	۱	۴	۴۷	۶	۳۸	۸	۴
۲۷	۳	۵۴	۵	۲۲	۱۱	۱۶	۱۲	۱	۴	۴۷	۶	۳۹	۸	۵
۲۸	۳	۵۳	۵	۲۱	۱۱	۱۶	۱۲	۰	۴	۴۸	۶	۳۹	۸	۶
۲۹	۳	۵۲	۵	۲۰	۱۱	۱۶	۱۲	۰	۴	۴۹	۶	۴۰	۸	۷
۳۰	۳	۵۱	۵	۱۹	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۴	۴۹	۶	۴۱	۸	۸

marfat.com

مئی

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز عیدین		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۵۰	۵	۱۷	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۴	۵۰	۶	۳۱	۸	۹
۲	۳	۴۹	۵	۱۷	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۴	۵۰	۶	۳۲	۸	۱۰
۳	۳	۴۸	۵	۱۶	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۴	۵۱	۶	۳۳	۸	۱۱
۴	۳	۴۷	۵	۱۵	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۴	۵۱	۶	۳۳	۸	۱۲
۵	۳	۴۶	۵	۱۵	۱۱	۱۵	۱۲	۰	۴	۵۲	۶	۳۴	۸	۱۳
۶	۳	۴۵	۵	۱۴	۱۱	۱۴	۱۲	۰	۴	۵۲	۶	۳۵	۸	۱۴
۷	۳	۴۳	۵	۱۳	۱۱	۱۴	۱۲	۰	۴	۵۲	۶	۳۵	۸	۱۵
۸	۳	۴۲	۵	۱۲	۱۱	۱۴	۱۱	۵۹	۴	۵۳	۶	۳۶	۸	۱۶
۹	۳	۴۱	۵	۱۱	۱۱	۱۴	۱۱	۵۹	۴	۵۳	۶	۳۷	۸	۱۶
۱۰	۳	۴۰	۵	۱۰	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۴	۵۳	۶	۳۸	۸	۱۷
۱۱	۳	۳۸	۵	۹	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۴	۵۳	۶	۳۸	۸	۱۸
۱۲	۳	۳۷	۵	۹	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۴	۵۳	۶	۳۹	۸	۲۰
۱۳	۳	۳۶	۵	۸	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۴	۵۴	۶	۵۰	۸	۲۱
۱۴	۳	۳۵	۵	۷	۱۱	۱۳	۱۱	۵۹	۴	۵۴	۶	۵۰	۸	۲۲
۱۵	۳	۳۴	۵	۷	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۴	۶	۵۱	۸	۲۳
۱۶	۳	۳۳	۵	۶	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۴	۶	۵۲	۸	۲۴
۱۷	۳	۳۳	۵	۵	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۴	۶	۵۲	۸	۲۴
۱۸	۳	۳۲	۵	۵	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۴	۶	۵۳	۸	۲۵
۱۹	۳	۳۱	۵	۴	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۵	۶	۵۴	۸	۲۶
۲۰	۳	۳۰	۵	۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۵	۶	۵۴	۸	۲۷
۲۱	۳	۲۹	۵	۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۵	۶	۵۵	۸	۲۸
۲۲	۳	۲۸	۵	۳	۱۱	۱۲	۱۱	۵۹	۴	۵۵	۶	۵۶	۸	۲۹
۲۳	۳	۲۷	۵	۲	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۵	۶	۵۷	۸	۳۰
۲۴	۳	۲۶	۵	۲	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۵	۶	۵۷	۸	۳۱
۲۵	۳	۲۶	۵	۱	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۵	۶	۵۸	۸	۳۲
۲۶	۳	۲۵	۵	۱	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۶	۶	۵۹	۸	۳۳
۲۷	۳	۲۵	۵	۱	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۶	۶	۵۹	۸	۳۴
۲۸	۳	۲۴	۵	۰	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۶	۷	۰	۸	۳۵
۲۹	۳	۲۳	۵	۰	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۶	۷	۰	۸	۳۶
۳۰	۳	۲۲	۴	۵۹	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۶	۷	۱	۸	۳۷
۳۱	۳	۲۲	۴	۵۹	۱۱	۱۲	۱۲	۰	۴	۵۶	۷	۱	۸	۳۸

جُون

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز عیدین		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۲۱	۴	۵۹	۱۱	۱۲	۱۲	۱	۴	۵۷	۷	۲	۸	۳۹
۲	۳	۲۱	۴	۵۹	۱۱	۱۲	۱۲	۱	۴	۵۷	۷	۳	۸	۳۹
۳	۳	۲۰	۴	۵۸	۱۱	۱۲	۱۲	۱	۴	۵۷	۷	۳	۸	۴۰
۴	۳	۲۰	۴	۵۸	۱۱	۱۲	۱۲	۱	۴	۵۷	۷	۳	۸	۴۱
۵	۳	۲۰	۴	۵۸	۱۱	۱۲	۱۲	۱	۴	۵۷	۷	۳	۸	۴۱
۶	۳	۲۰	۴	۵۷	۱۱	۱۲	۱۲	۱	۴	۵۸	۷	۴	۸	۴۲
۷	۳	۲۰	۴	۵۷	۱۱	۱۲	۱۲	۲	۴	۵۸	۷	۵	۸	۴۳
۸	۳	۲۰	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۲	۴	۵۸	۷	۵	۸	۴۳
۹	۳	۲۰	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۲	۴	۵۸	۷	۶	۸	۴۴
۱۰	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۲	۴	۵۸	۷	۶	۸	۴۴
۱۱	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۲	۴	۵۹	۷	۶	۸	۴۵
۱۲	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۳	۴	۵۹	۷	۷	۸	۴۵
۱۳	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۳	۴	۵۹	۷	۷	۸	۴۶
۱۴	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۳	۴	۵۹	۷	۷	۸	۴۶
۱۵	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۳	۴	۵۹	۷	۸	۸	۴۶
۱۶	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۱	۱۳	۱۲	۳	۵	۰	۷	۸	۸	۴۷
۱۷	۳	۱۹	۴	۵۸	۱۱	۱۳	۱۲	۳	۵	۰	۷	۸	۸	۴۷
۱۸	۳	۱۹	۴	۵۸	۱۱	۱۴	۱۲	۴	۵	۰	۷	۹	۸	۴۷
۱۹	۳	۱۹	۴	۵۸	۱۱	۱۴	۱۲	۴	۵	۰	۷	۹	۸	۴۷
۲۰	۳	۱۹	۴	۵۸	۱۱	۱۴	۱۲	۴	۵	۰	۷	۹	۸	۴۸
۲۱	۳	۱۹	۴	۵۸	۱۱	۱۴	۱۲	۴	۵	۱	۷	۹	۸	۴۸
۲۲	۳	۱۹	۴	۵۹	۱۱	۱۴	۱۲	۵	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۸
۲۳	۳	۱۹	۴	۵۹	۱۱	۱۴	۱۲	۵	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۸
۲۴	۳	۱۹	۴	۵۹	۱۱	۱۴	۱۲	۵	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۸
۲۵	۳	۲۰	۴	۵۹	۱۱	۱۵	۱۲	۵	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۹
۲۶	۳	۲۰	۴	۵۹	۱۱	۱۵	۱۲	۵	۵	۱	۷	۱۱	۸	۴۹
۲۷	۳	۲۰	۵	۰	۱۱	۱۵	۱۲	۶	۵	۱	۷	۱۱	۸	۴۹
۲۸	۳	۲۰	۵	۰	۱۱	۱۵	۱۲	۶	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۹
۲۹	۳	۲۱	۵	۰	۱۱	۱۶	۱۲	۶	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۹
۳۰	۳	۲۱	۵	۰	۱۱	۱۶	۱۲	۶	۵	۲	۷	۱۱	۸	۵۰

جولائی

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز عیدین		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۲۲	۵	۱	۱۱	۱۶	۱۲	۶	۵	۲	۷	۱۱	۸	۵۰
۲	۳	۲۳	۵	۱	۱۱	۱۷	۱۲	۷۰	۵	۲	۷	۱۱	۸	۵۰
۳	۳	۲۳	۵	۲	۱۱	۱۷	۱۲	۷	۵	۲	۷	۱۱	۸	۵۰
۴	۳	۲۴	۵	۲	۱۱	۱۷	۱۲	۷	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۹
۵	۳	۲۴	۵	۳	۱۱	۱۸	۱۲	۷	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۹
۶	۳	۲۵	۵	۳	۱۱	۱۸	۱۲	۷	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۹
۷	۳	۲۶	۵	۴	۱۱	۱۸	۱۲	۸	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۸
۸	۳	۲۷	۵	۴	۱۱	۱۸	۱۲	۸	۵	۲	۷	۱۱	۸	۴۸
۹	۳	۲۷	۵	۵	۱۱	۱۹	۱۲	۸	۵	۱	۷	۱۱	۸	۴۸
۱۰	۳	۲۸	۵	۵	۱۱	۱۹	۱۲	۸	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۷
۱۱	۳	۲۸	۵	۵	۱۱	۱۹	۱۲	۸	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۷
۱۲	۳	۲۹	۵	۶	۱۱	۱۹	۱۲	۸	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۷
۱۳	۳	۳۰	۵	۶	۱۱	۱۹	۱۲	۸	۵	۱	۷	۱۰	۸	۴۶
۱۴	۳	۳۱	۵	۷	۱۱	۲۰	۱۲	۸	۵	۱	۷	۹	۸	۴۶
۱۵	۳	۳۲	۵	۸	۱۱	۲۰	۱۲	۹	۵	۱	۷	۹	۸	۴۵
۱۶	۳	۳۲	۵	۹	۱۱	۲۰	۱۲	۹	۵	۰	۷	۹	۸	۴۵
۱۷	۳	۳۳	۵	۹	۱۱	۲۰	۱۲	۹	۵	۰	۷	۹	۸	۴۴
۱۸	۳	۳۴	۵	۱۰	۱۱	۲۱	۱۲	۹	۵	۰	۷	۸	۸	۴۴
۱۹	۳	۳۵	۵	۱۰	۱۱	۲۱	۱۲	۹	۵	۰	۷	۸	۸	۴۳
۲۰	۳	۳۵	۵	۱۱	۱۱	۲۱	۱۲	۹	۵	۰	۷	۸	۸	۴۳
۲۱	۳	۳۶	۵	۱۱	۱۱	۲۱	۱۲	۹	۵	۰	۷	۷	۸	۴۲
۲۲	۳	۳۷	۵	۱۱	۱۱	۲۱	۱۲	۹	۴	۵۹	۷	۶	۸	۴۱
۲۳	۳	۳۷	۵	۱۲	۱۱	۲۱	۱۲	۹	۴	۵۹	۷	۶	۸	۴۰
۲۴	۳	۳۸	۵	۱۲	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۹	۷	۵	۸	۳۹
۲۵	۳	۳۹	۵	۱۳	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۹	۷	۵	۸	۳۸
۲۶	۳	۴۰	۵	۱۴	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۹	۷	۴	۸	۳۷
۲۷	۳	۴۱	۵	۱۵	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۹	۷	۳	۸	۳۶
۲۸	۳	۴۲	۵	۱۶	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۸	۷	۳	۸	۳۵
۲۹	۳	۴۳	۵	۱۷	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۸	۷	۲	۸	۳۵
۳۰	۳	۴۳	۵	۱۷	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۸	۷	۱	۸	۳۴
۳۱	۳	۴۵	۵	۱۸	۱۱	۲۲	۱۲	۹	۴	۵۸	۷	۰	۸	۳۳

اگست

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ منع نماز عیدین		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۴۶	۵	۱۹	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۸	۷	۰	۸	۳۲
۲	۳	۴۷	۵	۱۹	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۷	۶	۵۹	۸	۳۱
۳	۳	۴۷	۵	۲۰	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۷	۶	۵۸	۸	۲۹
۴	۳	۴۸	۵	۲۱	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۶	۶	۵۶	۸	۲۸
۵	۳	۴۹	۵	۲۲	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۶	۶	۵۶	۸	۲۷
۶	۳	۵۰	۵	۲۳	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۵	۶	۵۵	۸	۲۶
۷	۳	۵۱	۵	۲۳	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۴	۶	۵۴	۸	۲۵
۸	۳	۵۲	۵	۲۴	۱۱	۲۳	۱۲	۹	۴	۵۴	۶	۵۳	۱	۲۴
۹	۳	۵۳	۵	۲۴	۱۱	۲۳	۱۲	۸	۴	۵۳	۶	۵۲	۸	۲۳
۱۰	۳	۵۴	۵	۲۵	۱۱	۲۳	۱۲	۸	۴	۵۲	۶	۵۱	۸	۲۲
۱۱	۳	۵۵	۵	۲۶	۱۱	۲۳	۱۲	۸	۴	۵۲	۶	۵۰	۸	۲۱
۱۲	۳	۵۶	۵	۲۶	۱۱	۲۳	۱۲	۸	۴	۵۱	۶	۴۹	۸	۲۰
۱۳	۳	۵۷	۵	۲۷	۱۱	۲۳	۱۲	۸	۴	۵۰	۶	۴۸	۸	۱۸
۱۴	۳	۵۸	۵	۲۸	۱۱	۲۳	۱۲	۸	۴	۵۰	۶	۴۷	۸	۱۷
۱۵	۳	۵۸	۵	۲۸	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۴	۴۹	۶	۴۷	۸	۱۶
۱۶	۳	۵۹	۵	۲۹	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۴	۴۹	۶	۴۶	۸	۱۴
۱۷	۴	۰	۵	۲۹	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۴	۴۸	۶	۴۵	۸	۱۳
۱۸	۴	۱	۵	۳۰	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۴	۴۸	۶	۴۴	۸	۱۲
۱۹	۴	۲	۵	۳۰	۱۱	۲۳	۱۲	۷	۴	۴۷	۶	۴۳	۸	۱۰
۲۰	۴	۳	۵	۳۱	۱۱	۲۳	۱۲	۶	۴	۴۶	۶	۴۲	۸	۹
۲۱	۴	۴	۵	۳۱	۱۱	۲۳	۱۲	۶	۴	۴۶	۶	۴۰	۸	۷
۲۲	۴	۵	۵	۳۲	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۴	۴۵	۶	۳۹	۸	۶
۲۳	۴	۶	۵	۳۳	۱۱	۲۲	۱۲	۶	۴	۴۴	۶	۳۸	۸	۴
۲۴	۴	۷	۵	۳۳	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۴	۴۳	۶	۳۷	۸	۳
۲۵	۴	۸	۵	۳۴	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۴	۴۳	۶	۳۶	۸	۱
۲۶	۴	۹	۵	۳۴	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۴	۴۲	۶	۳۵	۸	۰
۲۷	۴	۱۰	۵	۳۵	۱۱	۲۲	۱۲	۵	۴	۳۱	۶	۳۴	۷	۵۸
۲۸	۴	۱۰	۵	۳۵	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۴	۳۱	۶	۳۳	۷	۵۷
۲۹	۴	۱۱	۵	۳۶	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۴	۳۰	۶	۳۱	۷	۵۶
۳۰	۴	۱۲	۵	۳۷	۱۱	۲۱	۱۲	۴	۴	۳۰	۶	۳۰	۷	۵۵
۳۱	۴	۱۳	۵	۳۷	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۴	۲۹	۶	۲۹	۷	۵۳

maarfat.com

ستمبر

تاریخ	صبح صادق آغاز فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ میں نماز نہیں		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۱۴	۵	۳۷	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۴	۳۸	۶	۲۸	۷	۵۲
۲	۴	۱۵	۵	۳۸	۱۱	۲۱	۱۲	۳	۴	۳۷	۶	۲۷	۷	۵۱
۳	۴	۱۵	۵	۳۹	۱۱	۲۱	۱۲	۲	۴	۳۶	۶	۲۶	۷	۴۹
۴	۴	۱۶	۵	۳۹	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۴	۳۵	۶	۲۴	۷	۴۸
۵	۴	۱۷	۵	۴۰	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۴	۳۴	۶	۲۳	۷	۴۷
۶	۴	۱۸	۵	۴۱	۱۱	۲۰	۱۲	۱	۴	۳۳	۶	۲۲	۷	۴۵
۷	۴	۱۸	۵	۴۲	۱۱	۱۹	۱۲	۱	۴	۳۲	۶	۲۰	۷	۴۴
۸	۴	۱۹	۵	۴۳	۱۱	۱۹	۱۲	۱	۴	۳۱	۶	۱۹	۷	۴۲
۹	۴	۲۰	۵	۴۳	۱۱	۱۹	۱۲	۰	۴	۳۰	۶	۱۸	۷	۴۰
۱۰	۴	۲۱	۵	۴۴	۱۱	۱۸	۱۲	۰	۴	۲۹	۶	۱۶	۷	۳۹
۱۱	۴	۲۲	۵	۴۴	۱۱	۱۸	۱۲	۰	۴	۲۸	۶	۱۵	۷	۳۸
۱۲	۴	۲۳	۵	۴۵	۱۱	۱۸	۱۱	۵۹	۴	۲۷	۶	۱۴	۷	۳۶
۱۳	۴	۲۳	۵	۴۵	۱۱	۱۸	۱۱	۵۹	۴	۲۶	۶	۱۳	۷	۳۵
۱۴	۴	۲۴	۵	۴۶	۱۱	۱۷	۱۱	۵۹	۴	۲۵	۶	۱۱	۷	۳۴
۱۵	۴	۲۴	۵	۴۶	۱۱	۱۷	۱۱	۵۸	۴	۲۴	۶	۱۰	۷	۳۲
۱۶	۴	۲۵	۵	۴۷	۱۱	۱۷	۱۱	۵۸	۴	۲۳	۶	۸	۷	۳۱
۱۷	۴	۲۶	۵	۴۸	۱۱	۱۷	۱۱	۵۸	۴	۲۲	۶	۷	۷	۲۹
۱۸	۴	۲۶	۵	۴۹	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۴	۲۱	۶	۶	۷	۲۸
۱۹	۴	۲۷	۵	۵۰	۱۱	۱۶	۱۱	۵۷	۴	۲۰	۶	۵	۷	۲۶
۲۰	۴	۲۸	۵	۵۱	۱۱	۱۶	۱۱	۵۶	۴	۱۹	۶	۳	۷	۲۵
۲۱	۴	۲۹	۵	۵۲	۱۱	۱۵	۱۱	۵۶	۴	۱۸	۶	۲	۷	۲۴
۲۲	۴	۳۰	۵	۵۲	۱۱	۱۵	۱۱	۵۶	۴	۱۷	۶	۱	۷	۲۳
۲۳	۴	۳۰	۵	۵۳	۱۱	۱۵	۱۱	۵۵	۴	۱۶	۵	۵۹	۷	۲۱
۲۴	۴	۳۱	۵	۵۳	۱۱	۱۴	۱۱	۵۵	۴	۱۵	۵	۵۸	۷	۲۰
۲۵	۴	۳۲	۵	۵۳	۱۱	۱۴	۱۱	۵۵	۴	۱۴	۵	۵۷	۷	۱۹
۲۶	۴	۳۲	۵	۵۳	۱۱	۱۴	۱۱	۵۴	۴	۱۳	۵	۵۵	۷	۱۷
۲۷	۴	۳۳	۵	۵۴	۱۱	۱۳	۱۱	۵۴	۴	۱۲	۵	۵۴	۷	۱۶
۲۸	۴	۳۳	۵	۵۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۴	۴	۱۱	۵	۵۳	۷	۱۴
۲۹	۴	۳۴	۵	۵۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۳	۴	۱۰	۵	۵۱	۷	۱۳
۳۰	۴	۳۴	۵	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۵۳	۴	۹	۵	۵۰	۷	۱۱

اکتوبر

تاریخ	صبح صادق آغاز فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ میں نماز نہیں		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۵	۵	۵۷	۱۱	۱۲	۱۱	۵۳	۴	۸	۵	۴۹	۷	۱۰
۲	۴	۳۶	۵	۵۷	۱۱	۱۲	۱۱	۵۳	۴	۷	۵	۴۸	۷	۸
۳	۴	۳۶	۵	۵۸	۱۱	۱۲	۱۱	۵۲	۴	۶	۵	۴۷	۷	۷
۴	۴	۳۷	۵	۵۸	۱۱	۱۱	۱۱	۵۲	۴	۵	۵	۴۵	۷	۶
۵	۴	۳۸	۵	۵۹	۱۱	۱۱	۱۱	۵۲	۴	۴	۵	۴۴	۷	۴
	۴	۳۸	۶	۰	۱۱	۱۱	۱۱	۵۱	۴	۳	۵	۴۳	۷	۳
۷	۴	۳۹	۶	۰	۱۱	۱۰	۱۱	۵۱	۴	۲	۵	۴۱	۷	۲
۸	۴	۴۰	۶	۱	۱۱	۱۰	۱۱	۵۰	۴	۱	۵	۴۰	۷	۰
۹	۴	۴۰	۶	۱	۱۱	۱۰	۱۱	۵۰	۴	۰	۵	۳۹	۶	۵۹
۱۰	۴	۴۱	۶	۲	۱۱	۹	۱۱	۵۰	۳	۵۹	۵	۳۷	۶	۵۸
۱۱	۴	۴۲	۶	۳	۱۱	۹	۱۱	۵۰	۳	۵۸	۵	۳۶	۶	۵۷
۱۲	۴	۴۲	۶	۳	۱۱	۹	۱۱	۴۹	۳	۵۷	۵	۳۵	۶	۵۶
۱۳	۴	۴۳	۶	۴	۱۱	۸	۱۱	۴۹	۳	۵۶	۵	۳۴	۶	۵۵
۱۴	۴	۴۴	۶	۵	۱۱	۸	۱۱	۴۹	۳	۵۵	۵	۳۳	۶	۵۴
۱۵	۴	۴۵	۶	۵	۱۱	۸	۱۱	۴۹	۳	۵۴	۵	۳۲	۶	۵۳
۱۶	۴	۴۵	۶	۶	۱۱	۸	۱۱	۴۹	۳	۵۳	۵	۳۱	۶	۵۱
۱۷	۴	۴۵	۶	۷	۱۱	۷	۱۱	۴۸	۳	۵۲	۵	۲۹	۶	۵۰
۱۸	۴	۴۶	۶	۸	۱۱	۷	۱۱	۴۸	۳	۵۱	۵	۲۸	۶	۴۹
۱۹	۴	۴۶	۶	۹	۱۱	۷	۱۱	۴۸	۳	۵۰	۵	۲۷	۶	۴۸
۲۰	۴	۴۷	۶	۱۰	۱۱	۷	۱۱	۴۸	۳	۴۹	۵	۲۶	۶	۴۷
۲۱	۴	۴۸	۶	۱۱	۱۱	۷	۱۱	۴۸	۳	۴۸	۵	۲۵	۶	۴۶
۲۲	۴	۴۸	۶	۱۱	۱۱	۶	۱۱	۴۷	۳	۴۷	۵	۲۴	۶	۴۵
۲۳	۴	۴۹	۶	۱۲	۱۱	۶	۱۱	۴۷	۳	۴۶	۵	۲۳	۶	۴۴
۲۴	۴	۵۰	۶	۱۳	۱۱	۶	۱۱	۴۷	۳	۴۵	۵	۲۲	۶	۴۳
۲۵	۴	۵۰	۶	۱۴	۱۱	۶	۱۱	۴۷	۳	۴۴	۵	۲۱	۶	۴۲
۲۶	۴	۵۱	۶	۱۵	۱۱	۶	۱۱	۴۷	۳	۴۳	۵	۲۰	۶	۴۲
۲۷	۴	۵۲	۶	۱۵	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۴۲	۵	۱۹	۶	۴۱
۲۸	۴	۵۲	۶	۱۶	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۴۱	۵	۱۸	۶	۴۰
۲۹	۴	۵۳	۶	۱۷	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۴۰	۵	۱۷	۶	۴۰
۳۰	۴	۵۴	۶	۱۸	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۹	۵	۱۶	۶	۳۹
۳۱	۴	۵۵	۶	۱۸	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۸	۵	۱۵	۶	۳۸

نومبر

تاریخ	صبح صادق آغاز فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ میں نماز نہیں		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۵۶	۶	۱۹	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۷	۵	۱۴	۶	۳۷
۲	۴	۵۷	۶	۲۰	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۶	۵	۱۳	۶	۳۶
۳	۴	۵۷	۶	۲۱	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۶	۵	۱۳	۶	۳۵
۴	۴	۵۸	۶	۲۲	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۵	۵	۱۲	۶	۳۴
۵	۴	۵۹	۶	۲۳	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۴	۵	۱۱	۶	۳۳
۶	۴	۵۹	۶	۲۳	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۴	۵	۱۰	۶	۳۳
۷	۵	۰	۶	۲۴	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۳	۵	۱۰	۶	۳۲
۸	۵	۱	۶	۲۵	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۳	۵	۹	۶	۳۲
۹	۵	۱	۶	۲۵	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۲	۵	۹	۶	۳۱
۱۰	۵	۲	۶	۲۶	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۲	۵	۸	۶	۳۱
۱۱	۵	۳	۶	۲۷	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۱	۵	۷	۶	۳۰
۱۲	۵	۳	۶	۲۸	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۳۰	۵	۶	۶	۲۹
۱۳	۵	۴	۶	۲۹	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۲۹	۵	۵	۶	۲۹
۱۴	۵	۵	۶	۲۹	۱۱	۵	۱۱	۴۷	۳	۲۹	۵	۵	۶	۲۹
۱۵	۵	۵	۶	۳۰	۱۱	۵	۱۱	۴۸	۳	۲۸	۵	۴	۶	۲۹
۱۶	۵	۶	۶	۳۱	۱۱	۵	۱۱	۴۸	۳	۲۸	۵	۴	۶	۲۸
۱۷	۵	۷	۶	۳۲	۱۱	۵	۱۱	۴۸	۳	۲۷	۵	۳	۶	۲۸
۱۸	۵	۸	۶	۳۳	۱۱	۵	۱۱	۴۸	۳	۲۷	۵	۳	۶	۲۸
۱۹	۵	۹	۶	۳۴	۱۱	۵	۱۱	۴۸	۳	۲۶	۵	۲	۶	۲۷
۲۰	۵	۱۰	۶	۳۵	۱۱	۶	۱۱	۴۹	۳	۲۶	۵	۲	۶	۲۷
۲۱	۵	۱۰	۶	۳۶	۱۱	۶	۱۱	۴۹	۳	۲۶	۵	۲	۶	۲۷
۲۲	۵	۱۱	۶	۳۶	۱۱	۶	۱۱	۴۹	۳	۲۵	۵	۱	۶	۲۷
۲۳	۵	۱۲	۶	۳۷	۱۱	۶	۱۱	۴۹	۳	۲۵	۵	۱	۶	۲۶
۲۴	۵	۱۳	۶	۳۸	۱۱	۶	۱۱	۵۰	۳	۲۵	۵	۰	۶	۲۶
۲۵	۵	۱۳	۶	۳۹	۱۱	۶	۱۱	۵۰	۳	۲۴	۵	۰	۶	۲۶
۲۶	۵	۱۴	۶	۴۰	۱۱	۷	۱۱	۵۰	۳	۲۴	۵	۰	۶	۲۶
۲۷	۵	۱۵	۶	۴۰	۱۱	۷	۱۱	۵۱	۳	۲۴	۴	۵۹	۶	۲۶
۲۸	۵	۱۵	۶	۴۱	۱۱	۷	۱۱	۵۱	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۶
۲۹	۵	۱۶	۶	۴۲	۱۱	۷	۱۱	۵۱	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۵
۳۰	۵	۱۷	۶	۴۳	۱۱	[illegible]	۱۱	۵۱	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دسمبر

تاریخ	صبح صادق آغاز فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ میں نماز نہیں		نصف النہار آغاز ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۱۸	۶	۴۴	۱۱	۸	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۵
۲	۵	۱۹	۶	۴۵	۱۱	۹	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۵
۳	۵	۲۰	۶	۴۶	۱۱	۹	۱۱	۵۳	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۵
۴	۵	۲۰	۶	۴۷	۱۱	۹	۱۱	۵۳	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۵
۵	۵	۲۱	۶	۴۸	۱۱	۱۰	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۵
۶	۵	۲۲	۶	۴۹	۱۱	۱۰	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۶
۷	۵	۲۲	۶	۵۰	۱۱	۱۰	۱۱	۵۴	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۶
۸	۵	۲۳	۶	۵۰	۱۱	۱۱	۱۱	۵۵	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۶
۹	۵	۲۴	۶	۵۱	۱۱	۱۱	۱۱	۵۵	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۶
۱۰	۵	۲۴	۶	۵۱	۱۱	۱۱	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۷
۱۱	۵	۲۵	۶	۵۱	۱۱	۱۲	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۵۹	۶	۲۷
۱۲	۵	۲۶	۶	۵۲	۱۱	۱۲	۱۱	۵۷	۳	۲۴	۴	۵۹	۶	۲۷
۱۳	۵	۲۶	۶	۵۳	۱۱	۱۳	۱۱	۵۷	۳	۲۴	۵	۰	۶	۲۸
۱۴	۵	۲۷	۶	۵۳	۱۱	۱۳	۱۱	۵۸	۳	۲۵	۵	۰	۶	۲۸
۱۵	۵	۲۷	۶	۵۴	۱۱	۱۴	۱۱	۵۸	۳	۲۵	۵	۱	۶	۲۹
۱۶	۵	۲۸	۶	۵۵	۱۱	۱۵	۱۱	۵۹	۳	۲۵	۵	۱	۶	۲۹
۱۷	۵	۲۹	۶	۵۶	۱۱	۱۵	۱۱	۵۹	۳	۲۶	۵	۲	۶	۲۹
۱۸	۵	۳۰	۶	۵۶	۱۱	۱۶	۱۲	۰	۳	۲۶	۵	۲	۶	۳۰
۱۹	۵	۳۰	۶	۵۷	۱۱	۱۶	۱۲	۰	۳	۲۶	۵	۳	۶	۳۰
۲۰	۵	۳۱	۶	۵۸	۱۱	۱۷	۱۲	۱	۳	۲۷	۵	۳	۶	۳۱
۲۱	۵	۳۱	۶	۵۸	۱۱	۱۷	۱۲	۱	۳	۲۷	۵	۴	۶	۳۱
۲۲	۵	۳۲	۶	۵۹	۱۱	۱۸	۱۲	۲	۳	۲۷	۵	۵	۶	۳۱
۲۳	۵	۳۳	۶	۵۹	۱۱	۱۸	۱۲	۲	۳	۲۸	۵	۵	۶	۳۲
۲۴	۵	۳۳	۷	۰	۱۱	۱۹	۱۲	۳	۳	۲۸	۵	۶	۶	۳۲
۲۵	۵	۳۴	۷	۰	۱۱	۲۰	۱۲	۳	۳	۲۸	۵	۶	۶	۳۳
۲۶	۵	۳۴	۷	۱	۱۱	۲۰	۱۲	۴	۳	۲۹	۵	۷	۶	۳۳
۲۷	۵	۳۴	۷	۱	۱۱	۲۰	۱۲	۴	۳	۲۹	۵	۷	۶	۳۴
۲۸	۵	۳۵	۷	۲	۱۱	۲۱	۱۲	۵	۳	۳۰	۵	۸	۶	۳۵
۲۹	۵	۳۵	۷	۲	۱۱	۲۱	۱۲	۵	۳	۳۰	۵	۸	۶	۳۵

لاہور اور مشہور شہروں میں فرق

نام شہر	فرق	نام شہر	فرق
قصور	1 منٹ بعد	میانوانی	10 منٹ
گوجرانوالہ	2 منٹ بعد	ملتان	11 منٹ
گجرات	3 منٹ بعد	پشاور بنوں	12 منٹ
جہلم	3 منٹ بعد	بہاولپور	14 منٹ
سیالکوٹ	3 منٹ بعد	ڈیرہ غازی خان	15 منٹ
مری	4 منٹ بعد	خان پور	16 منٹ
فیصل آباد	5 منٹ بعد	رحیم یار خان	17 منٹ
راولپنڈی	6 منٹ بعد	حیدر آباد	23 منٹ
سرگودھا	6 منٹ بعد	لاڑکانہ	24 منٹ
ساہیوال	6 منٹ بعد	کراچی	27 منٹ
کیمبل پور	10 منٹ بعد	کوئٹہ	28 منٹ

احتیاط
سحری صبح صادق سے 5 منٹ قبل بند کریں
افطاری غروب آفتاب سے 5 منٹ بعد کریں

marfat.com

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور باجماعت نماز ادا کرو

روزِ محشر کہ جاں گداز بود

اوّلیں پرسشِ نماز بود

دُعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَ

الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور

نُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ

تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی

عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ

تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور

نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ

الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ

عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ

دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور

نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب

بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

کافروں کو ملنے والا ہے۔

marfat.com

طیبی پبلی کیشنز

155- حبیب اللہ روڈ، خضر پارک، گڑھی شاہو، لاہور

فون: 0300-4195779

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مکتوبات شریف کا اچھوتا انداز میں ترجمہ ایک ہی مضمون کے تمام مکتوبات ایک جگہ

معدن کرم

اولیائے نقشبند

خصوصاً حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ اور انکے صاحبزادگان کے مکمل حالات زندگی

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد

حضرت جلال الدین سیوطیؒ کا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر معرکۃ الآرا رسالہ

صراط الہدیٰ

ترجمہ وتشریح نور الایضاح مولفہ علامہ حسن بن عمار شرنبلالیؒ

گنجینہ ثواب

ایصال ثواب کا قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب

حیات الانبیاء

ترجمہ رسالہ انباء الاذکیا بحیات الانبیاء مولفہ حضرت جلال الدین سیوطیؒ

تقابل ادیان

اسلام کا مذاہب عالم سے تقابل

گنجینۂ علم وعرفان

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات سرسری جائزہ

نور الہدیٰ

مسائل طہارت ونماز

انوار کرم

عقائد اہلسنت وجماعت پر ایک مستند کتاب

گنجینہ کرم

فضائل درود شریف کا ایک نرالہ انداز

ختم نبوت

قرآن وحدیث سے مستند حوالہ جات

حیات النبی

قرآن وحدیث سے مستند حوالہ جات

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک انوکھے انداز میں

فیوض الحرمین

حج وعمرہ کے جملہ مسائل کا مفصل بیان

گنجینہ حمد ونعت

مشہور شعراء کا نعتیہ کلام بمعہ خطبات جمعہ عیدین خطبات نکاح، مسائل نکاح

گنجینۂ فیض

اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے فیوض وبرکات

گنجینہ ارادو وظائف

قرآن پاک کی تمام سورتوں کے نقوش انکے فوائد، فالنامہ قرآن پاک، مسنون دعائیں طب نبوی سے مستند نسخہ جات تعویزات، تلخیص مجربات امام سیوطی، تلخیص مجربات امام غزالی